بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Monday, October 28, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (the State Bank Building), Islamabad, at half past four of the Clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation From the Holy Qur'an)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ○
مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○
وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ
بِهَا ۖ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۗ
اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۗ سَيُجْزَوْنَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحمان اور رحیم ہے۔

ترجمہ: جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ان کی مثال بری ہے انہوں نے نقصان کیا
تو اپنا ہی کیا۔ جسکو خدا ہدایت دے وہی راہ یاب ہے اور جس کو گمراہ کرے تو ایسے
ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے

لئے پیدا کئے ہیں ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں یہ لوگ بالکل چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے - یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں - اور خدا کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو - اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی اختیار کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گے اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں -

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - سوالات جناب میر داد خیل صاحب !

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of Order, Sir, I sent a question regarding asking for reasons of transfer of the Chief Justice of Baluchistan from the post of Chief Justice to the post of Puisne Judge of Sind High Court, I have received a reply that it has not been allowed. May I know, Sir, because no reasons have been given as to why it has not been allowed?

Mr. Chairman: I can explain it separately if you be kind enough to come to my Chamber.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Certainly Sir, but it is not an individual's matter. It is the matter of powers of the Senate. Have we no right even to ask for a matter concerning the whole country's judiciary and its integrity and solidarity? Then, what is the Senate for, Sir?

Mr. Chairman: Actions taken are according to the rules framed by this honourable House. So we will be able to satisfy you that your particular questions has been disallowed because of the provisions of certain rules.

Mr. Ahmed Mian Soomro: That is the question, Sir, but we should have been informed the reasons. Why the reasons are not given?

Mr. Chairman: I think that there you are justified. I do not know in what form the reply was sent to you.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Just as, Sir, "it has not been allowed by the Chairman."

Mr. Chairman: I think, it is also not necessary that the Chair should go through the reasons.

Mr. Ahmed Mian Soomro: But, Sir, it is our right to ask questions.

Mr. Chairman: But this is exactly what I am requesting you to call on me in my Chamber and I would be able to explain to you exactly why the question was not admitted.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I think, it concerns the right of the House.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! کل آپ نے اپنی رولنگ کے دوران یہ ارشاد فرمایا تھا کہ قومی اسمبلی میں جو اس وقت طریقہ کار اختیار کیا جارہا ہے وہ یہ ہے ، یہ ہے وغیرہ ، اس لئے سینیٹ میں بھی ہم یہ کر رہے ہیں ۔ لیکن جہاں تک چیمبر میں بھی کسی سوال یا کسی موشن کو kill کرنے کا تعلق ہے ۔ قومی اسمبلی میں کوئی اسطرح کی پریکٹس روا نہیں رکھی جارہی ۔ کیا ہم بھی یہاں یہ طریقہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

جناب چیئرمین : ان questions میں اس وقت جانے سے ، مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کیا فائدہ ہوگا ؟ لیکن جو کچھ کارروائی اس ایوان میں ہوتی ہے جیسے میں نے ابھی ابھی ذکر کیا جو آپ کے قوانین ، rules regulations بنے ہیں ان کے مطابق ہے ۔ جہاں تک اسمبلی کی کارروائی کو یہاں follow کرنے کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق میں نے پہلے بھی دو تین دفعہ عرض کیا تھا کہ یہ ضروری نہیں ہے ۔ ہر ایک چیمبر اپنی روایات کا خود ہی محافظ ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک چیمبر دوسرے کی تقلید کرے ۔ میں نے میرا خیال ہے کہ اس وقت بھی کہا تھا ؎

؎ مانا کہ اک بزرگ ہمیں ہمسفر ملے
لازم نہیں کہ خضر کی ہم پیروی کریں

شعر کو الٹا میں نے کردیا ہے لیکن بات وہی ہے ۔ I hope that it satisfies you.
جناب میر داد خیل صاحب ! سوال نمبر ۴۷ ۔

Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel: Forty Seven

PERSONS FROM BALUCHISTAN APPOINTED AS AMBASSADORS SINCE 1977 TO 1984

47. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the number and names of persons appointed as Ambassadors from the Province of Baluchistan and NWFP separately between 1977 to 1984?

Sahabzada Yaqub Khan: The list of persons appointed as Ambassadors from the provinces of NWFP and Baluchistan between 1977 to 1984 is enclosed as Annexures I and II.

Annexure I

LIST OF AMBASSADORS FROM NWFP APPOINTED DURING 1977 TO 1984

S.No.	Name	Place of posting	Date of present posting	Date of continuous posting abroad.	Remarks
1.	Mr. Ayaz Ahmed Khan.	Syria	23-1-1982	23-1-1982	—
2.	Mr. Jehanzeb Arbab.	Qatar	26-4-1980	26-4-1980	—
3.	Mr. M. M. Abbas ..	Turkey	—	—	Re-employed as Ambassador after superannuation in 1981. Continuous posting as Ambassador from 25-9-1978 to 1-1-1985.
4.	Mr. Abdul Ghayur ..	Kenya	—	—	Retired in 7/78. Continuous posting as Ambassador from 26-10-1964 to 7-7-1978.
5.	Dr. M. Humayun Khan	India	3-5-1984	3-5-1984	—
6.	Mr. Abdur Rauf Khan	Denmark	—	—	Retired in 12/82. Continuous posting as Ambassador from 9-10-1977 to 15-9-1980.
7.	Mr. M. Bashir Khan Babar.	Iran	13-5-1984	4-7-1980	—
8.	Mr. Amir Usman ..	Mexico	30-9-1983	12-10-1979	—
9.	Mr. Zahid Said ..	Senegal	4-1-1985	4-1-1985	—
10.	Mr. Fazli Raziq ..	Spain	21-9-1984	2-7-1982	—
11.	Mr. Abid Zahid ..	G.D.R. (Berlin)	7-9-1981	7-9-1981	Since retired
12.	Mr. Abdul Malik Khattak.	Iran	—	—	Continuous posting as Ambassador from 12/1981 to 10-5-1984. Since retired.
13.	Nawabzada Mohammad Amir Khan.	Spain	—	—	Continuous posting as Ambassador from 23-12-1980 to 18-10-1983. Since retired.

LIST OF AMBASSADORS FROM BALUCHISTAN APPOINTED DURING 1977 to 1984

S.No.	Name	Place of posting	Date of present posting.	Date of continuous posting abroad.	Remarks
1.	Mr. M. Anwar Khan.	Zimbabwe	11-4-1981	24-2-1975	Re-employed as Ambassador after superannuation on 5-5-1983.
2.	Mr. Jamsheed K. A. Marker.	France	2-6-1982	13-5-1965	—

جناب چیئرمین : اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت کریں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا بلوچستان سے اس وقت تک دو لئے گئے ہیں اور صوبہ سرحد سے تیرہ لئے گئے ہیں کیا آئندہ کے لئے ترجیحی بنیاد کا کوئی انتظام ہے کہ یہاں سے لئے جائیں یا ان کو مل نہیں سکے ۔ اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

جناب چیئرمین : ارشاد فرماتے ہیں کہ فرنٹیر سے ۱۳ ایمبیسڈر مقرر ہوئے ہیں اس اثنا میں جب کہ بلوچستان سے صرف دو ہوئے ہیں ۔ دریافت یہ کرنا چاہتے ہیں آخر آیا کوئی ایسی تجویز ہے کہ بلوچستان سے بھی مناسب تعداد میں لوگوں کو سفیر مقرر کیا جائے یا بلوچستان سے معیاری لوگ نہیں مل سکتے جن کو ایمبیسڈر لگایا جائے ۔

Sahabzada Yaqub Khan: Sir, this question has been specifically under very active consideration, and special efforts are being made to ensure that the shortage of representation of Baluchistan should be rectified as early as possible and the panel of names has already been prepared for the posts that are now vacant, and they will be filled in as far as the ambassaderial appointments are concerned, we will take into consideration this imbalance which exists and which is regrettable. We will surely rectify it.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ہاں جی یہ جو انہوں نے ارشاد فرمایا ہے اس کو آپ دہرا دیں ۔

صاحبزادہ یعقوب خان : میں اس کو دہرانے کے لئے تیار ہوں ۔

جناب چیئرمین : فرمایا ہے کہ اس پالیسی پر ہم نے دوبارہ غور کیا ہے اور جو کوالفائیڈ لوگ بلوچستان سے ہیں تو ہماری پوری آرزو ہے ۔ خواہش ہے اور کوشش کر رہے ہیں کہ بلوچستان کی تعداد بھی حتی الامکان پوری کی جائے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا ابھی تک وزارت خارجہ نے اس سے کم پوسٹوں پر باہر ملکوں میں تعینات کئے ہیں یا ادھر ؟ ۔

جناب چیئرمین : ایمبیسڈر سے کم درجے کے لوگ ؟ ۔ ۔ ۔ ۔

صاحبزادہ یعقوب خان : اس کے لئے مجھے دوبارہ نوٹس کی ضرورت ہو گی تاکہ میں صحیح اعداد و شمار بنا سکوں ۔

جناب چیئرمین : جناب سومرو صاحب !

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, may I ask the honourable Minister for Foreign Affairs the number of Sindhis on the Ambassador's posts.

Mr. Chairman: I think, it requires a fresh notice.

صاحبزادہ یعقوب خان: ضرور اگر مجھے موقع دیا جائے تو میں اس کا جواب صحیح طریقے سے دوں گا۔

جناب چیئرمین: مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! کیا فاضل وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ اس تعداد میں فوجی سفیر کتنے ہیں اور غیر فوجی کتنے ہیں؟

صاحبزادہ یعقوب خان: کس تعداد کا آپ ذکر فرما رہے ہیں؟

مولانا کوثر نیازی: جو اس وقت ہے۔

صاحبزادہ یعقوب خان: میرے خیال سے تین ہیں۔ جو میں سر دست آپ کو بتا سکتا ہوں تین ہیں مگر آپ مزید اس کی پڑتال چاہیں گے تو میں وہ آپ کو اگلی دفعہ سپلیمنٹری میں جواب دینے کو تیار ہوں۔

قاضی حسین احمد: کیا وزیر خارجہ فرمائیں گے کہ اس کے لئے criterion کیا ہے" معیار کیا ہے سفارت پر بھیجنے کے لئے؟

صاحبزادہ یعقوب خان: سفیروں کے انتخابات کے لئے دو categories ہیں ایک تو وہ ظاہر ہے کہ پروفیشنل کیڈر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو باہر سے لئے جاتے ہیں۔ اس کا معیار یہ ہے کہ آیا وہ شخص اہلیت رکھتا ہے اور پاکستان کی نمائندگی احسن طریقے سے باہر کر سکتا ہے یا نہیں۔ تعلیم، انتظامیہ کے اوپر عبور اور زبانوں کے اوپر دسترس وغیرہ۔ تو کوئی ایسی خاص خوبیاں جن کا تعین صحیح طریقے سے ہو سکے وہ تو مشکل ہے لیکن یہی چیزیں انتخاب کے وقت سامنے رکھی جاتی ہیں اور یہی معیار آئندہ بھی ملحوظ رکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین: ایک لفظ میں معیار "اہلیت" ہے میرے خیال سے پانچ سے زیادہ سوالات ہو چکے ہیں۔ آخری سوال۔

مولانا کوثر نیازی: آخری ایک سوال ۔۔ کیا فاضل وزیر صاحب یہ بتائیں گے

کہ باہر سے بڑی تعداد میں سفیر لینے کی وجہ سے کیا وہ یہ محسوس نہیں کرتے کہ فارن سروس کے قابل اور تجربہ کار افسران کی حق تلفی ہوتی ہے ؟

صاحبزادہ یعقوب خان : ہماری کوشش رہی ہے کہ یہ تناسب ساٹھ فیصد اور چالیس فیصد رہے یعنی ساٹھ فیصد سفیروں کے تقرر کا تعلق تجربہ کار افسروں سے ہو اور چالیس فیصد باہر کے ہوں ۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ قریب قریب یہی تناسب قائم رہے جہاں تک مجھے علم ہے اسی ڈگر پر جو تقرر اب تک ہوئے ہیں وہ ساٹھ اور چالیس کے حساب سے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ مجھے احساس ہے کہ اور بھی سوالات پوچھے جا سکتے ہیں صاحبزادہ صاحب پہلی دفعہ سینٹ کے قابو میں آئے تھے لیکن تین سے زائد سوال ہو چکے ہیں ۔ اگلا سوال ۔

RECONSTRUCTION OF KARACHI CITY AND CANTT RAILWAY STATIONS

48. ***Shaikh Ejaz Ahmad:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Karachi City and Cantt. Railway Stations are presently badly in need of reconstruction;

(b) whether it is also a fact that the Ministry of Railways had prepared a Master Plan for the re-construction of these Railway Stations some time in 1974. If so, what steps were taken to implement the said plan; if not, the reasons therefor; and

(c) whether Government intends to prepare a new Master Plan for the early re-construction of these Railway Stations, if so, when?

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: (a) Karachi City and Cantt. Railway Station buildings are structurally safe and are not in need of re-construction.

(b) No. Actually a scheme of construction of Terminal Station and Yard at Karachi Cantt. in addition to the existing facilities was approved in 1975. The work had also been taken in hand but was stopped due to paucity of funds.

(c) No.

Shaikh Ejaz Ahmad: Supplementary, Sir, as you are aware that there is lot of congestion at the Karachi port regarding the import of goods

[Shaikh Ejaz Ahmad]
and the arrival of the exportable goods. No doubt NFC is playing a very important role but still looking on the vital importance of Karachi Railway Station, is the Government thinking at any separate Management Board for the clearance of the cargo at Karachi Railway Station? Or is there any scheme with the Government to think at a sub-advisory committee for the clearance and further export of goods from the Railway station of Karachi?

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, I am afraid the matter is very very complicated, one is the cargo which comes by ship, and is entirely different thing. In actual fact the present position is, that it has there been so good ever in the history of Pakistan Railways that we are now clearing between 12 to 14 trains per day.

Mr. Chairman: The honourable Member is asking about the congestion at the Karachi Railway Station.

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, if it is only restricted to a station, the answer, Sir, is that the station as it is today was meant for when population of Karachi was only 3 lac, but today the population of Karachi is over 60 lac. Therefore, there was an urgent need of extending and having a new Terminal Station for Karachi with many more births but unfortunately due to paucity of funds this has not been gone through. The P.C.I has already been approved but the funds are not available. As soon as the funds become available it shall be taken in hand as it is urgently required. I entirely agree with the Member that we could do with a much better terminal station at Karachi due to the increase in population.

Shaikh Ejaz Ahmad: Question. No. 2, Sir, you have rightly said that the export is at the port, Sir, what I mean to say is that there are many ports which are being constructed inside the country *e.g.* Lahore, Sialkot, Hyderabad and most of the goods now being cleared from customs and they are being handled by the Railway Station. Don't you think that it is the urgent need of the country that we should have some better arrangements at the Railway station for the onward transmission of the goods from port to the entire country.

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, I seek forgiveness that the matter is not quite simple the cargo which comes by ship does not go to the Railway station at all. The present position is that when a ship comes, it is unloaded into the train and the train moves somewhere to Pipri Martin Yard from where it is determined straight for the Dry Port of Lahore, the whole train load goes straight there. It has got nothing to do with the Railway station of Karachi.

Shaikh Ejaz Ahmad: Question. No. 3, Sir, I would like to add to my knowledge at this point that I personally feel that there should be some more space, since there is lot of congestion at the time of unloading and lot of damage is done to the goods at the Karachi Port and there are no proper arrangements for handling such a big cargo for onward transmission to the other ports of the country.

Mr. Chairman: I think the honourable Member is entitled to, ask a question and not to express his feelings. If there is a question actually please address it to the honourable Minister and he would reply.

Shaikh Ejaz Ahmad: My humble submission and my supplementary question No. 3, is that lot of damage is done at the Karachi Port at the time of unloading the imported goods. Don't you think that there is a necessity of some separate Management Board or Advisory Committee at Karachi level, so that these goods are not damaged and are properly transmitted to the other ports of the country.

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, regarding the damage I say that this is not quite right. The position is that today we are all moving towards containerization and containers come loaded from Europe marked for the dry port. The container is picked up by the crane and put in the Railway wagon. Whereas the question of lying on the ground does not arise. They do not touch the ground at Karachi. They touch the ground first time in Lahore.

Shaikh Ejaz Ahmad: Point of information. I think the honourable Minister, with proper apologies up till now, the entire import of goods in Pakistan is not hundred percent containerized I would express, Sir, it is not even 50%. The remaining goods are still handled at the port by the Railways and trucks.

Mr. Chairman: I think the question he is asking is whether there is any scheme under consideration of the Railway Authorities to appoint an Advisory Committee or some other alternative arrangements in order to clear the cargo.

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, we have no difficulties in clearing the cargo, there is no damage so why.........(Interruption).

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, will the honourable Minister agree that the incumbent in office in pre-May 1977 had prepared a blue print in respect of Cantonment Railway Station? Is it abandoned?

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, I have stated earlier to my honourable friend that it is only due to paucity of funds that we cannot develop the........(Interruption).

Mr. Chairman: I think this question has been answered.

Mr. Hasan A. Shaikh: It has been answered as paucity so it is abundoned, because that in oumbent is no more and probably is not......

Mr. Chairman: What he says, it was that he has already submitted a P.C.I. proforma for the approval of the scheme to the relevant quarters. But so far that scheme has not been approved which means that it has not been abandoned.

Mr. Hasan A. Shaikh: I am speaking of 1977 to 1985 and I don't think I mean I know a little more but I really don't want to say anything more.

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Even if he wishes to say he is most welcome. Shaikh Sahib is a very dear old friend of mine and I would like to inform him on this point that this Project of extension of the Karachi Station was moved before the ECNEC on 19-8-75 and was duly approved. But due to paucity of funds, as the funds has not been provided, it has not been implemented.

Mr. Chairman: Next question. It may not have been pressed actually. Shaikh Ejaz Ahmad 149.

RS. 5 MILLION AS SUBSIDY TO THE PAK-IRAN TEXTILE MILLS

49. ***Shaikh Ejaz Ahmad:** Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government of Pakistan is paying a subsidy of Rs. 5 million to the Pak-Iran Textile Mills for payment of salaries and wages to its employees; and

(b) the actual amount per month of salaries and wages paid to the following categories indicating their number in each category in the year 1984-85;

(1) Top Management including Managing Director,
(2) Administrative staff at office,
(3) (a) Technical Staff at the Uthal Mills and Bolan Mills,
(b) Administrative Staff at Uthal Mills and Bolan Mills.
(c) Workers at the Uthal Mills and at Bolan Mills?

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: (a) Yes.

(b) Given as Under:

Months	Top Management		Administrative Staff at Head Office.		Technical Staff at the Mills.		Administrative Staff at Mills.		Workers at The Mills.	
	Number	Amount	Number	Amount	Number	Amount	Number	Amount	Number	Amount
1	2		3		4		5		6	
July, 84	2	0.011	64	0.152	205	0.652	248	0.822	3846	2.788
August	1	0.005	48	0.135	205	0.655	249	0.858	3793	2.770
September	1	0.005	48	0.125	204	0.658	250	0.868	3841	2.691
October	2	0.011	48	0.119	205	0.682	247	0.790	3716	3.017
November	2	0.011	41	0.113	206	0.683	242	0.829	3660	2.801
December	2	0.011	32	0.094	205	0.674	246	0.829	3647	2.836
January, 85	2	0.011	32	0.092	205	0.683	246	0.850	3641	2.831
February	2	0.011	31	0.094	201	0.680	244	0.819	3624	2.887
March	2	0.011	28	0.083	202	0.674	241	0.843	3919	2.852
April	2	0.011	28	0.078	200	0.622	239	0.814	3589	2.785
May	2	0.011	28	0.078	195	0.663	151	0.742	3561	2.608
June	2	0.011	29	0.083	193	0.369	142	0.618	3549	2.706

Note.—All amounts are in million of rupees.

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, the purpose of asking this question was, looking on the details of the technical and administrative staff, the quantum of the Staff involved and the finance involved in the employment of this staff when the Government is already thinking of disposing of these units, why it is incumbent upon that employment of this staff should continue. I am sorry to make a little longer question, I would like to make a particular reference that when the Government has decided to dispose of the units even the new owners would like to take up their own management, the technical staff and the administrative staff and the managment staff has got to go off in any case, what is the special reason that such a big quantum of staff and such a big quantum of financial involvement is continuing when a decision has been made to dispose of these units?

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: I think, you know the answer This Mill was set up in this area for socio-economic reasons. If there has been a shut-down there is a question of livelihood of 4000 people 3,595 to be exempted. Now, it is not possible for the Government to dismiss everybody and ask him to go home. We have made several efforts to reduce the number but it is just not possible to absorb those people. Should they lose their jobs in these mills? So the Government have decided to dis-invest and till such time the disinvestment takes place, the Government will continue to support these individuals.

Shaikh Ejaz Ahmad: My 2nd supplementary question Sir.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I am not able to understand the reply. After disinvestment the Government will continue to pay salaries.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Sir, till such time, I said, till such time somebody buys the disinvested units, we will continue to pay, we have no choice.

Mr. Chairman: I think, we can ask a separate question if you wish but let him finish.

Shaikh Ejaz Ahmad: This staff has got to go because the units are not working. The machinery is rusting. The staff is uselessly placed over there. The units were installed for social welfare as well but paying salary to these people without work is also a social evil. Why does the Government not take action right now because no new Managment would like to retain this staff. This is a fact and the honourable Minister also knows it that this staff who has not been working and just getting the salary will not be retained by the new Management at any cost. So, why this action of Financial reasons and social reasons should not be taken now.

Mr. Chairman: Is it your question wether the Government is prepared to dispense with this staff? Is this the question?

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, I co-related my question with financial as well as social reasons.

Mr. Chairman: For whatever the reason is, I think the question is whether the Government is prepared to dispense with services of the staff employed on this when the Mill is not working. Would you kindly answer? Mr. Mohammad Khaqan Abbasi.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Sir, I will be very happy to dispense with staff if we can possibly do it. I will persuade the Baluchistan Government to allow us to dispense with these 3500 people. As I said earlier there is no necessity of setting up these Mills in these areas. There were economically involvement to startwith. These are set up there only for socio economic reasons.

Mr. Chairman: I think, all the information that you are asking for that has been provided in the answer. The rest become a question of Policy and I think, the Policy can not be decided and should not be attempted to decide by way of question and answer.

Shaikh Ejaz Ahmad: Supplementary question No. 3.

Mr. Chairman: Yes.

Shaikh Ejaz Ahmad: Since I have not been satisfied with the reply, because of the financial investment involved, I would like to put a straight question, Has the honourable Minister thought of contacting all Pakistan Textile Mills Association for employment of this staff? According to my knowledge APTMA people are ready to absorb any kind of Technical administrative staff in the Textile Mills. The jobs are available.

Mr. Chairman: Mr. Khaqan Abbasi.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Sir, I like to submit that Senator Sultan is here and he is the witness to the fact that I went to Karachi three months ago. I contacted large number of people who are in this business and asked them if you could very kindly take some of the trained and skilled people from this staff. I contacted more and more people again but there has been no response whatsoever from the Mill Owners in Karachi. Thank you.

Nawabzada Jahangir Shah: What is the difficulty for not running these Mills?

Mr. Chairman: Mr. Khaqan Abbasi.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Sir, the difficulty is that when we started initially we have been able to operate the Mill on 30 percent capacity.

[Mr. Muhammad Khaqan Abbasi]

On a 30% capacity we are never be able to sell the product. The Mills are located far away from the palaces of raw material. Raw material has to be processed which has to be taken to the market. The market is far away. The raw material is far away. Therefore we can not operate these mills. It is never ecnomically viable. That is why, we are not operating them.

Mr. Chairman: Next question.

Nawabzada Jahangir Shah: Do you think that mills located at Karachi are far from the place of the raw material?

Mr. Chairman: What was the question I am not able to understand?

Nawabzada Jahangir Shah: The question is that the distance of the raw material from the Karachi market is as far as the material distance of Quetta for the raw material available.

Mr. Chairman: Mr. Khaqan Abbasi.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Sir, the raw material for Karachi Mills comes from Sind and the market is also at Karachi. The raw material for these Mills comes from Punjab and the markets are also in Punjab, so the honourable Senator can calculate the distance himself and see it if economically it is viable to do that.

Mr. Chairman: Thank you, next question, Mr. Ejaz Ahmed.

Shaikh Ejaz Ahmad: Question No. 15.

Joint Venture by Pakistan Automobile Corporation and Private Parties

50. ***Shaikh Ejaz Ahmad:** Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) whether Pakistan Automobile Corporation a Public Sector Corporation has entered in to joint ventures with Private Parties; and

(b) if so, the members of ventures, names of the Private Parties and indicating also the basis of selection of the said Private Parties?

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: (a) Yes.

(b) Two joint ventures have been approved as under:—

(1) One with M/s. Suzuki Motor Company, Japan with Pak Suzuki Motor Company Ltd., Karachi for manufacture of Suzuki range of automobiles.

(2) M/s. Habib Services Ltd., Karachi and Fiat of Italy for manufacture of tractors in the name and style of M/s. Al-Ghazi Tractors Ltd.

The basis of selection of these parties were:—

(1) *Pak Suzuki Motor Co.*

Suzuki technology was found best suited to the environments in Pakistan, ensuring complete transfer of technology. The project and product costs were considered to be the lowest as compared to other makes.

(2) *Al-Ghazi Tractors.*

This joint venture was formed as the Government decided to attract private sector and foreign firms for industrial investments. The Government also wanted to gain from the experience and management skills etc. of the private sector.

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, Supplementary Question No. 1, Tractor Division of PACO has entered into a joint venture, the manufacturer of Fiat Tractors in the name of Al-Ghazi Tractors Ltd., with the Habib Group Industries, I would like to know, Sir, this was one of the most important Projects in Government sector. What was the logic of disinvesting this particular Project and what was the logic of joning hands with Habib Group of Industries in this Project?

Mr. Chairman: Mr. Khaqan Abbasi, you can answer the second part of the question because there was no question of disinvestment, it is only a question of Joint Venture and he is asking for the reason, why did you find it necessary to enter into a joint venture with a private firm.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Sir, the Government had decided to attract the private capital and to get benefit from the private enterpreneures from their skills and the managerial capabilities. It has always been alleged that the state enterprises do not have the requisite managerial capability and, therefore, they run into losses as they are inefficient. So, as

[Mr. Muhammad Khaqan Abbasi]

an experiment the Government decided to give this business to joint venture with the private enterprenures and see how can this be improved and that is why we entered in to the joint venture.

Mr. Chairman: Thank you, another supplementary, Mr. Ejaz Ahmad.

Shaikh Ejaz Ahmad: Supplementary Question No. 2, Board of Directors National Motors have approved that their sitting Director be given preference in transferring franchise of Toyota Motors.

Mr. Chairman: Does this arise out of this question?

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, I am completing my question.

Mr. Chairman: Right.

Shaikh Ejaz Ahmad: I would like to know from the honurable Minister what is the basis for selecting enterprenures from the private sector for making a joint venture with the Government for such Projects. In other words, is it not possible to call for auction so that maximum people can participate and maximum advantages goes to the Government, especially in case of franchise of PACO.

Mr. Chairman: Janab Khaqan Abbasi Sahib.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Sir, I am afraid the question has become so complicated that it cannot be answered in a simple way. Well I will attempt to satisfy the honourable Senator. It is not a question of sale of the franchise of PAC. (Pakistan Automobile Corporation). It is whether the manufacturers are willing to go alongwith us. The question is this that we chose a partner........(Interruption).

Mr. Chairman: It is my interruption, but I think the intention was not to know so much, *eg.* how the franchise is given? But the question was whether it is possible for the Government to put the joint venture to mention the word auction but our point was by inviting offers from all and sundary and then on the basis of best of luck decide which party to participate ....(Interruption).

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Mr. Chairman, I submitted that it is not upto the Government or PACO but it is upto the manufactures. They are to choose a partner and then the Government either willing to join hands with so and so or not. Then, what is the time we command.

No, we will not join with Mr. 'A' we will join with Mr. 'B'; if we are given the choice. Thank you.

Mr. Chairman: Sh. Ejaz Ahmad Sahib.

Shaikh Ejaz Ahmad: Will it not be judicious if in case of such decisions an advertisement is given in the newspapers, so that all the entrepreneures in Pakistan know about such intentions of the Government and they can all participate in trying to get the franchise for the foreign suppliers.

Mr. Chairman: I think, the question has been honourably answered. According to the honourable Minister, there are three parties to join ventures of this type, where franchise is involved: the original manufacturer; the private party; and the Government. And what the honourable Minister has stated if I have been able to understand him correctly, is that firstly, it is upto the manufacturers, the owners of the franchise to select the party on whatever basis he does. Then he comes to the Government that here is a party with whom, if the Government wants to join, we would like to have a joint venture. Then becomes a question of selecting the right party. This is the answer which has already been given. Mr. Akram Sultan Sahib.

Mr. Akram Sultan: If the honourable Minister would advise this House whether there are three such applications of assembling of cars under consideration of the Government, which of the three is likely to get the permission.

Mr. Chairman: I think, it is a hypothetical question, you need not answer. Next question...........(interruption).

Mr. Hasan A. Shaikh: Not hypothetical my Lord, but out of somebody's information. If it is not relevant to this question, that may be ....(interruption).

Mr. Chairman: But if something like this happens the honourable Member again would be entitled to raise this in the House.

Jinab Malik Muhammad Ali Khan. Question 51.

ملک محمد علی خان صاحب ہیں یا نہیں ہیں۔

ایک معزز رکن : نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: Who is asking on his bahalf? Javed Jabbar Sahib.

Mr. Javed Jabbar: Question No. 51. on his behalf.

SEED PLANT SET-UP WITH THE HELP OF WORLD BANK

51. ***Malik Muhammad Ali Khan** (Put-by Mr. Javed Jabbar): Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) whether it is a fact that seed plants are proposed to be set up or have already been set up in the provinces with the aid from the World Bank for supply of quality seeds to the farmers if so, the number of such plants; and

(b) whether it is also a fact that the seed plants set up at Sahiwal and Rahim Yar Khan have failed to produce quality seeds; if so, the reasons therefor?

Qazi Abdul Majid Abid (Answered by Mir Haji Tareen, Minister of State): (a) Yes., Four seed processing plants—three in the Punjab at Sahiwal, Khanewal and Rahim Yar Khan and one in Sind at Sakrand are being set up with technical and financial assistance of the World Bank. The plants at Khanewal and Sakrand are already in operation.

(b) Yes. These two plants could not be made operational as the plant buildings developed cracks on account of design defects.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Mr. Javed Jabbar: Sir, whether the Government has identified the responsibility for the design defects?

جناب میر حاجی ترین : وزیر مملکت: جناب یہ ٹھیک ایک جرمن فرم کی consultation سے دیا گیا تھا یہ جو cracks ہوئے ہیں اس کے بارے میں جو رپورٹ ہمیں ملی ہے۔

That is due to the lack of supervision.

جناب چیئرمین : سوال یہ تھا کہ اس کے متعلق responsibility fix کی گئی ہے یا نہیں اگر کی گئی ہے تو حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے۔ خواہ کوئی بھی آدمی ہو۔ کیا ایکشن لیا ہے؟

میر حاجی ترین: اس سلسلے میں ہم نے یہ کیا ہے کہ جو بلڈنگ میں cracks ہوئی ہیں ان کے ٹھیکے ہم نے nespak کو دے دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ تو آئندہ کی بات ہے لیکن پچھلا جو نقصان جس کے ہاتھوں
سے ہوا ہے کیا اس کو کوئی سزا، دی گئی ہے یا نہیں ؟

میر حاجی ترین : یہ رپورٹ ہمیں ملی ہے اس میں cracks کی وجہ ıck of supervision
ہے - اس کے لئے فریش نوٹس کی ضرورت ہے - انشاء اللہ اس کا جواب دے دیا
جائے گا -

Mr. Javed Jabbar: But not a fresh question, Sir. The question raised 'answer', Sir.

Mir Haji Tareen: Fresh notice, Sir.

Mr. Javed Jabbar: But Sir, I don't need to give a fresh notice as this is dead relevant to the question.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, I would like to assure the honourable Senator that there will be another inquiry into it and we will see that the relevant parties are identified and penalised for that wrong.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Javed Jabbar: Thank you.

Mr. Chairman: Next question—Malik Mohammad Ali Khan again. On his behalf.

An Honourable Member: On his behalf Sir, No. 52.

Mr. Chairman: No. 52 on his behalf. Janab Mohammad Khaqan Abbasi Sahib.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: May be taken as read, Sir.

Mr. Chairman: Let it be taken as read—It is lengthy.

Prof. Khurshid Ahmed: Not so lengthy.

Mr. Hasan A. Shaikh: He should answer it. Give him time to read so that we may also understand it.

Mr. Chairman: If this is the wish of the House, Please read it.

DOWN-STREAM PROJECTS FOR PAKISTAN STEEL MILLS

52. ***Malik Muhammad Ali Khan** (Put by An honourable Member): Will the Minister for Production be pleased to state the plans drawn upto

[Malik Muhammad Ali Khan]

establish subsidiary industries for the success of the Pakistan Steel Mills: together with province-wise details?

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: In order to make the operation of Pakistan Steel a success it is essential to ensure that the surplus end—products which are not directly saleable comprising of coke, pig iron, billets, H.R. & C.R. Sheets/Coils etc. are used by downstream industries. To achieve this aim, Pakistan Steel is encouraging the private sector to set up down-stream projects any where in Pakistan. To encourage such industries an area of 1420 acres adjoining Pakistan Steel has been declared as industrial estate by the Government of Sind. Efforts are also being made to obtain custom duty exemption and tax holiday for such industries being established in the industrial estate adjoining the Steel Mill, as well as other parts of the country. Pakistan Steel Mill is also prepared to contribute in equity of such downstream projects in the form of developed land, or surplus machinery and raw materials which could be used by the Project.

Province-wise position of downstream projects approved/established is as under :—

Sind	19
Baluchistan	4
Punjab	3
N.W.F.P.	1

Mr. Chairman: Mr. Hasan A. Shaikh.

Mr. Hasan A. Shaikh: May I know from the honourable Minister as to how many downstream industries have already been established within the area of the Steel Mills?

Mr. Chairman: Jinab Khaqan Abbasi Sahib.

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: Only one at the moment, which has already been established and this has already gone into operation and will start producing quality products within 2,3 months time. The other projects are at the various stages of development at the moment.

Malik Muhammad Ali Khan again.

An Honourable Member: On his behalf No. 53.

APPOINTMENTS IN PASCO

53. *__Malik Muhammad Ali Khan__ (Put by an honourable Member): Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) the number of persons appointed in BPS-16 and above by PASCO from July, 1982 todate;

(b) whether appointments to the said posts have been made by the PASCO according to its Recruitment Rules;

(c) whether appointments to the said posts are made by PASCO through advertisements in the press or are made by the officers according to their discretion;

(d) whether the persons appointed or promoted to the said posts possess the prescribed qualifications, and have a satisfactory record of service; and

(e) whether the persons appointed to the said posts are being given frings benefits according to the relevant rules?

Qazi Abdul Majid Abid (Answered by Mir Haji Tareen): (a) 35 Officers.

(b) Yes.

(c) PASCO being a Joint Stock Company registered under the Companies Act and controlled by its Board of Directors follows PASCO Regulations approved by the Board. Under these provisions recruitment through advertisement in the press is not obligatory. However, wherever considered necessary, specially in case of technical posts, appointments were made after inviting applications through press.

(d) In so far as posts requiring technical qualifications are concerned the appointments were made as per prescribed qualifications. In case of Field/Administrative Staff where, apart from educational qualifications, experience, integrity, dedication and competence weigh far more for the task assigned to the Corporation, the appointments were made through selection by the competent authority and most suitable persons were inducted. In every case the appointments were made through interview with a Committee formed for the purpose which approved the candidates after ascertaining suitability from all angles. All officers appointed since July, 1982 have done very well and their services have been found to be extremely useful and beneficial for the Corporation.

(e) Yes.

Mr. Chairman: I am sorry. Actually it is proved that we are more interested in asking questions but not so much in following them through.

Next question No. 54.

Eng Syed Muhammad Fazal Agha Question No. 54, Sir.

Mr. Chairman: Jinab Malik Nur Hayat Noon Sahib.

ISLAMABAD HOSPITAL COMPLEX

54. ***Eng. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the number, names and places of permanent residence of the Doctors belonging to Baluchistan, local and domiciled separately, appointed in the Islamabad Hospital Complex?

Malik Nur Hayat Khan Noon: The appointment of Doctors in the Islamabad Hospital Complex has not yet been finalized.

Mr. Chairman: Supplementary?

انجینئر سید محمد فضل آغا: وزیر صاحب کیا یہ فرمائیں گے کہ has not yet been finalized.
کا مطلب کیا ہے۔ اگر انہوں نے کچھ appointments کی ہیں تو اس میں کتنے بلوچستان سے
متعلق ہیں یا اگر انہوں نے ابھی تک بھرتی نہیں کئے تو پھر اس صورت میں بلوچستان
کے لئے کتنا کوٹہ مخصوص ہے؟

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, 30th of June was the date by which all the lists were to be finalized by the Committees which were given the responsibility of taking interviews and taking decisions, but the competent authority is yet to give us formal sanction before appointments can be finalized and letters of appointments can be issued. So, it is just a matter of fews weeks before this is done. I have a long list of various posts for each province. If you like, I can read them out.

Mr. Chairman: No, I think, the question was whether by now any appointments have been made. If so, how many of them are from Baluchistan?

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, not a single appointment has formally been made but the letters will be issued as soon as the competent authority authorises us to do so.

انجنیر سید محمد فضل آغا: سوال یہ ہے کہ جتنی بھی پوسٹیں اس complex میں ہیں ان میں بلوچستان کے لئے کتنی ہیں؟

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, apart from 10% of the total appointments which are made on merit, the quota for Baluchistan I believe is 3.5 per cent.

Mr. Chairman: Question No. 55 has been transferred to Works Division. Next question No. 56. Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

HEART BY-PASS OPERATIONS

56. *__Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:__ Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the number of heart by-pass operations done in the National Institute of cardialogy, Jinnah Hospital, Karachi so far; and

(b) the number of successful operations therefrom?

Malik Nur Hayat Khan Noon: (a) The number of heart by-pass operations done in the National Institute of Cardiovascular Diseases so far is 134.

(b) The number of successful operations out of the above number of total operations is 121.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Is the honourable Minister conscious of the situation that the mortality rate is 10% which is the highest in any such by-pass operation in any country. Does he know the reason?

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, the average is 13 deaths out of 134 in four years, but if you look at the yearwise performance, the two surgeons were eminently qualified and experienced in this particular speciality. Although three years ago, the mortality rate was highest *i.e.* 14%. This year it is reduced to 5%. So, there is conspicuous improvement over the last three years.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Is the honourable Minister conscious of the situation that the equipment that has been imported with heavy cost has not got all the facilities of the by-pass. And I am informed that it is a mess, complete mess which you call Cardialogy Hospital.

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, I appreciate the kind sentiments of the honourable Member of the Senate, but I cannot agree with him.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, will the honourable Minister please state that have they got any scanning machine?

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, the latest equipment has just been installed last month.

Mr. Chairman: But he is asking about scanning machine, that whether it exists in the hospital or not?

Malik Nur Hayat Khan Noon: In the Jinnah Hospital, it has just been installed last month.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! جب ملک میں ایک ایسا اعلیٰ درجے کا ہسپتال موجود ہے جس میں ہونے والے ۱۳۴ آپریشنوں میں سے ۱۲۱ آپریشن کامیاب ہوئے تو کیا فاضل وزیر صاحب بتائیں گے کہ by-pass آپریشن کرانے کے لئے یہاں سے وزراء صاحبان و اعلیٰ حکام بیرون ملک کیوں تشریف لے جاتے ہیں ؟

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, it is not our responsibility to dictate where a person is going to have his medical treatment.

مولانا کوثر نیازی : حکومت اخراجات برداشت کرتی ہے تو انہیں avoid تو کیا جا سکتا ہے۔ جب اندرون ملک یہ سہولت موجود ہے تو بیرون ملک کیوں بھیجا جاتا ہے ؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس کا رونا علامہ اقبال صاحب نے بہت پہلے رویا تھا۔

ع آئیں گے غسّال کابل سے کفن جاپان سے

تو ابھی تک وہ ہماری ذہنیت نہیں بدلی۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! یہ میرا رونا نہیں ہے۔ یہ رونا ہے سارے گلستان کا۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Would the honourable Minister consider the desirability of instituting an enquiry to have a report to develop and make this national institute up-todate.

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, as I have already said that I do not agree with the sentiments of the honourable Senator but I will be very happy to satisfy the honourable Senator if he can make any useful contribution

towards the planning and the development of the Institute. Further, I will be most grateful to have his valuable advice.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, how many institutes or hospitals are there which are carrying on by-pass operations in Pakistan?

Malik Nur Hayat Khan Noon: Sir, under the Federal Government, this is the only one.

Mr. Chairman: NEXT QUESTION.

Mr. Shad Muhammad Khan: QUESTION NO. 57.

IMPORT OF OLIVE OIL

57. ***Mr. Shad Muhammad Khan**: Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) whether it is a fact that, every year, olive oil is imported to meet the local requirements, involving a huge expenditure of foreign exchange;

(b) if so, the amount of foreign exchange spent on it during the year 1984-85;

(c) whether the cultivation of olive can be feasible in the Hazara Division, Murree Hills and Swat, in view of the congenial climate of these areas; and

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether Government will consider to promote the cultivation of olive in the areas with a view to meeting the local demand?

Qazi Abdul Majid Abid (Answered by Mir Haji Tareen): (a) Yes.

(b) During the year 1984-85 an amount of Rs. 63,36,000 was spent for the import of Olive oil.

(c) Feasibility of commercial cultivation of olive in Hazara Division, Murree Hills and Swat, with characteristic cool winter but cloudy and rainy weather during summer will be studied in detail in a new project finalised with the assistance of a foreign donor. However, the presence of fruiting olive trees in these areas is a good indicator that yielding species olive can be grown in these areas. In a preliminary survey of the area, experts have given the opinion that soil and the environmental conditions in the foot hill and midhil areas of the NWFP and Punjab are suitable for olive cultivation.

(d) The Pakistan Agricultural Research Council has developed a project for Research and Cultivation of Fruits. Vegetables and Olives with foreign Technical Assistance. The project in the final stages of approval. With the implementation of this project, the foreign expertise will be utilized to identify the suitable areas, for cultivation and development of proper production technology for Olive in Pakistan and production potential exploited to meet the local requirements.

Mr. Chairman: Next question, Mr. Shad Muhammad Khan.

Mr. Shad Muhammad Khan: Question No. 58.

FORMER C.S.S. OFFICERS IN FOREIGN SERVICE

58. ***Mr. Shad Muhammad Khan**: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of vacancies in Foreign Service Group filled in between the years 1974–85 by induction of former C.S.S. Officers, working in the Ministry of Foreign Affairs; and

(b) the break-up of the said posts filled on Provincial/regional quota basis?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) The following officers of Former C.S.S. were inducted into Foreign Service during 1974–85 :–

Name	Province	Date of entry of F.A.G.
1	2	3
Mr. Shafiqur Rahman	Punjab	19-4-1977
Mr. S. M. A. Jaffary	Sind	4-1-1977
Mr. M. Nizamuddin	Sind	4-1-1977
Mr. Muhammad Zubair	Sind	4-1-1977
Mr. M. Farooq	Punjab	4-1-1977
Mr. S. S. Qureshi	Punjab	4-1-1977
Mr. Abdul Majid Khan	Sind	4-1-1977
Mr. Abdul Hameed Awan	Punjab	4-1-1977
Mr. G. M. Alvi	Sind	4-1-1977
Mr. Ziauddin Shaikh	Sind	4-1-1977
Mr. Irshad A. Ansari	Sind	4-1-1977
Mr. M. A. Hashmi	Sind	4-1-1977
Mr. Masood Ahmad	Sind	4-1-1977
Mr. Niazullah Khan	Sind	4-1-1977
Mr. Akhlaq Ahmad Hashmi	Punjab	4-1-1977
Mr. M. Khurshid Iqbal	Punjab	4-1-1977
Mr. Ghayoor Ahmad	Punjab	4-1-1977
Mr. M. Yunus Gangi	Punjab	4-1-1977
Mr. Mohiuddin	Sind	19-4-1977
Mr. Sarfraz Ahmad	Baluchistan	19-4-1977
Mr. Abul Hassan	Sind	19-4-1977
Mr. Mohammad Ali Khan	Sind	19-4-1977
Mr. Mazhar Hussain	Sind	19-4-1977
Mr. Mazhar Ali Khan	Sind	19-4-1977
Mr. S. A. Osmani	Sind	19-4-1977
Mr. J. R. Qureshi	Sind	19-4-1977
Mr. Shahid Ali Khan	Sind	19-4-1977
Mr. G. M. Qureshi	Sind	19-4-1977
Miss Rehana Ahmad	Sind	9-5-1977
Mr. Inam Hussain	Punjab	4-1-1977

1	2	3
Mr. S. Kabir Ali	Punjab	4-1-1977
Mr. Rao Ali Bahadur Khan	Punjab	4-1-1977
Mr. Hamid Ali Khan	Sind	4-1-1977
Mr. S. Habibur Rahman	Punjab	4-1-1977
Mr. Naziruddin	Punjab	4-1-1977
Mr. Abdul Qayyum	Punjab	4-1-1977
Mr. M. T. H. Haqqi	Sind	4-1-1977
Mr. N. D. Ahmad	Sind	4-1-1977
Mr. S. M. Mahmud	Punjab	4-1-1977
Mr. M. A. Qadeer	Sind	4-1-1977
Mr. H. A. Chishti	Sind	4-1-1977

(b) The breakup of the said posts filled on provincial|regional quota basis is as follows :—

Sind	**25**
Punjab	**15**
Baluchistan	**1**
N.W.F.P.	***Nil.***

Mr. Shad Muhammad Khan: Will the honourable Minister be pleased to state whether it is a fact that one Taj Muhammad Khan of the Foreign Service was the only officer from NWFP who was qualified but other junior unqualified persons were taken in the Foreign Service and he was ignored? What was the reason?

Sahabzada Yaqub Khan: Sir. I am not aware of this particular specific case, mentioned by the honourable Senator. I will investigate into this matter, First of all to ascertain whether it is a fact and secondly, what were the circumstances attendant upon it.

Mr. Chairman: There was a question of general as well as of specific nature. The general was whether he can give reason why nobody could qualify from NWFP?

Sahabzada Yaqub Khan: Sir, the screening of these officers was carried out by a Selection Board appointed by the Ministry of Foreign Affairs in 1976 which interviewed all the candidates concerned, their educational qualifications, past record of service, performance on the various posts, character, qualities, knowledge of international affairs were taken into consideration and also the views of their immediate senior officers under whom they had from time to time served. And on the basis of this, the fitness or otherwise was decided by the Selection Board which consisted of an Additional Secretary and two senior Directors Generals to assess their suitability. In case of those officers who were posted abroad, the Ambassadors or the Heads of Missions were authorised to interview the candidates and submit their views on suitability of the officers concerned. The recommendations of the Board and those of the Heads of Missions were then approved by the Foreign Secretary and then submitted to the Establishment Division.

Mr. Chairman: Thank you very much. Question No. 59

AGREEMENTS WITH OTHER COUNTRIES SINCE 1980

59.*Mr. **Javed Jabbar:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the names of countries with which Pakistan has signed, since 1980, trade agreements, cultural agreements, agreements which cover both the subjects separately in each case;

(b) whether a review is carried out to evaluate the extent to which such agreements have been implemented; and

(c) if so, a copy of the latest such review be placed on the table of the House?

Reply will follow.

Mr. Chairman: Next Question, Mr. Javed Jabbar, I think it would be put ....اچھا اذان ہو رہی ہے Then, we adjourn for prayers.

Mr. Javed Jabbar: Sir, five minutes more for Question Hour to end..........(Interruption).

Mr. Chairman: No, I think there are another ten minutes for the Question Hour to finish, according to my watch. We will meet at 6 O' clock.

(The House adjourned for Maghrab Prayers).

(The House re-assembled after Maghrab prayers).

Mr. Chairman: (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.)

Mr. Chairman: Question No. 60. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Question No. 60, Sir.

PAY SCALES AND ALLOWANCES OF THE EMPLOYEES POSTED ABROAD

60. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the pay scales and fringe benefits and allowance to which the following categories of staff of the Foreign Office are entitled on their posting overseas:—

(i) Counsellor|Minister;
(ii) Third Secretary;
(iii) Stenographer;
(iv) Chauffeur; and

(b) the comparative pay scales and other benefits and allowances, expressed in terms of Pakistani Rupees, admissible to the same category of staff belonging to the Indian and Sri Lanka Foreign service ?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) Foreign allowance and entertainment allowance are admissible to the following categories of officials of the Foreign Affairs and are enclosed as Annexure-I :—

(*i*) Minister
(*ii*) Counsellor
(*iii*) Third Secretary
(*iv*) Stenographer
(*v*) Chauffeur.

For stenographer and chauffuer posted abroad, no entertainment allowance is admissible.

Pay Scales of persons appointed in the above categories are :—

(*i*) Minister	.. .. ..	BPS 20	3800—180—5240
(*ii*) Counsellor	.. ..	BPS 19	3200—160—4480
(*iii*) Third Secretary	.. ..	BPS 17	1600—120—3040
(*iv*) Stenographer	.. ..	BPS 15	900—55—2000
(*v*) Chauffeur	.. ..	BPS 4	500—16—820

As regards fringe benefits, the officers and staff are entitled to transfer grant, outfit allowance and free air passage to their place of posting for self and family. They can further transport 2240 kg. luggage by sea or 1200 kg. luggage by air. In addition, they are also entitled to free medical facilities and free furnished accommodation at the place of their posting. Minister and Councellors are entitled to take one servant to their place of posting on government's expenses. However, their salaries are not being paid by the government.

(b) The comparative pay scales, other benefits and allowances admissible to Minister, Councillor. Third Secretary Stenographer and Chauffeur belonging to the staff of Indian and Sri Lankan Foreign Services cannot be provided because this falls under the category of "restricted" information of the respective Governments.

Annexure I

FOREIGN ALLOWANCE AND ENTERTAINMENT ALLOWANCE IN US $.

Ranks	Afghanistan	Algeria	Argentina	Australia	Austria	Bahrain	Bangladesh	Belgium	Brazil
Minister	1158	1968	1157	1498	1574	1567	1205	1414	1041
Counsellor	1013	1737	1020	1307	1368	1367	1055	1219	909
Third Secretary	595	1038	607	767	795	799	621	700	521
Stenographer	352	638	370	450	459	468	370	388	312
Chauffeur	250	454	263	320	327	333	263	276	222

Ranks	Brunei	Burma	Canada	China	Czechoslovakia	Denmark	Egypt	France
Minister	1325	1119	1334	1145		1623	1585	1576
Counsellor	1160	983	1149	989		1416	1401	1361
Third Secretary	683	583	659	567		830	837	785
Stenographer	406	352	366	316	285	486	517	441
Chauffeur	289	250	260	225	203	346	368	314

Ranks	Germany D.R.	Germany FR	Ghana	Greece	Hong Kong	India	Indonesia	Iran	Iraq
Minister	1186	1521	1818	1452	1259	1988	1687	1674	1457
Counsellor	1025	1318	1595	1269	1083	970	1471	1468	1277
Third Secretary	590	762	943	746	618	587	860	866	753
Stenographer	332	432	566	441	339	374	503	517	450
Chauffeur	236	307	403	314	241	266	358	368	320

Ranks	Italy	Japan	Jordan	Kenya	Korea Scout	Korea DPR	Kuwait	Lebanon	Libya
Minister	1321	2097	1513	1302	1312	1291	1646	1580	2053
Counsellor	1252	1826	1326	1136	1152	1122	1438	1381	1804
Third Secretary	675	1065	783	665	685	651	842	813	1068
Stenographer	397	619	468	388	414	374	495	482	646
Chauffeur	282	441	333	276	295	266	352	343	460

Ranks	Malaysia	Maldives	Mauritius	Mexico	Morocco	Mozambique	Nepal	Netherland	Niger
Minister	1235	1386	1241	1047	1298	1639	1163	1554	1517
Counsellor	1078	1229	1043	915	1132	1445	1036	1342	1325
Third Secretary	621	740	618	536	662	860	626	772	778
Stenographer	370	463	374	416	388	526	397	432	459
Chauffeur	263	330	266	225	276	374	282	307	327

Ranks	Nigeria	Oman	Philippines	Poland	Portugal	Qatar	Romania	Saudi Arabia	Senegal
Minister	1952	1620	1105	987	1185	1442	1282	1756	1452
Counsellor	1723	1418	954	850	1030	1255	1134	1528	1253
Third Secretary	1029	833	549	486	600	731	679	891	719
Stenographer	633	495	367	207	347	423	419	517	401
Chauffeur	450	352	219	190	247	301	298	368	285

Ranks	Singapore	Somalia	Spain	Srilanka	Sudan	Sweden	Switzerland Berne	Switzerland Geneva
Minister	1378	2166	1259	1151	1670	1701	1818	1794
Counsellor	1202	1922	1104	1019	1373	1480	1578	1561
Third Secretary	705	1158	650	610	807	862	915	909
Stenographer	414	726	388	379	477	499	526	526
Chauffeur	295	517	276	269	339	355	374	374

Ranks	Syria	Tanzania	U.K.	U.S.A. Parepun New York & Parep New York	U.S.A. Washington	USSR	Thailand	Tunisia	Turkey
Minister	1812	1605	1338	1595	1527	682	1303	1558	1125
Counsellor	1600	1414	1179	1378	1321	577	1134	1370	97,7
Third Secretary	955	841	801	794	763	322	662	812	568
Stenographer	588	513	428	446	432	189	383	590	326
Chauffeur	418	365	305	317	307	117	273	349	232

Ranks	U.A.E.	Yeman Sana'a	Yeman Aden	Yugoslavia	Zimbabwe
Minister	1634	1370	1420	1030	1217
Counsellor	1403	1207	1251	886	1058
Third Secretary	838	717	745	507	617
Stenographer..	486	437	454	281	357
Chauffeur	346	311	323	200	254

ENTERTAINMENT ALLOWANCE IN US $

(iii)

Ranks	Afghanistan	Algeria	Argentine	Australia	Austria	Bahrain	Bangladesh	Belgium	Brazil
Minister	278	374	233	372	426	397	281	444	261
Counsellor	207	278	174	276	317	296	209	331	195
Third Secretary	87	118	74	117	133	124	88	140	81

Ranks	Brunei	Burma	Canada	China	Czechoslovkia	Denmark	Egypt	France
Minister	311	239	420	355	—	409	239	474
Counsellor	232	177	312	265	—	305	218	352
Third Secretary	98	75	132	111	—	129	91	149

Ranks	Germany D R	Germany F R	Ghana	Greece	Hong Kong	India	Indonesia	Iran	Iraq
Minister	365	441	404	350	413	152	429	382	331
Counsellor	265	329	300	260	308	113	319	285	246
Third Secretary	111	139	127	110	130	47	134	120	103

Ranks	Italy	Japan	Jordan	Kenya	Korea Seoul	Korea DPR	Kuwait	Lebanon	Libya
Minister	329	549	343	332	276	355	410	376	437
Counsellor	244	409	255	248	204	265	306	279	325
Third Secretary	103	172	108	105	87	111	129	118	136

Ranks	Malaysia	Maldives	Maurititus	Mexico	Morocco	Mozembique	Nepal	Netherland	Niger
Minister	311	228	305	257	328	325	171	474	369
Counsellor	232	169	186	191	244	242	128	353	274
Third Secretary	98	72	78	80	102	102	54	149	116

Ranks	Nigeria	Oman	Philippines	Poland	Portugal	Qatar	Romania	Saudi Arabia	Senegal
Minister	370	348	337	319	317	384	234	464	450
Counsellor	275	286	251	238	235	286	175	345	336
Third Secretary	116	120	106	100	99	120	74	145	141

Ranks	Singapore	Somalia	Spain	Srilanka	Sudan	Sweden	Switzerland Berne		Switzerland Geneva
Minister	342	350	289	205	378	453	504		480
Counsellor	254	260	216	153	282	338	375		358
Third Secretary	107	110	90	64	119	142	157		151

Ranks	Syria	Tanzania	U.K.	U.S.A. Parepun New York and Parep New York	U.S.A. Washington	USSR	Thailand	Tunisia	Turkey
Minister	342	323	268	481	447	272	345	332	311
Counsellor	254	241	200	358	332	202	257	248	232
Third Secretary	107	101	84	151	140	86	109	105	98

Ranks	U.A.E.	Yeman Sana'a	Yeman Aden	Yugoslavia	Zimbabwe
Minister	420	278	284	328	325
Counsellor	312	207	211	243	242
Third Secretary	132	87	89	102	102

Sahabzada Yaqub Khan: I think, I would say that those would compare favourably but there again the comparisons are likely to be misleading as a number of factors operate that could distort the figures. For instance, you might get there a figure of allowances but you would not know, whether the education of children allowance was included in that or not, or whether there were other "murraat" of one kind or another, that were being received in kind by the officials concerned. Therefore, a pure comparison of figures can sometimes be mis-leading but I think I would be right in saying that our figures would not be compared unfavourably with those of the countries to which you have referred.

Mr. Chairman: Comparisons are obvious in any case.

Mr. Javed Jabbar: Third, supplementary, Sir. Like myself, has the honourable Minister been approached by the Junior staff of Embassies abroad to seek redress in Islamabad for increase in their allowances.

Sahabzada Yaqub Khan: These approaches have been made from time to time and the question is, of course, under consideration. The limitations are obvious, they relate to budgetary conditions and also with regard to the officers serving in Islamabad the allowance or pay cannot be confined to the Foreign Service alone but have to be co-related to the other services.

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر موصوف اس امر پر روشنی ڈالیں گے کہ آیا ایسے ممالک میں جن میں ہمارے دو مشن کام کرتے ہیں جیسے کہ انقرہ اور استنبول، ان دونوں شہروں میں Cost of living میں فرق ہے تو کیا وہاں پر متعین ملازمین کی تنخواہوں میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ استنبول کی Cost of living کے مطابق تنخواہیں دی جائیں؟

جناب چیئرمین: صاحبزادہ صاحب ۔

صاحبزادہ یعقوب خان: مجھے اس کی پوری تفصیل کا علم تو نہیں ہے جہاں تک میرے ذاتی علم کا تعلق ہے ان دونوں مقامات پر ایک ہی قسم کی مراعات ملازمین کو دی جاتی ہوں گی لیکن میں اس کا صحیح جواب اسی وقت دے سکوں گا جب میں اس کا خود مطالعہ کر سکوں گا اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس سوال کا جواب دینے کا مجھے دوبارہ موقع دیا جائے تاکہ میں اس کا مفصل جواب دے سکوں ۔

Mr. Chairman: Question No. 61. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Question No. 61. Sir.

APPOINTMENTS AND TRANSFERS AT THE NATIONAL INSTITUTE OF CARDIOVESCULAR

61. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state as to whether the official criteria for appointments and Promotions, defined by the Pakistan Medical and Dental Council, were observed in all cases of senior appointments and transfers at the National Institute of Cardiovescular Diseases, Karachi. If not, what have been the reasons for this non-observance?

Malik Nur Hayat Khan Noon: All senior appointments of teaching posts in the National Institute of Cardiovescular Diseases are made according to the qualification and experience requirements as prescribed by Pakistan Medical and Dental Council.

جناب چیئرمین: شکریہ - اگلا سوال ۶ مولانا سمیع الحق / ایوان میں تشریف نہیں رکھتے۔

MONTHLY SEASON RAILWAY TICKETS

62. ***Maulana Sami-ul-Haq** (Put by Mr. Javed Jabbar): Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is fact that the Government has provided the facility of monthly season ticket for travelling by train, to the low paid employees;

(b) whether it is also a fact that, before 26th May, 1985, the cost of this monthly pass or ticket was equal to eight single tickets and subsequent to the said date after the announcement of the Budget, the cost this monthly pass or ticket was enhanced and made equal to the cost of 30 single tickets;

(c) whether it is further a fact that, for the first time, 23% and then 15% increase was effected in Railway fares but the cost of the said monthly pass or ticket was increased by 60% to 70%; and

(d) if so, whether Government intend to fix the same Railway fares for monthly pass holders which were in force prior to the 26th May. 1985?

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti (Reply read by Mir Haji Tareen): (a) Yes.

(b) No, the cost of monthly tickets prior to 26th May, 1985 was

equal to the cost of 20 single journey fares. With effect from 26th May, 1985 the cost of monthly season tickets was revised and made equal to the cost of 30 single journey fares.

(c) Yes. It is a fact that initially 23% and later on 15% increase in fares was effected. The cost of the monthly season ticket was also increased by the same percentage. However, the concession given in monthly season ticket was reduced from 66% to 50%.

(d) No.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں - اگلا سوال نمبر ۶۳ -

MAL-PRACTICES IN THE SWAT CERAMICS COMPANY

63. ***Maulana Sami-ul-Haq** (Put by Qazi Hussain Ahmed): Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Swat Ceramics Company, Sheedo, Tehsil Nowshera is facing crisis due to the gross mal-practices in its administration;

(b) whether it is also a fact that, at the time of promotion, no importance is given either to seniority or to the ability of the officers concerned;

(c) whether it is further a fact that many Matriculates therein have been promoted to Grade E-I, whereas graduates much senior to them have been ignored; and

(d) whether it is again a fact that the present General Manager has given grade E-I to his matriculate P.A. who is (not even a Stenographer) and the claims of senior graduates, having served for 11 years, have been ignored upto now; if so, the action which the Government proposes to take in this behalf?

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: (a) No.

(b) No.

(c) Promotions are made according to prescribed criteria.

(d) Mr. Nisar P.A. to General Manager is F.A. and has done Executive Secretary's course from PIM. He was brought on deputation from D.D.T. Factory when he carried the scale of Senior Supervisory cadre which is equivalent to Junior Officer's cadre of Swat Ceramics. He was on top of the list in D.D.T. Factory. In Swat Ceramics also he ranked senior most because of his length of service and pay scale. He has 18 years total experience and his promotion was approved by the competent authority according to rules. No acton is called for against anyone.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں۔

I think that ends the Question Hour.

†. The rest of the questions would be taken as read.

NUMBER OF STUDENTS PASSING M.B.B.S. ANNUALLY

64. *Mr. Muhammad Tariq Chaudhary: Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the number of students passing the M.B.B.S. (Final) examination from the Medical Colleges in the country annually, indicating also their number in respect of Provincial and Federal Colleges, separately during the last three years; and

(b) the ratio of male and female Doctors and the qualification prescribed for their admission during the aforesaid period?

Malik Nur Hayat Khan Noon: (a) The number of doctors who qualied during the last three years is 11165 as per break up given below:—

1982	3071
1983	4066
1984	4028

There is no Federal College.

(b) The ratio of Male and Female doctors qualified during 1982, 1983, 1984 was 2.44: 1.3.44: 1, 3.13: 1 respectively. The minimum qualification prescribed for their admission during the aforesaid period was Intermediate Science (Premedical Group) with at least 45% marks.

SEATS IN MEDICAL COLLEGES AND ADMISSION ON RESERVED SEATS ON THE RECOMMENDATIONS OF THE PRESIDENT OR THE GOVERNORS

65. *Mr. Muhammad Tariq Chaudhary: Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the number of seats reduced or enhanced in the Medical Colleges throughout the country during the last three years indicating also the number of the students given admission on reserved seats on the recommendations of the president or the Governor during the said period?

---

† Question Hour being over, the remaing starred Questions No. 63 to 66 and No. 12, 26, 99 togather with their replies were placed on the table of the House.

Malik Nur Hayat Khan Noon: The question relates to the Provincial Governments. They have been requested to provide the desired information which on receipt will be placed on the table of the House.

PERMISSION TO DRIVERS OF MINISTERY OF FOREIGN AFFAIRS TO TAKE THEIR FAMILIES ABROAD

66. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether the drivers of the Ministry of Foreign Affairs who are posted abroad, are allowed to take their families with them; and if not, why?

Sahabzada Yaqub Khan: In 1974, it was decided that drivers would not be permitted to take their families with them on their posting abroad. This decision was based on the consideration of economy and the fact that nature of duties of drivers required their presence at the Chancery or the Ambassador's residence where invariably no accommodation could be provided for their families.

2. However, this restriction has been relaxed in the case of drivers posted to our Missions at New Delhi, Moscow and Beijing which have since been declared as family stations for this purpose.

3. Since the drivers have not been allowed to take their families with them on their posting abroad they have been allowed full foreign allowance.

4. It may be mentioned that a review of the present practice is under consideration and if approved by the competent authority, the drivers in future, would be allowed to take their families with them to the place of their posting abroad.

RULES FOR PAYMENT OF PRICE OF SUGAR CANE

†12. ***Malik Muhammad Ali Khan:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) whether Government has framed any rules which the Sugar Mills in the country are bound to observe in the matter of payment of price of sugar-cane, purchased from cultivaters; and

(b) if so, their details; if not, the reasons therefore?

Qazi Abdul Majid Abid: (a) Federal Government announces sugar policy at national level every year. Support price of cane crop is announced

[Qazi Abdul Majid Abid]

in this policy. Payment of approved price of cane to the growers by the mills is ensured through provincial legislation on the subject.

(b) Provincial Government administer the legislation and enforce the rules made therein.

EMPLOYMENT QUOTA FOR DISABLED PERSONS

26. *__Maulana Sami-ul-Haq:__ Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) whether the President of Pakistan has issued directives regarding provision of employment and fixation of quota in the Government institutions for deaf, dumb and disabled youth; and

(b) if so, the steps which the Government has taken to get these implemented, and the number of persons, who have thereby been provided employment in the Government institutions, so far?

Malik Nur Hayat Khan Noon: (a) Yes. An Ordinance entitled "Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) Ordinance" was promulgated on 31st December, 1981. According to Section 10 of that Ordinance, not less than one percent of the total number of persons employed by a Government establishment, a commercial establishment or an industrial establishment in which the number of workers employed at any time during a year is not less than one hundred shall be disabled persons.

(b) (i) A National Council for the Rehabilitation of Disabled Persons has been established on 28th April, 1982 to ensure effective enforcement and implementation of the above Ordinance. Provincial Councils have also been established for similar purpose.

(ii) Three thousand one hundred and forty three (3143) disabled persons were provided employment till February, 1985 in Government and other establishments including commercial and industrial. Out of these one thousand seven hundred and seventy six (1776) have been employed in Government offices.

RAW MATERIALS USED IN STEEL MILLS OF KARACHI

99. ***Mr. Shad Muhammad Khan:** Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) the type of raw materials used in the Steel Mills of Karachi;

(b) whether the raw materials in question are obtained locally or imported;

(c) whether it is a fact that the raw materials are available in adequate quantities in Pakistan; and

(d) the total amount of foreign exchange spent annually on the import of raw materials for use in the said Mills?

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: (a) Major raw material used by Pakistan Steel Mills are as follows:—

(i) *Raw materials.*
— Metallurgical Coal.
— Iron Ore.
— Manganese Ore.

(ii) *Fluxes.*

— Limestone.
— Dolomite.
— Quartzite.
— Silica Sand.
— Fireclay.
— Bentonite.
— Fluorite.
— Slag Compound.

(b) The raw materials listed at (a) (i) above are imported while the raw materials listed under (a) (ii) are obtained locally.

(c) All fluxes listed at (a) (ii) are available in adequate quantities in Pakistan while position of the other raw materials is as under:—

(i) Required quality of metallurgical coal is not available in Pakistan.

(ii) Iron ore deposits are located in Nokkundi which can be utilized after rigorous processing. Techno-Economic feasibility is under progress.

(iii) Manganese ore: Sporadic occurrence of deposits is reported in district Lasbella Baluchistan. Efforts are underway to substitute part of requirement with the local manganese.

(d) The foreign exchange spent on import of above raw materials varies from year to year depending upon projected production levels.

[Mr. Muhammad Khaqan Abbasi]

However, during 1984 the foreign exchange expenditure was as follows:—

— Coal (Metallurgical)	US	40.00	million
— Iron Ore	US	35.00	million
— Manganese Ore	US	01.384	million
— Making a total of	US	76.384	million for 1984.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Today, upto 10.30 or 11.00, Sir, we could not get the Orders Of The Day. I think, this is not correct. Unless the Senators know the Orders Of The Day how can we come prepared to do our duties, Sir. Usually, the Orders Of The Day are sent by the previous night to the Members concerned whose addresses are available or latest by the next morning. Today, even I myself, up to 10.30 could not get the Orders of the Day.

Mr. Chairman: I entirely agree with you. I think the Orders of the Day should come much earlier than what it has been possible to do so far.

جناب چیئرمین : جناب اقبال احمد خان صاحب ،

جناب اقبال احمد خان : جناب والا کے ارشاد کی تعمیل ہو گی ۔

جناب احمد میاں سومرو : جناب والا میں نہیں سمجھا ۔

جناب چیئرمین : تعمیل ارشاد ہو گی ۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Senator Akhtar Nawaz, due to the marriage of his daughter, has requested to the House for leave of absence from 28th October to 3rd November, 1985. Would you grant him leave?

(Leave was granted)

ایک معزز رکن : ان سے مٹھائی کھانی چاہیئے ۔

جناب چیئرمین : جب وہ آئیں گے تو مطالبہ کریں گے ۔

جناب محمد علی خان صاحب ڈیرہ دھون سکول کی گولڈن جوبلی تقریب میں شرکت کرنے کے لئے ڈیرہ دھون سکول تشریف لے جا رہے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۵ء سے تا اختتام حالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے کیا ایوان کو منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: اب پریولیج موشن کو لیتے ہیں۔ ایک پریولیج موشن قاضی حسین احمد نے پڑھی تھی اس پر غور نہیں ہو سکا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ جناب اقبال احمد خان نے اس کے لئے وقت مانگا تھا تاکہ اس کے لئے تیاری کر سکیں اگر انہوں نے تیاری کی ہے تو میرے خیال میں آپ اس پر اظہار خیال کریں۔ جناب اقبال احمد خان صاحب۔

قاضی حسین احمد: جناب پہلے تو میں اظہار خیال کروں گا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ اظہار خیال کر چکے تھے اگر نہیں کیا تو آپ ارشاد فرمائیں۔

قاضی حسین احمد: میں اسے دوبارہ پڑھ دیتا ہوں تاکہ ایوان کے معزز اراکین کو اس میں سمجھنے میں آسانی ہو۔

جناب چیئرمین: جی آپ پڑھ لیں۔

PRIVILEGE MOTION *RE:* FAILURE OF THE GOVERNMENT FOR NOT INTRODUCING THE POLITICAL PARTIES BILL AS ASSURED BY THE PRIME MINISTER IN THE HOUSE

قاضی حسین احمد: سینیٹ کے پہلے باقاعدہ اجلاس میں وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں واضح یقین دہانی کرائی تھی کہ سیاسی جماعتوں کو اولیت دی جائے گی اس غرض سے لئے اسمبلی اور سینیٹ کی الگ الگ کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ ان کی رپورٹیں پیش ہوئیں۔ ان پر بحث کی گئی لیکن یہ امر باعث حیرت ہے کہ سیاسی جماعتوں کے قانون کی بجائے سینیٹ کے اجلاس میں آٹھواں ترمیمی بل پیش کیا جا رہا ہے اور سیاسی جماعتوں کی بحالی کی بجائے مارشل لاء کے اٹھائے جانے کو اس ترمیمی بل کے ساتھ وابستہ کیا جا رہا ہے۔ یہ میری تحریک استحقاق وزیر اعظم کی طرف سے دی گئی یقین دہانی کے خلاف ہے جس سے سینیٹ کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اس لئے وعدے کے مطابق سیاسی جماعتوں کا قانون سینیٹ کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اور مارشل لاء کو فوری طور پر اٹھا دیا جائے۔

[Qazi Hussain Ahmed]

جناب والا! مجھے چیئر کی طرف سے ہدایت کی گئی تھی کہ میں اپنی موشن کی دلیل میں وزیر اعظم کی تقریر سے exact الفاظ پیش کروں۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

قاضی حسین احمد: وزیر اعظم نے جو تقریر کی تھی اسے میں پڑھتا ہوں۔ یہ میرے پاس آفیشل ٹیکسٹ ہے۔ اس میں مختلف پورشن موجود ہیں جن سے واضح طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ وزیر اعظم نے اسی کی یقین دہانی کرائی تھی کہ سینیٹ کے اگلے اجلاس میں سیاسی جماعتوں کا قانون پیش کیا جائے گا اور یہی مارشل لاء کے اٹھانے میں رکاوٹ ہے یعنی سیاسی جماعتوں کا قانون پاس ہوجائے اور سیاسی جماعتیں بن جائیں تو یہی سیاسی جماعتیں وہ خلا پر کرسکیں گی۔ جو مارشل لاء ہٹانے کی وجہ سے وجود میں آئے گا۔ چنانچہ میں پوری تقریر نہیں پڑھنا چاہتا میں صرف متعلقہ اقتباسات سنانا چاہتا ہوں

وزیر اعظم صاحب نے نیشنل اسمبلی کے بارے میں فرمایا کہ وہاں ہم نے ایک ۲۹ رکنی کمیٹی بنائی جب مارشل لا اٹھایا جائے تو مارشل لاء اٹھانے کے بعد سیاسی طریقہ کار کیا ہونا چاہئے تو ایک پولیٹیکل کمیٹی بنائی گئی اور اس پولیٹیکل کمیٹی کو ہدایت دی گئی کہ آپ کوشش کریں کہ یہ رپورٹ اس سیشن کے دوران آپ ہمارے سامنے پیش کریں لیکن ان کی بجٹ سیشن کی مصروفیات کی وجہ سے یہ ممکن نہیں ہوسکا اور پھر جب آخری دن آئے تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں کچھ اور وقت دیں پھر اسمبلی نے مجبوراً یہ ان کی درخواست منظور کی اور ان کو ۲۰ جولائی تک کا وقت دیا کہ وہ ۳۰ جولائی تک ہمیں سفارشات دے دیں اب وہ کمیٹی ۳ تاریخ سے یہاں اسلام آباد میں meat کر رہی ہے۔ ہم نے ان کو یہ فائنل ڈیٹ دی ہے ہماری ان سے یہ صاف الفاظ میں التجا ہے کہ آپ اپنی رپورٹ پولیٹیکل پارٹیز کے متعلق ۲۰ تاریخ کو اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیج دیں یہ ایک بات ہے جو انہوں نے کہی ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ جلد از جلد پولیٹیکل کمیٹی کے ذریعے سے سیاسی جماعتوں کے بارے میں سفارشات حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس کے بعد وہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کو جلد از جلد لانا چاہتے تھے یہ انہوں نے صفحہ ۲۲ پر فرمایا ہے اور مجھے امید ہے کہ کمیٹی کو بنانے کے بعد یہ نہیں ہوگا جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ کمیٹی بنائی گئی اور اس مسئلے کو نیچے دبا دیا گیا کیونکہ کمیٹی کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ مسائل کو ڈیفر کیا جائے۔

میں صاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ اس ملک کا موجود صحیح جمہوریت کے راستے پر چلنے میں ہے۔ اس جمہوریت کا وجود مارشل لاء کے ساتھ نہیں ہے اس لئے مارشل لاء کو اٹھانے کے لئے ہم ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں۔ ہم مارشل لاء کو ڈیفنڈ کرنے کے لئے یہاں نہیں کھڑے ہیں۔ لیکن طریقہ کار کی بات ہے۔ اس میں ہمیں جذبات میں نہیں آنا ہے حوصلے کے ساتھ اس مارشل لاء سے ہمیں جان چھڑوانی ہے۔ صدر پاکستان جو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ منتخب پریذیڈنٹ بھی ہیں narmally جو مارشل لاء ایڈمسٹریٹر ہوتا ہے وہ آسانی سے جمہوریت کو ریوائول کی طرف نہیں آتا وہ نہیں چاہتا کہ جمہوریت ریوائیو ہو لیکن اب یہ ایکٹڈ صدر ہیں انہوں نے کئی دوسری باتیں کی ہیں لیکن اصل جو بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے کمیٹی اس لئے نہیں بنائی کہ ہم اس مسئلے کو ڈیفر کر دیں ہم نے جو تحریک استحقاق پیش کی تھی کہ اس سے سینٹ کا استحقاق مجروح ہوتا ہے جب مارشل لاء بھی یہاں جاری ہے تو ہماری بالادستی مجروح ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم جلد از جلد پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ پاس کر کے یہ خلاء پر کر دینا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے سارے دلائل دیئے ہیں کہ ہماری ایک درست کوشش ہے اور ہم اس کو کسی طریقے سے ڈیفر کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو اس میں آگے پھر یہ صفحہ ۲۳ پر فرما رہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ طریقہ کار کے لئے ہمیں حوصلہ چاہیئے اور مجھے امید ہے کہ یہ سینٹ کی کمیٹی جو آپ منتخب کر رہے ہیں اس کو بھی اسی حوصلہ کے ساتھ بیس پچیس جولائی تک اپنی ریکومنڈیشنز پیش کرنی چاہئیں تاکہ ایک صحیح قانون عمل میں لایا جائے میں سمجھتا ہوں کہ جس جذبے کے ساتھ اور جس ادارے کے ساتھ ہمارے ممبران یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں وہ بڑے حوصلے کے ساتھ اس مارشل لاء کو اٹھانے کے لئے ہمارا ساتھ دیں گے یہ بھی اس میں ہے کہ ۲۰ ، ۲۵ جولائی تک وہ ریکومنڈیشنز حاصل کرنا چاہتے تھے تاکہ جلد از جلد وہ سینٹ میں پیش کریں۔

اس کے بعد پھر فرماتے ہیں ذرا آگے بڑھ کر کہ حوصلے کے ساتھ اپنی ریکومنڈیشنز پولیٹیکل پارٹیز کی ریوائیول کا ساتھ دیں۔ کیونکہ میں نے جو دو پروگرام بتائے تھے کہ پہلے پولیٹیکل پارٹیز

[Qazi Hussain Ahmed]

کی ریوائیول کا قانون بنتا چاہیئے۔ اس کے بعد اور کوئی سٹیج میرے پاس نہیں ہے۔ یہ دیکھئے یہ بالکل واضح ہے اور یہ اس میں بالکل صاف صاف کہا ہے کہ پولیٹیکل پارٹیز کا قانون ہی اس کے لئے ضروری ہے کہ مارشل لا یہاں سے اٹھے اور انہوں نے صاف کہا ہے کہ اور کوئی سٹیج ان کے پاس اس کے علاوہ نہیں ہے یعنی ان کے پاس اور کوئی مرحلہ نہیں ہے ان کے پاس یہی مرحلہ ہے کہ پولیٹیکل پارٹیز کا قانون پاس ہو جائے تو پھر مارشل لاء کو ہٹانے میں کوئی چیز حائل نہیں ہے اس کے بعد اور کوئی سٹیج ان کے پاس نہیں ہے جو وہ آپ سے کہیں کہ مارشل لاء اٹھانے کے لئے چاہیئے۔ یعنی ہمیں صرف پولیٹیکل پارٹیز کا بل پاس کرنا چاہیئے۔ بالکل واضح طور پر انہوں نے کہا ہے "کہ یہ ایک سٹیج ہے یہ نیشنل اسمبلی اور سینیٹ کے لیول تک اگر آپ پاس کر دیں گے تو انشاءاللہ میں خود یہاں اسی ہاؤس سے درخواست کروں گا کہ آپ یک رائے یہ ریزولیوشن بھی پاس کریں کہ مارشل لاء ملک سے جلد اٹھایا جائے۔ میں خود اس کو انیشئیٹ کروں گا میں آخر میں آپ کو اور اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت ملک میں اسلامی جمہوری نظام کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پر کارروائی مکمل ہونے کے بعد مارشل لاء اٹھانے کے لئے ایک لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔" یہ بالکل واضح ہے۔

اس کے بعد جناب مجھے کہا گیا ہے کہ میں اس کے بارے میں اظہار رائے کروں تو میں نے پھر ایک واضح یقین دہانی طلب کی ہے میں ان کی ساری تقریر نہیں دہرانا چاہتا میں عرض کروں گا کہ وہ اس سیشن میں یہ یقین دہانی کرائیں کہ بل پاس ہو جائے گا اور اسی سیشن کے دوران اسی جولائی کے مہینے میں یہ مارشل لاء ہٹ جائے گا تو میں اپنی تحریک استحقاق واپس لے لوں گا میں نے اس میں صاف یقین دہانی مانگی ہے اور اس کے بعد پھر چیئرمین نے وزیراعظم سے پوچھا ہے اور وزیراعظم صاحب نے پھر اس کے بعد یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ میں نے یہ کمیٹی بنائی ہے اور یہ کمیٹی رپورٹ پیش کرے گی اور اس کے بعد ہمارے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے کہ ہم مارشل لاء اٹھانے کے لئے کوئی اور بات کریں تو اس میں انہوں نے کہا کہ جیسے ہی کمیٹی کی سفارشات آئیں گی کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔

یہاں آنے سے پہلے بھی قاضی صاحب سے بات کی تھی۔ خدشہ دراصل صرف اس بات کا ہے کہ یہ جو کمیٹی بنتی ہے اس سے معاملات کو ڈھیلا کیا جاتا ہے میں صاف الفاظ میں ابھی ابھی کہہ چکا ہوں اور یہ وزیر اعظم صاحب کی تقریر ہے۔ "کہ میں مارشل لاء کو لمبا کرنے کے لئے کبھی پارٹی نہیں بنا سکتا۔ اور نہ یہ ایوان پارٹی بن سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جہاں آپ ۸ سال مارشل لاء کے دور میں رہے ہیں اب چند ماہ کے لئے اس کو issue بنائیں یہ کہاں کی صحیح بات ہو گی اس کے بعد یہ انہوں نے کہا ہے "کہ میں ان الفاظ کے ساتھ قاضی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا کوئی ارادہ delay کرنے کا نہیں ہے اور میں وضاحت سے کہتا ہوں کہ آپ تسلی رکھیں کہ مارشل لاء اٹھ جائے گا آپ پولیٹیکل پارٹیز کے قانون پر پوری توجہ دیں جیسے ہی یہ ریکومنڈیشنز آتی ہیں کیونکہ آپ کے سینیٹ کا اجلاس ہفتہ دس دن کا ہو گا۔ اور کوئی بزنس نہیں ہے لیکن یہ نہیں ہے کہ ہم اس کو زیادہ ڈیلیز کریں گے۔ میری خواہش ہو گی کہ اس سفارش کے بعد فوری طور پر قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے اور آپ کو یہاں تکلیف دیں تاکہ یہ دونوں اجلاس اکٹھے چلیں اور یہ جو قانون ہے اس کو بحال کریں اور یک آواز سے مارشل لاء کو اٹھا دیں۔" یہ انہوں نے دوبارہ ایک واضح یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ پولیٹیکل پارٹیز کے بارے میں جو دونوں کمیٹیوں کی ریکومنڈیشنز آجائیں گی ان ریکومنڈیشنز کے بعد پھر وہ دونوں ایوانوں کے اجلاس بلائیں گے قومی اسمبلی کا بھی اور سینیٹ کا بھی اور دونوں ایک ساتھ ان رپورٹوں پر بات کریں گے اور اس کے بعد یہی رپورٹ پاس ہو گی اس میں پولیٹیکل ایکٹ پاس ہو گا اور اس کے بعد ہم مارشل لاء اٹھانے کے لئے آواز اٹھائیں گے

اب اس کے بعد پھر مجھے بلایا گیا ہے تو پھر میں نے یہ استدعا کی ہے کہ اس پر وزیر اعظم یقین دہانی کرائیں کہ اسی سیشن میں ۲۰ جولائی کے لگ بھگ جب رپورٹ موصول ہو جائے گی تو پھر یہ بل پیش کر دیا جائے گا۔ سیاسی جماعتیں بحال ہو جائیں گی اور ملک کے اندر ایک جمہوری نظام کی ابتدا ہو گی اور مارشل لاء اٹھ جائے گا اس واضح یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک استحقاق واپس لیتا ہوں۔ یہ ریکارڈ پر ہے اور اس کے بعد وزیر اعظم نے کوئی یہ نہیں کہا کہ میں یقین دہانی نہیں کراتا۔ اس کے بعد چیئرمین نے کہا کہ بہت بہت شکریہ یعنی مجھے یقین دہانی کرائی گئی لیکن یہ بات باعث حیرت ہے کہ وزیر اعظم نے ایک یقین دہانی کرائی ایوان بالا کے سامنے کرائی پوری قوم نے وہ تقریر

[Qazi Hussain Ahmed]

سنی وہ ٹیلی ویژن پر نشر ہوئی ریڈیو پر نشر ہوئی اخبارات میں آئی، کمیٹیاں بیٹھیں انہوں نے deliberations کیں دس دس پندرہ پندرہ روز تک اس کے بعد رپورٹوں پر وہاں بحث ہوئی لیکن اچانک ہمارے پاس آٹھواں ترمیمی بل لایا گیا کہ اس کو پاس کریں گے تو مارشل لاء اٹھے گا میرا خیال ہے کہ یہ ایوان کے ساتھ مذاق ہے اور اس قسم کا مذاق اور اتنے ذمہ دار لوگوں کو نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین، معزز سینیٹر نے وزیراعظم صاحب کی تقریر کے اقتباسات جو یہاں رکھے تھے آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں اور کچھ اپنے ارشادات کے متعلق بھی یاد دہانی کروائی ہے۔

اب جناب والا! یہ جو موشن ہے اس کے اندر انہوں نے لکھا ہے بجائے پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کے آٹھواں ترمیمی بل پیش کر دیا گیا ہے اور اس طرح یہاں جو یقین دہانی کرائی گئی تھی اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر آپ معزز سینیٹر کی ساری تقریر اور ان کا جواب جو وزیراعظم نے یہاں دیا، ملاحظہ فرمائیں گے تو اس میں ایک بات سرفہرست ہے کہ محترم قاضی حسین احمد صاحب کی یہ خواہش تھی کہ مارشل لاء اٹھنے کی کوئی تاریخ تو مقرر ہونی چاہیئے۔ اس مسئلے کو غیر ضروری طوالت اور uncertainty میں نہیں رہنا چاہتے اب جب کمیٹیز کی رپورٹس آئیں تو دونوں ہاؤسز نے بیک وقت ان پر غور کیا اور اپنی ڈسکشنز کے بعد ہمارے لئے مواد فراہم کیا جس سے ہم راہنمائی حاصل کر سکیں اور پولیٹیکل پارٹیوں کے ایکٹ میں ترامیم کرنا چاہیں تو اس ایوان کی رائے سے کریں اس دوران میں وزیراعظم صاحب نے ۱۴ اگست کو مینار پاکستان کے سائے میں کھڑے ہو کر اس قوم کو یہ مژدہ سنایا کہ پاکستان سے زیادہ سے زیادہ مارشل لاء ۳۱ دسمبر تک اٹھا لیا جائے گا۔ وزیراعظم صاحب کے اس اعلان کے بعد ہمارے صدر مملکت نے بھی مختلف مواقع پر وزیراعظم صاحب کے اس اعلان پر تصدیقی بیان دیا کہ جو وزیراعظم صاحب نے ارشاد فرمایا ہے صدر صاحب ان سے اتفاق فرماتے ہیں اور اس کی وجہ یہ تھی اور جناب والا آپ کو علم ہوگا کہ شروع ہی میں جناب صدر مملکت نے اس بات کا اعلان فرمایا تھا کہ جب وزیراعظم صاحب انہیں مشورہ دیں گے وہ مارشل لاء اٹھا لیں گے چنانچہ اسی وعدے کے مطابق وزیراعظم صاحب کے اعلان

کو انہوں نے خوش آمدید کہا اور ایک سے زائد مرتبہ مختلف مقامات پر اس کی تجدید کی۔
اصل مقصد جو اس تحریک کے ذریعے مارشل لاء کو اٹھانے کا تھا حل ہو گیا آپ کو علم ہے کہ اس اعلان کے بعد اس معزز ایوان نے بھی وزیر اعظم صاحب کے اس اعلان کو خوش آمدید کیا اور ان پر ایک دفعہ پھر اعتماد کا ووٹ پاس کیا اب جب اس کی تاریخ مقرر ہو گئی تو پھر یہ مسئلہ اس طرح کا نہیں رہا، کہ کونسا قانون پہلے پاس ہو، کون سا بعد میں پاس ہو کیونکہ uncertainty تاریخ کی تھی اگر یہ کہا جاتا ہے کہ جب تک یہ قانون پاس نہ ہو، اس وقت تک تاریخ اناؤنس نہیں کی جا سکتی۔ تو پھر اس پر بحث کی جا سکتی تھی کہ کونسا قانون پہلے پاس کرنا چاہیئے۔ اب ایک بات واضح ہے کہ ۱۲ تاریخ ٹارگٹ ڈیٹ ہے مجھے نہیں علم، محترم سینیٹر صاحب نے یہ کہاں سے لیا، کہ اس بل کو مشروط کیا گیا ہے یہ بل اس مقصد کے لئے پیش کیا گیا کہ جب مارشل لاء ختم ہو گا اور ملک کے اندر سول گورنمنٹ آئے گی تو ایوان کے اندر اور باہر بھی نیشنل اسمبلی کے اراکین نے اور سینیٹر صاحبان نے درست طور پر یہ مطالبہ کیا کہ صاحب کچھ بیلنس آف پاور خراب ہو گیا ہے اب جب یکم جنوری کو اس ملک میں مارشل لاء نہیں ہو گا تو سول گورنمنٹ جو ہے ان کے اختیارات کی تقسیم اس آئین کے تحت مناسب نہیں تھی اس کو درست کرنا چاہیئے تھا۔ تو اس خیال سے یہ بل پہلے نیشنل اسمبلی کی خدمت میں پیش کیا گیا انہوں نے اس پر debate کی، اس پر اپنی ترامیم دیں اس پر جو کافی گروپس تھے یا اراکین کا اختلاف رائے تھا وہ ختم کیا گیا اور اتفاق رائے سے یہ بل پاس ہوا جو اس کے بعد اب سینیٹ کے پاس زیر غور ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک سے زائد دفعہ وزیر اعظم کی طرف سے فرمایا گیا اور میں نے بھی گزارش کی کہ اگلا بل پولیٹیکل پارٹی کی ترمیم کا بل ہو گا جو آپ کی خدمت میں پیش کریں گے وزیر اعظم صاحب نے اپنے بیان میں تو کہیں تاریخ مقرر نہیں کی کہ فلاں تاریخ کو پیش کیا جائے گا۔

میں معزز سینیٹر کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ پولیٹیکل پارٹی کا بل بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اس پر بھی آپ فیصلہ کریں گے نیشنل اسمبلی بھی اس پر فیصلہ کرے گی اور ہم نے یہ کوئی پابندی نہیں لگائی کہ جب تک یہ نہ کریں مارشل لاء

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

کی تاریخ میں ردوبدل ہو سکتا ہے ہم نے تو صرف یہ کہا ہے کہ مارشل لاء اٹھانے کے بعد اس آئین کے اندر یہ ترامیم ضروری تھیں کہ پہلے کر لی جائیں اور اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں محترم سینیٹر صاحب کی تشفی ہونی چاہیئے لیکن جہاں تک موشن کا تعلق ہے جس طرح کے ارشادات فرمائے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا کیونکہ یہ پرویلیج کی تعریف میں کسی طور پر نہیں آتا کیونکہ وزیراعظم صاحب نے ایک موشن پر بیان دیا تھا اس پر یقین دہانی اس معزز ایوان کو کرائی تھی جب یہ انتظامی اور قانونی معاملات ہیں ان کو پورا کر دیا جائے گا اگر آپ ارشاد فرمائیں تو میں ساری تقریر معزز سینیٹر کی اور پرائم منسٹر کی بھی پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن انہوں نے کافی relevant حصے جو ہیں وہ پڑھ دیئے ہیں تو میں اس معزز ایوان کا زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا میں صرف یہ گزارش کروں گا ٹیکنیکلی یہ استحقاق بنتا نہیں ہے۔ لیکن میں اس طرف گئے بغیر یہ عرض کروں گا انشاءاللہ تعالیٰ یہ پولیٹیکل ایکٹ بھی آپ کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے اور آپ بھی اس پر غور فرمائیں گے امید ہے یہ دونوں ایوان مارشل لاء کی اس تاریخ سے پہلے یہ لیجسلیشن مکمل کر لیں گے اور مارشل لاء بہر طور ۳۱ دسمبر تک ختم ہو جائے گا۔ اور یہی دراصل ان کی تحریک استحقاق کا مقصد تھا۔ کہ کسی طریقے سے یہ بات یقینی ہو جائے تو ان کی کوششوں سے ہمارا اراکین کی کوششوں سے اور قوم کی خواہش کے مطابق وہ ایک certain تاریخ مقرر ہو چکی ہے اور میں سمجھتا ہوں اب کسی قسم کی غلط فہمی اس سلسلے میں باقی نہیں رہنی چاہیئے۔ اور میں استدعا کرونگا کہ وہ اپنی تحریک کو پریس نہ کریں۔

جناب چیئرمین : جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد : جناب والا! میں سمجھتا ہوں میری تحریک استحقاق میں جو نکات اٹھائے گئے تھے ان کے بارے میں جناب وزیر قانون نے کچھ نہیں فرمایا میری تحریک استحقاق بنیادی نکتہ یہ تھا کہ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ مارشل لاء کا اٹھایا جانا پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کے ساتھ وابستہ ہے یہ واضح طور پر ان کی تقریر کے ٹیکسٹ سے ثابت ہوتا ہے اب وہ کہتے ہیں کہ یہ وابستہ نہیں ہے یہ ایک پہلی غلط بیانی ہو گی اگرچہ باقاعدہ اس کا کوئی آفیشل گزٹ نہیں ہوا کہ ۳۱ دسمبر

سے پہلے مارشل لاء اٹھ جائے گا۔ یہ کوئی سرکاری بیان نہیں ہے اس طرح کے بیانات تو اس آٹھ سال میں بہت سارے ڈیفنز ہوتے رہے ہیں سی۔ ایم۔ ایل۔ اے کے بارے میں تو یہ زبان زد عام ہے Cancel My Last Announcement سی۔ ایم ایل۔ اے کا مطلب یہی ہے اس طرح کے بیانات پر اور تقریروں پر نہ قوم کا اعتماد ہے نہ ہم اعتماد کر سکتے ہیں گزٹ میں کوئی بات نہیں آئی، دستور میں کوئی بات نہیں آئی، کیونکہ آٹھویں ترمیمی بل کے بارے میں لوگوں کا یہ اصرار تھا کہ اس میں لکھا جائے کہ مارشل لاء ۳۱ دسمبر کو اٹھ جائے گا اس کو وزیر قانون نے اور دوسرے تمام لوگوں نے fight کیا ہے اور اس کو نہیں آنے دیا اس لئے یہ جو کہہ رہے ہیں کہ فیصلہ ہو گیا ہے تو فیصلہ نہیں ہوا، وزیر اعظم صاحب نے پہلے کہا تھا کہ پولیٹیکل پارٹی ایکٹ راستے میں رکاوٹ ہے یہ پاس ہو جائے گا تو خطا نہیں رہے گا پولیٹیکل پارٹیاں بحال ہو جائیں گی تو مارشل لاء نہیں رہے گا حالانکہ وہ کہتے ہیں "یہ ہر ایک کو معلوم ہے رہبر ہر جگہ تمام meetings میں ہم سے کہا گیا ہے کہ آٹھواں ترمیمی بل پاس نہیں کریں گے تو مارشل لاء نہیں اٹھے گا،، آگے کہتے ہیں کہ "۳۱ دسمبر کو بہر حال اٹھے،، تو کیا یہ سمجھتے ہیں ــــــــ (مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کے ساتھ میٹنگز میں جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ الگ بات ہے۔ وہ آپ جانیں اور آپ کی میٹنگز۔ اگر اس ہاؤس میں کوئی چیز کہی گئی ہے اور اس کا انحراف ہے تو اس پر آپ ــــــــ (مداخلت)

قاضی حسین احمد: وہ تو یقیناً انحراف ہے۔ یقیناً وزیر اعظم صاحب نے جو بات کی ہے۔ اس سے وہ ہٹ گئے ہیں۔ پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کی بجائے یہ ترمیمی بل لائے اور سارے پریس میں پوری nation میں یہ زبان زد عام ہے کہ مارشل لاء اٹھانے کے ساتھ اس بل کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔ یہ conditional بنا دیا گیا ہے اب یہ کہتے ہیں کہ "نہیں، نہیں" تو یہ وضاحت سے بیان دے۔ ہمیں بڑی خوشی ہے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ "ہمیں جلدی ہے، جلدی کرو جلدی کرو تاکہ مارشل لاء اٹھ جائے"۔ تو اس کا مطلب ہے کہ آٹھویں ترمیمی بل کو پاس کرنے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جناب اقبال احمد خان صاحب ۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! سی ایم ایل اے کا مطلب انہوں نے ارشاد فرمایا ہے۔ "'Cancel My Last Announcement'" اس کے باوجود میں نے بڑے زور و شور کے ساتھ ریفرنڈم میں حصہ لیا تھا کہ سی ایم ایل اے صاحب صدر بن جائیں مجھے ان پر اعتماد تھا کہ وہ صدر بننے کے بعد مارشل لاء اٹھا دیں گے اس لیے میں نے اس میں حصہ لیا تھا اور میں نے جلسے بھی کئے تھے اور پولنگ سٹیشنوں کے انتظامات بھی کئے تھے"۔

بہرحال وہ ریفرنڈم ہو گیا میں اب اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ جہاں تک انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اس کے متعلق کچھ نہیں عرض کیا۔ اب حضور والا! اس ایوان کے اندر officially جناب وزیراعظم صاحب نے اناؤنس کیا تھا۔ اور نیشنل اسمبلی کے اندر بھی کہ ۳۱ دسمبر تک مارشل لاء اٹھا لیا جائے گا۔ اور وزیراعظم صاحب کا وہ بیان officially اس ایوان کے اندر ہوا۔ جس پر انہیں ہدیہ تبریک پیش کیا گیا تعریف کی گئی۔ Vote of thanks and confidence بھی دیا گیا۔ اب جناب صورت بالکل واضح ہے کہ وزیراعظم صاحب نے اپنی ذات تک تو گارنٹی دے دی۔ اگر

۳۱ دسمبر تک مارشل لاء نہیں اٹھایا جاتا تو محترم سینیٹر صاحب کے پاس یہ حق محفوظ ہے کہ اس ایوان کے اندر جو واضح اعلان کیا گیا اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس لیے جناب وزیراعظم صاحب کا محاسبہ بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے remedy ان کے پاس موجود ہے۔

جہاں تک تحریک استحقاق کا تعلق ہے۔ جناب یہ تحریک استحقاق نہیں، ریزولیوشن ہے۔ اس میں ویسے میں نے ان سے گزارش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ صورتحال ایک دفعہ reiterate کر دیجئے ورنہ ان کے آخر میں تو لکھا ہوا ہے کہ اسی لیے وعدے کے مطابق سیاسی جماعتوں کا قانون سینیٹ کے سامنے پیش کر دیا جائے اور مارشل لاء کو فوری طور پر اٹھا لیا جائے۔ استحقاق کی بات نہیں انہوں نے یہ ایک مطالبہ کیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ پریولیج موشن تو بنتی نہیں ہے۔ البتہ ان کا یہ مطالبہ کسی اور

طریقے سے اس ایوان میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے فنی بنیاد پر میں سمجھتا ہوں کہ تحریک استحقاق inadmissible ہے۔ ویسے میں نے گزارش کی تھی کہ مقصد تو اتنا ہی ہے کہ وزیر اعظم کے یہاں اس ایوان کے اندر اعلان کے بعد مارشل لاء اٹھ جائے۔ انہوں نے اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے ذاتی گرنٹی اس ایوان اور قوم کو دے دی، اس سے بڑی اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ مارشل لاء اس ایوان کی کوششوں سے ۳۱ دسمبر تک ضرور اٹھ جائے گا۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Point of Order, Sir, how can a Member be allowed to speak triplicately? The honourable Member has spoken twice.

قاضی حسین احمد: POINT OF EXPLANATION, SIR جناب والا! انہوں نے یہ ایک ریزولیوشن کہا ہے۔ میں نے مطالبہ یہ کیا ہے۔ کہ اس بل کے بجائے وہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ یہاں لایا جائے اس پر بحث کی جائے۔ وہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ لایا جائے تو پھر اس سینٹ کا استحقاق بھی مجروح نہیں ہوگا اور ہمارا بھی نہیں ہوگا۔ اس کو ہم واپس لیں گے لیکن پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کی بجائے اس بل کو زیر غور لایا جائے تو ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: محترم چیئرمین صاحب! میں اصل مسئلے کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ اسے قاضی صاحب نے واضح کر دیا ہے اور محترم وزیر عدل نے اپنا بھی Point of view پیش کر دیا ہے۔ میں صرف دو نکات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ دراصل اس وقت یہ مسئلہ ہمارے سامنے ہے کہ اگر ایوان میں وزیر اعظم یا کوئی وزیر assurance دے دیں اور اس کے بعد اس assurance کو honour نہ کیا جائے تو آیا اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ بہت serious ہے اور اس لیے اور سیریس ہے کہ اکثر وزراء

[Prof. Khurshid Ahmed]

اس بات کے عادی ہوگئے ہیں کہ جب چاہیں جان چھڑانے کے لیے وقتی طور پر دے دیں۔ اور اس کے بعد اسے بھول جائیں۔ دراصل اس کی بہت بڑی دور رس implications ہیں۔ اس لیے میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اصل issue یہ ہے جس کو سامنے رکھیں۔ یہ محض ایک سیاسی مسئلہ نہیں ہے دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ آپ اس پر میری رہنمائی بھی فرمائیں کہ تحریک استحقاق میرے علم کی حد تک اگر کسی right کو کسی حق کو مجروح کرتی ہے۔ تو سوال remedy کا پیدا ہوتا ہے کہ اس کی remedy کیا ہے۔ تحریک استحقاق پر سزا بھی بھی دی جا سکتی ہے۔ تو اس کی طرف سے remedy یہ ہے کہ جو وعدہ کیا جاتا ہے اسے پورا کیا جائے۔ اس وعدے کے مطابق عمل کیا جائے یہی اس کی remedy ہو سکتی ہے۔ اور اگر remedy تحریک استحقاق میں ہو تو وہ resolution بن جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب جاوید جبار صاحب۔

Mr. Javed Jabbar: Sir, I would only submit, and I am sure, Sir, you will use your sagacity and wisdom but in giving your ruling, either at this time or reserving it, may I request that you take a broad and liberal interpretation of Rule 59 which defines the question of privilege. Because the question of privilege raised by my honourable colleague, I think, is broader in vision and concerns every single citizen of this country and as a repository of the rights of the four Provinces of this country. The Senate can claim that its privilege has been breached if certain commitments have not been kept in the sequence in which we understood those commitments to have been made. Thank you.

Mr. Zahurul Haq: Mr. Chairman, first I would like to know whether within the meaning of Rule 60, this privilege motion has been admitted by the Chairman or not?

Mr. Chairman: No, it has not been admitted yet. It is yet to be decided.

Mr. Zahoor-ul-Haq: Then, the permission to so many speakers is the violation of Rule 60.

Mr. Chairman: You are right.

میرا خیال ہے کہ ذرا مجھے کچھ اور بھی تفصیلات بیان کرنی ہوں گی کیونکہ آپ بات میرے ذمے ہی ڈال دی ہے۔ کہ اس کی وضاحت بھی کروں اور رولنگ بھی دوں کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے۔

سب سے پہلے وہ پہلا نکتہ جو میرے خیال سے وزیر الطاف صاحب نے فرما دیا تھا کہ

ع شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن ۔

جتنی بحث چلی تھی، جتنی assurance اس ایوان میں ہوئی تھیں جتنی تقاریر اس ایوان میں ہوئی تھیں وہ سب اس بنیاد پر ہوئی تھیں کہ مارشل لا کسی طریقے سے اٹھایا جائے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے میں قاضی حسین احمد صاحب کی جو پریولیج موشن تھی وہ میں پڑھ کے آپ کو سنا دیتا ہوں۔ جو انہوں نے پہلے move کی تھی۔

یہ تحریک استحقاق قاضی حسین احمد صاحب کی ہے۔

" صدر مملکت کا قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ کے منتخب دستوری اداروں کے وجود میں آنے کے بعد مارشل لاء کے جاری رہنے سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اس لیے یہ ایوان تجویز کرتا ہے کہ مارشل لاء فوری طور پر اٹھایا جائے تاکہ قرارداد مقاصد اور دستور پاکستان کے مطابق اللہ کی حاکمیت، قرآن و سنت کی بالادستی اور پاکستانی عوام کی نیابت کے بنیادی مقاصد پورے ہو سکیں "۔

جیسا میں نے پہلے عرض کیا وہ مطلوب و مقصود مومن صرف یہ کہ کسی طریقہ سے مارشل لاء کو اٹھایا جائے اسی پہ تحریک استحقاق قاضی حسین احمد صاحب نے پیش کی تھی اور بحث وہاں سے چلی تھی۔ جو کچھ انہوں نے واپس لیا جس assurance پہ لیا وہ بھی مارشل لاء کی بابت تھی کہ وہ اٹھایا جائے گا۔ اب اس کے مطابق قاضی صاحب نے بڑی تفصیل سے پرائم منسٹر کی speech سے ان کے ارشادات کا کچھ حوالہ دیا ہے۔ میں نے بھی کچھ اپنے طور پر مطالعہ کیا ہے۔ اس ضمن میں چند گزارشات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس سے آپ فیصلہ کریں کہ کس حد تک یہ جو وزیر اعظم کا وعدہ تھا اگر وہ واقعی وعدہ تھا اور اس sense میں تھا جیسا کہ پروفیسر خورشید صاحب نے کہا کہ وہ ایک assurance ہے assurance اس Sense میں کہ وہ بالکل ہی ایک قطعی assurance

[Mr. Chairman]

ہے، un-conditional, تو پھر تو وہ بالکل صحیح فرماتے ہیں لیکن اگر وہ شرائط کے ساتھ ہے۔ کوالیفائیڈ ہے۔ کچھ اور اس میں کہا گیا ہے۔ تو پھر صورت کچھ اور بنے گی۔

اب میں آپ کو پرائم منسٹر کی speech سے کچھ اقتباسات سناتا ہوں۔

"میری خواہش ہے کہ جس مقصد کے لیے مارشل لاء اٹھانے کا پروگرام ہم نے نیشنل اسمبلی کے سامنے عرض کیا تھا۔ اسی طریقۂ کار کو میں سینٹ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ عرض کروں گا۔ کہ سینٹ کی بھی ایک کمیٹی مقرر کی جائے کیونکہ مقصد یہ ہے کہ جیسے نیشنل اسمبلی کا قوانین کے متعلق اپنی سفارشات دے۔ simultaneously سینٹ کے ممبران بھی اپنی سفارشات تیار کریں۔ اگر ضرورت ہوگی تو اس پر ہم co-ordinate بھی کریں گے تاکہ یہ قانون صحیح طریقے سے نیشنل اسمبلی میں پیش ہو جائے اور جب وہ یہاں آئے تو آپ کو بھی زیادہ وقت نہ ہو۔

یہ قانون نیشنل اسمبلی اور سینٹ کو اکٹھے پاس کرنا ہے۔ جب پاس ہوگا تو اس کے بعد ہی اگلے مرحلے کی طرف ہم نکل سکیں گے"۔

دو نکتے یہاں پر نوٹ کرنے کے ہیں۔ پہلے تو یہ فرماتے ہیں۔ کہ قانون نیشنل اسمبلی میں پاس ہوگا۔ صاف الفاظ میں کہا ہوا ہے۔ اب جب وہاں سے پاس ہوگا۔ تو پھر یہاں سینٹ میں آئے گا۔ اور سینٹ میں پاس ہونے کے بعد تو دوسرے یا اگلے مرحلے کی طرف ہم نکل سکیں گے۔

These are the exact words

اصل الفاظ یہ ہیں۔ تو ان دو نکتوں کو آپ ذہن میں رکھیں۔ آگے میں پھر آپ کو جو انہوں نے آگے فرمایا ہے۔ سناتا ہوں۔ "مجھے امید ہے کہ یہ سینٹ کی کمیٹی جو آپ منتخب کر رہے ہیں اس کو بھی اسی حوصلے کے ساتھ ۲۰/۲۵ جولائی تک اپنی سفارشات پیش کرنی چاہئیں۔ تاکہ ایک صحیح قانون عمل میں لایا جائے میں سمجھتا ہوں کہ جس جذبے اور ارادے کے ساتھ ہمارے ممبران یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں۔ وہ بڑے حوصلے کے ساتھ اس مارشل لاء کو اٹھوانے کے لیے ہمارا ساتھ دیں گے۔ جذبات میں نہیں آئیں گے"۔

دوبارہ جو پوائنٹ نوٹ کرنے کا ہے وہ یہ ہے کہ "مارشل لاء کو اٹھانے کے لیے ہمارا ساتھ دیں گے جذبات میں نہیں آئیں گے"۔ ابھی قاضی صاحب نے پریویلج موشن پیش کی ہے۔ میں نے ان سے یہاں آنے سے پہلے ہی درخواست کی تھی کہ ہمارے جو الیکشن ہوئے ہیں۔ ان کو چار پانچ مہینے گزر چکے ہیں۔ اب کچھ مہینے انتظار کرلیں جولائی میں ارشاد فرمایا ہے میں کہ ہمارے انتخاب ابھی ہوئے ہیں اور کچھ مہینے آپ اور انتظار کرلیں۔ جولائی سے آپ گنیں کہ کچھ مہینے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ یہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں ان ضروریات کی چیزوں کو آپ فائنل کرلیں۔ یہاں پر بھی جو لفظ use ہوا ہے۔ ضروریات use ہوا ہے ضرورت نہیں ہے۔ اس proposal کو accept کریں اور اپنی پریویلج موشن کے اوپر وہ دوبارہ غور کریں، اور آپ اپنے پریویلج موشن کو زیادہ پریس نہ کریں۔ اور سینیٹ کے ممبران کو موقع دیں تاکہ حوصلے کے ساتھ اپنی ریکمنڈیشنز پولیٹیکل پارٹیز کے ریوائیول کے لیے لے آئیں۔ آگے پھر قاضی صاحب نے خود جو ارشاد فرمایا ہے وہ بھی میں پڑھ کر سنا دوں، "جب انہوں نے کہا کہ چند مہینے کا اور انتظار ہے" اس پر قاضی صاحب فرماتے ہیں "چند مہینوں کا حشر ہم دیکھ چکے ہیں، 90 دن کا حشر بھی ہمیں معلوم ہے" اور ابھی جو انہوں نے جو لاسٹ اناؤنسمنٹ کے متعلق فرمایا ہے میرے خیال میں ان چیزوں کو اس طرح نہیں لینا چاہئیے۔ وہ جو کہتے ہیں ایم ڈی جو کہ ڈاکٹری کی سب سے بلند ڈگری ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ mentally deficient تو یہ آپ کی مرضی ہے کہ جس طرح آپ اس کی ترجمانی کریں۔ لیکن اس سے کچھ نہیں بنتا۔ خیر یہ تو ضمناً ایسے ہی ایک بات تھی۔

میں قاضی صاحب کے اقتباسات پیش کر رہا تھا۔ "چند مہینوں کا حشر ہم دیکھ چکے ہیں۔ نوے دن کا حشر بھی ہمیں معلوم ہے۔ دوسرے جو تین ہفتوں کا کہا گیا تھا کہ انتیس رکنی کمیٹی اپنی رپورٹ دے گی، لیکن اس کے بعد آج تک انہوں نے رپورٹ نہیں دی۔ اور بیس جولائی کے بعد بھی وزیراعظم صاحب نے فرمایا کہ چند مہینے انتظار کریں۔

میں عرض کروں گا کہ وہ ۲ جولائی اور اس سیشن میں یقین دہانی کرائیں کہ بل پاس ہو ہو جائے گا، اور اسی سیشن کے دوران اس جولائی کے مہینے میں یہ مارشل لاء ہٹ جائے

[Mr. Chairman]

گا۔ تو میں اپنی تحریک استحقاق واپس لے لوں گا" آگے نمایاں چیزیں آ رہی ہیں۔
" میں کوئی کرائسس پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ میری تحریک استحقاق پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قوم بھی اس طرف متوجہ ہو۔ سینیٹ اور تمام لوگ بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ لیکن اس کے بغیر ان منتخب اداروں کا وجود باطل ہے۔" اس کا کوئی تعلق نہیں تھا پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ سے۔ ان تمام کا تعلق قاضی صاحب کی اپنی orignal تحریک استحقاق سے تھا جو میں نے پہلے آپ کو سنایا۔ اس کا لب لباب اور مطلوب و مقصود صرف مارشل لاء کو ہٹانا تھا۔"

" یہ میں نے عرض کیا تھا فوراً اور جلد از جلد بلا تاخیر مارشل لاء اٹھایا جائے۔ ہم الجھنوں سے بچ سکتے ہیں ورنہ مزید الجھنیں پیدا ہوں گی اور اس کے بعد چند مہینے دوبارہ ممکن نہیں ہوں گے۔" تو یہ کچھ ایسے اور بھی چلتے ہیں۔ اس پر پھر پرائم منسٹر نے پھر دوبارہ کہا ہے کہ جیسے کمیٹی کی ریکمنڈیشنز آئیں گی جیسے قاضی صاحب نے آپ کو سنا دیا ہے۔ کوئی تاخیر نہیں ہو گی۔ یہاں آنے سے پہلے بھی قاضی صاحب سے بات کی تھی:" خدشہ صرف اس بات کا ہے کہ یہ جو کمیٹیاں بنتی ہیں اس کا مقصد معاملات کو ڈھیلا کرنا ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ کس معاملے کو ڈھیلا کیا جائے گا۔ معاملہ ڈھیلا کرنے کا تھا جو یہ ایک حیلہ بہانہ تلاش کر رہے ہیں مارشل لاء کو مزید طول دینے کا۔ اس لیے یہ کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں" قاضی صاحب نے اس وقت بھی یہ ارشاد فرمایا تھا اور تمام بحث کا موضوع بھی یہی تھا کہ جو جو کمیٹیاں بنتی ہیں ان سے معاملات کو ڈھیلا کیا جاتا ہے۔ صاف الفاظ میں میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ میں مارشل لاء کو لمبا کرنے کے لیے کوئی پارٹی نہیں بن سکتا۔ اور نہ ہی یہ ایوان پارٹی بن سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں آپ آٹھ سال اس مارشل لاء کے دور میں رہے ہیں اور الیکشن لڑ کر آئے ہیں اب چند مہینے اس کو issue نہ بنائیں اور پھر ایسا کرنا کہاں کی صحیح بات ہو گی۔" تو یہ تھا جو اصل میں اس وقت پرائم منسٹر نے ارشاد فرمایا تھا۔ یہ سات جولائی کی بحث ہے۔ چودہ اگست کو انہوں نے اعلان کیا کہ مارشل لاء ہٹے گا۔ یعنی اب تک جتنے پاپڑ بیلے گئے ہیں وہ اسی کے لیے تھے کہ مارشل لاء کس طریقہ سے اٹھایا جائے۔ اس پر آپ سب نے اسی ایوان میں پرائم منسٹر کو مبارکباد دی۔ نہ صرف مبارکباد دی بلکہ سٹینڈنگ اویشن دیا۔ دوبارہ اعتماد کا اظہار کیا ابھی تک

پرائم منسٹر نے، جہاں تک مجھے علم ہے اور جہاں تک ریکارڈ کا تعلق ہے۔ اور جو تقاریر میں نے سنی ہیں اس میں کوئی بات ایسی سامنے نہیں آئی کہ پرائم منسٹر نے اس اعلان پر کہ "۳۱ دسمبر کو یہ مارشل لاء اٹھایا جائے گا" سے انحراف کیا ہو۔

اس کے ساتھ دوسری یہ بات متعلق ہے کہ باہر جو کچھ کہا گیا ہے۔ اخبارات کی مرضی ہے پریس کی آزادی پر ہم سب یقین رکھتے ہیں۔ جو کچھ وہ لکھتے ہیں جو کچھ وہ اخذ کرتے ہیں یا کسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں ان کی اپنی مرضی ہے ان کی اپنی صوابدید ہے

لیکن جہاں تک اس ایوان کے اندر کا تعلق ہے میں نے یہ نہیں سنا۔ لا منسٹر صاحب نے، پرائم منسٹر صاحب نے یا کسی اور وزیر نے کہا ہو کہ اگر یہ قانون تم پاس نہیں کرتے تو یہ مارشل لاء نہیں اٹھے گا۔ اگر ایسا ہوا تو اس سے ضرور آپ کو گلہ ہونا چاہیئے۔ اس سے استحقاق کا مجروح ہونا بھی غالباً بن سکتا ہے۔ اس لیے کہ ایک دباؤ کے تحت آپ کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ ایک چیز پر تم انگوٹھا لگاؤ یا ربڑ سٹیمپ بن جاؤ۔ ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے یہ کہا ہے۔ بلکہ ۱۴ اگست کو جو اعلان کیا گیا تھا۔ وہ غیر مشروط تھا اور اب بھی میرے خیال میں وہ غیر مشروط ہے کیونکہ کسی نے اس ایوان کے اندر اور اس کے ساتھ اسمبلی میں بھی اس کو مشروط نہیں کیا۔ باہر ہر طرح کی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن جب تک وہ ریکارڈ پر نہ آئیں۔ جب تک آپ ان کا اظہار نہ کریں تو کام نہیں بنتا۔

دوسرا نکتہ استحقاق بننے کے لیے جو بیان کیا گیا ہے میں نے پرائم منسٹر صاحب کے بیان کے یہ تمام صفحات پڑھے ہیں۔ ان میں چند مہینوں کا ذکر ہے ان میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ کہ فلاں تاریخ کو میں نے پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ لے آنا ہے یا میں نے کچھ اور کرنا ہے۔ یہ بھی لکھا نہیں ہوا کہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ سے پہلے کوئی اور قانون اس ایوان میں نہیں آئے گا۔ تو یہ سب چیزیں دیکھتے ہوئے جو کچھ وزیر الفاف نے ارشاد فرمایا مجھے اس سے اتفاق ہے۔ کہ اگر ۳۱ دسمبر تک مارشل لاء نہیں اٹھتا کوئی بھی وجہ ہو تو میرے خیال میں اس ایوان کو ضرور حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے استحقاق کے مجروح ہونے کی شکایت کرے۔ اپنی تحریک لے آئے لیکن موجودہ صورت بالکل anticipatory ہے اور میرے خیال میں جو رولز اینڈ ریگولیشنز ہیں

[Mr. Chairman]

اور میں مشکور ہوں جناب بیرسٹر ظہور کا کہ انہوں نے مجھے توجہ دلائی - ان کے تحت یہ ایڈمٹ نہیں ہو سکتی

This cannot be taken as privilege motion.

پریویلیج موشنز کی شرائط میں نے کل بھی آپ کو سنائی تھیں اور اگر میں ان کو پڑھوں تو یہ وقت کا ضیاع ہو گا - تو یہ پریویلیج موشن نہیں بنتی - مجھے افسوس ہے -

Mr. Ahmed Mian Soomro: I dont doubt your ruling, but I would just request you and I hope your ruling does not mean that any assurance given by a Minister in this House does not amount to breach of priviledge. I just want to remove any doubt.

Mr. Chairman: Then, why do I reach to a conclusion? I put words in my mouth which I have not said. If I mean to say that I would have stated that. Thank you.—I have never said so. I said actually that assurances given unequivocally, definite, precise if they are breached then, of course, you have a complaint. But if there is a vague assurance and I can't say it vague without due defference to the Prime Minister "chand mahinay"(چند مہینے). 'Chand Mahinay' is what? 'Chand Mahinay' I interprete as 3 months, 4 months and somebody may interprete it even 6 or 7 months. 'Chand' is 'Chand'.

ایک دو مہینوں کی بات نہیں ہے چند مہینوں کی بات ہے -

So, it all depends on the interpretation.

جناب قاضی حسین احمد : جناب والا ! میں چیئر کا بہت احترام کرتا ہوں - چونکہ آپ نے رولنگ دے دی ہے اس لئے میں مزید کچھ نہیں کہوں گا -

جناب چیئرمین : یہ معاملہ اب ختم ہو چکا ہے - شکریہ ، اگلی - مولانا کوثر نیازی صاحب کے نام پر ہے - بلکہ دو ہیں - پروفیسر خورشید کی بھی اسی مضمون کی ہے -

---

PRIVILEGE MOTION; FAILURE OF THE GOVERNMENT RE-CONSTITUTING THE COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! رولز آف پروسیجر اینڈ کنڈکٹ آف بزنس ان دی سینیٹ ۱۹۷۳ء کے رول نمبر ۸۵ (۱) کے ذریعے ہاؤس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر کوئی ممبر کسی بھی بل پر یہ اعتراض وارد کرے کہ یہ خلاف اسلام ہے تو اسے کونسل

آف اسلامک آئیڈیالوجی کے پاس بھیج دیا جائے تا کہ وہ یہ ایڈوائس دے سکے کہ بل اسلام کے خلاف ہے یا نہیں۔

مگر بدقسمتی سے یہ کونسل جو ہمارے آئین کا اہم حصہ ہے پچھلے کئی ماہ سے قائم نہیں ہے اور اس طرح سینٹ کا یہ رول غیر مؤثر اور معطل ہو گیا ہے۔ اور ممبران سینٹ کسی بل پر یہاں تک کہ آٹھویں ترمیمی بل پر بھی یہ اعتراض کر کے اسے کونسل کے پاس نہیں بھجوا سکتے تاکہ وہ اسکے مخالف اسلام کے نقطہ نظر سے رائے دے سکے۔

اس صورت حال کی وجہ سے ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ اس پر ایوان میں بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید صاحب بھی اپنی تحریک پڑھ لیں۔

Professor Khurshid Ahmad: Sir, I beg to move that the privilege of the House has been violated by the fact that the Government has failed to appoint the Islamic Ideology Council which is a Constitutional body and to which this House is entitled to refer Bills which are deemed to be repugnant to the injunctions of Islam. In the absence of the Islamic Ideology Council this House is hampered from fulfilling some of its Constitutional obligations. This issue be discussed in the House.

جناب چیئرمین: جناب مولانا کوثر نیازی صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! constitution کی دفعہ ۲۲۸ کے تحت یہ لکھا ہے کہ

There shall be, constituted within a period of ninety days from the commencing day, a Council of Islamic Ideology, in this part referred to as the Islamic Council.

اس کی Constitution کے بارے میں آئین میں صراحت ہے کہ ۹۰ دن کے اندر بنائی جائے گی ہر چند کہ اس کے reconstitute ہونے کے بارے میں کوئی مدت مقرر نہیں ہے لیکن یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اس آئین کی دفعہ کی سپرٹ کی رو سے وہ مدت بھی ۹۰ دن سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن بدقسمتی سے پچھلے کئی ماہ سے یہ کونسل جو ہمارے آئین کا اہم حصہ ہے موجود نہیں ہے اور اس اسلامی حکومت نے اس کونسل کو معطل کر رکھا

[Maulana Kausar Niazi]

ہے ۔ ادھر جناب والا! ہمارے ان رولز میں یہ صراحت موجود ہے کہ جب کوئی ممبر یہ اعتراض کرے کہ یہ مسئلہ اسلام کے خلاف ہے تو وہ سینٹ کے ۲/۵ ٹوٹل ممبرشپ کی تائید سے ہاؤس اس کونسل کے پاس بھجوا سکتا ہے تاکہ وہ اس پر یہ رائے دے کہ یہ اسلام کے مطابق ہے یا نہیں ۔ اب وہ کونسل جب exist ہی نہیں کرتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان رولز کے مطابق کام نہیں کر سکتے اور جب یہ رولز مؤثر ہی نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہاؤس مؤثر طور پر function نہیں کر سکتا ۔ اس طرح جناب والا! کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کی عدم موجودگی میں اور اس کو جان بوجھ کر معرض تاخیر میں حکومت نے ڈال کر گویا اس ایوان کو معطل کر دیا ہے ، اپاہج کر دیا ہے اور یہ اپنی کارروائی کو آگے نہیں بڑھا سکتا ان وجوہ کی بناء پر واضح طور پر اس سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور اس کا یقیناً ہمیں نوٹس لینا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ! چونکہ میری اس تحریک اور محترم کوثر نیازی صاحب کی تحریک کا مقصود ایک ہی ہے اس لئے میں اس بات کو repeat نہیں کروں گا جو انہوں نے کہہ دی ہے مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے میرا بیان بھی اسی پر مبنی ہے لیکن میں آپ کی توجہ دستور کی دفعہ ۲۲۸ کے ساتھ ساتھ دستور کی دفعہ ۲۲۹ پر مبذول کرنا چاہتا ہوں میں ان کی اس رائے سے اتفاق نہیں کرتا کہ ۹۰ دن کے اندر اندر ہر حال میں اس آئیڈیالوجی کونسل کو قائم ہونا چاہیئے دفعہ ۲۲۸ کی تعبیر یہ ہے کہ یہ صرف دستور کے قبول کئے جانے اور کنونس کئے جانے سے ہے اس کے بعد دستور کا منشاء یہ ہے کہ continuity حاصل ہو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو اور کوئی وقت ایسا نہ ہو کہ جب کہ یہ کونسل وجود میں نہ ہو جس طریقے سے عدالت کے ایک مرتبہ قائم ہونے کے بعد اس کے لئے کانٹینیوٹی درکار ہے اور اگر عدالتیں ملک میں قائم نہ ہوں تو پھر دستور کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ ایک کانسٹیٹیوشنل آرگن ہے بالکل اسی طریقے سے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل بھی ایک کانسٹیٹیوشنل آرگن ہے اور میں اس کے لئے دلیل دفعہ ۲۲۹ کی لانا چاہتا ہوں جہاں یہ بات دستور میں مذکور ہے

کہ جب دفعہ ۲۲۹ کے تحت اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو صدر یا کوئی ایک ہاؤس یعنی نیشنل اسمبلی یا سینٹ یا پروونشل اسمبلی، پریزیڈنٹ گورنر، کوئی مسئلہ دیکھتے ہیں، میں پڑھتا ہوں

The Council shall, within fifteen days thereof, inform the House, the Assembly the President or the Governor, as the case may be, of the period within which the Council expects to be able to furnish that advice.

جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہمیں ۹۰ دن کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس ادارے کو ہمیشہ قائم رہنا چاہیئے اور اس پوزیشن میں ہونا چاہیئے کہ جب ایگزیکٹو یا legislative body کوئی مسئلہ بھیجے تو پندرہ دن کے اندر اندر اسکے بارے میں یہ بتا سکے کہ اس کی کیا رائے ہے اور کب یہ رائے دینی ہے۔

اب صورتحال یہ ہے کہ مئی ۱۹۸۴ء سے چند ماہ نہیں بلکہ ایک سال سے زیادہ کا وقت گذر چکا ہے اگر آپ اس زمانے کو چھوڑ دیں جبکہ دستور بحال نہیں ہوا تھا۔ تب بھی اگر آپ مارچ سے لیں تو سات مہینے گذر چکے ہیں لیکن اسکے باوجود ہم نے اس ادارے کو قائم نہیں کیا۔ میری نگاہ میں یہ دستور کے الفاظ اور روح کی خلاف ورزی ہے اور اس بنا پر اس ایوان کے لئے اپنی بہت سی ذمہ داریاں ادا کرنے میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ جو پریویلج کا بریچ کانسٹی ٹیوٹ کرتا ہے۔ اس بناء پر ہمیں گورنمنٹ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہیئے کہ وہ اس ادارے کو جلد از جلد بحال کرے اور اگر نہیں کرتی ہے تو ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف کیا ایکشن لے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ جناب اقبال احمد خان صاحب۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! جیسا کہ ابھی ارشاد فرمایا گیا کہ اس ہاؤس کا استحقاق اس لئے مجروح ہو رہا ہے کہ کونسل وجود میں نہیں ہے اور جو رولز آف بزنس ہیں اس کے رول ۸۵ کے تحت اگر کوئی ریفرنس کیا جائے تو کونسل چونکہ وجود میں نہیں ہوگی اس لئے وہ استحقاق مجروح ہو جائے گا۔

میں سب سے پہلے آپ کی خدمت میں یہی عرض کروں گا کہ رول ۸۵ کی رو سے کسی طور پر بھی کونسل کے وجود اور عدم وجود کا یہاں کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اگر یہ معزز

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

ایوان چاہے تو کونسل کو وہ کوئی mattar جو رول ۸۵ میں دیا ہے ریفر کر سکتا ہے اور اس کے بعد اگر پھر اس کی خلاف ورزی ہو یا وہاں کوئی delay ہو تو اس کے متعلق یہاں کوئی شکایت کی جا سکتی ہے لیکن پھر میں یہ عرض کروں کہ اس معزز ایوان کے کام کو چلانے کے راستے میں یہ کسی طور پر بھی حائل نہیں ہے کیونکہ رول ۸۵ کی سب کلاز-۲ جو ہے وہ اس طرح read کرتی ہے۔

(2) Notwithstanding a reference under sub-rule (1), the Senate may at any time proceed with the Bill, if it considers that in the public interest the passage of the Bill should not be postponed till the advice is furnished.

پھر جناب اس کے آگے اور سب کلاز ۳ ہے۔

(3) The advice of the Council of Islamic Ideology on a question referred to under sub-rule(1) shall, on receipt, be immediately laid on the Table and if the Senate is not in session at that time, it shall be laid on the Table on the first day of its next session.

And Sub-clause (4) Sir,

(4) If the advice of the Council of Islamic Ideology is furnished after the Bill referred to in sub-rule (2) has been enacted and is to the effect that the law is repugnant to the Injunctions of Islam, the Minister concerned shall, within seven days of the laying of the advice on the Table, move that the law be reconsidered and further action thereon shall be taken in accordance with the provisions of this chapter as if the law were a Bill referred to the Standing Committee under Rule 82.

اب جناب یہ رول ۸۵ واضح ہے کہ اگر کسی مرحلے پہ کوئی قانون یا کوئی بل یہ ایوان کونسل کو بھیجنا چاہے تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اسکو ریفر کرنے کے باوجود یہ ایوان اس کو ڈسکس کر کے، اس کو enact بھی کر سکتا ہے اور enactment کے بعد اگر کونسل کی رپورٹ آتی ہے تو پھر اس کی روشنی میں اسکو ڈسکس کر کے۔ متعلقہ قانون کو درست بھی کیا جا سکتا ہے اس لئے یہ کہنا کہ جناب اس وقت کونسل نہیں ہے اور اس ایوان کا کام رکا ہوا ہے، شاید یہ بات درست نہ ہو۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ اس لحاظ سے کونسل کا وجود میں نہ ہونا، جس کی وجہ سے معزز ایوان کا کام رکا ہوا ہے اور یہ استحقاق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بات شاید درست نہیں ہے۔

جناب والا! جہاں تک کونسل کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ درست فرماتے ہیں کہ کافی عرصے سے کونسل dissolve ہو چکی ہوئی ہے۔ یہ درست ہے کہ پہلی دفعہ کونسل کانسٹیٹیوٹ کرنے کے لئے ایک ٹائم limit مقرر ہے لیکن ڈیزولیوشن کے بعد ٹائم لمٹ مقرر نہیں ہے میں معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ کونسل کی کانسٹیٹیوشن کا مسئلہ اس وقت حکومت کے زیر غور ہے اور اس کا بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا جس وقت کی انہوں نے نشاندہی فرمائی ہے اور وہ دور ہو جائے گی ان گذارشات کے بعد میں عرض کروں گا کہ میری رائے کے مطابق اور ۵۸ رول کی روشنی میں یہ استحقاق نہیں بنتا ہے۔ میں اس یقین دھانی کے ساتھ گذارش کروں گا ہم اس کونسل کے قیام کا بہت جلد اعلان کر رہے ہیں اور یہ توقع کروں گا کہ معزز اراکین اپنی اس موشن کو پریس نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین : جناب مولانا صاحب۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میں صرف اتنی گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز وزیر فرماتے ہیں کہ کونسل کو ریلیز کیا جا سکتا ہے اور اگر اب ہم اس کو ریلیز کرنا چاہیں تو کونسل جب موجود ہی نہیں ہے تو اس کو کہاں ریلیز کریں، کس کے دفتر کو ریلیز کریں۔ سنگ و خشت کا نام تو دفتر نہیں ہے۔ کونسل تو ایک جیتے جاگتے افراد کا مجموعہ ہوتی ہے۔ جب افراد موجود نہیں ہیں۔ کرسیاں خالی پڑی ہیں تو ہم وہاں جا کر کس کو یہ حوالے کریں کیا اسے کلرکوں کے حوالے کریں، یہ کس کو دیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر ریفرنس ہم کر نہیں سکتے تو پھر ظاہر ہے کہ رولز جو ہیں یہ معطل ہیں۔ یہی بات ہم نے کہی تھی کہ ان وجوہات کی بنا پر ایوان مؤثر طور پر کام نہیں کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب آپ کچھ مزید ارشاد فرمائیں گے؟

پروفیسر خورشید احمد : میں جناب والا! آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میں نے جو بنیادی نکتہ اٹھایا تھا، وہ یہ تھا کہ دستور کا جو مدعا ہمارے سامنے آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح عدالتوں کا، ان میں چاہے کوئی کیس جائے یا نہ جائے وغیرہ ضروری ہے، ایک ملک کی دستوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے، اسی طرح

[Prof. Khurshid Ahmed]

اسلامک آئیڈیالوجی کونسل ایک ایسا دستوری آرگن ہے۔ جس کی continuity خود ایک ضروری چیز ہے۔ اس کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا ہے کہ رول ۱۸۵(۴) کے اندر اس بات کی گنجائش ہے کہ اگر ایوان قانون بنانے کے لئے بحث جاری رکھے تو رکھ سکتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس کا سہارا لیکر آئیڈیالوجی کونسل ایک کانسٹیٹیوشن آرگن وجود میں نہ لائے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آئیڈیالوجی کونسل کو کسی معاملے میں تحقیق کی بناء پر جستجو کیلئے، دوسرے اداروں سے مشورہ کرنے کے لئے زیادہ وقت کی ضرورت ہو تو اس سے ایوان کا کام متاثر نہ ہو۔ یہ دراصل بڑا غلط استدلال ہے کہ ایک گنجائش جو کہ ایک خاص ضرورت کے لئے رکھی گئی ہے اپنی عدم توجہی یا مصروفیت یا سہل انگاری، یا جو بھی وجہ ہو، اس کی بناء پر آپ نے ایک breach of Constitution کیا جس کے نتیجے کے طور پر ایک breach of Privilege بھی واقع ہوا ہے تو یہ جواز ان کا سہارا نہیں بن سکتا۔

جناب والا! اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بلاشبہ ان کی یہ بات درست ہے کہ اس ایوان نے کونسل کے پاس کوئی مسئلہ نہیں بھیجا ہے لیکن جو دستوری ادارے ہوتے ہیں ان کا انحصار اس بات پر نہیں ہوتا کہ آپ وہاں کوئی معاملہ بھیجتے ہیں یا نہیں بھیجتے ہیں۔ میں جناب یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم بھیجنا چاہیں۔ تو نہیں بھیج سکتے اور یہ مسئلہ صرف اس بل کے ساتھ ہی وابستہ نہیں ہے بلکہ ہمارے پاس پہلے جو متعدد بل آئے مضاربہ کا بل اور بنکنگ کونسل کا بل ہے جن کے بارے میں ہمیں یہ مشکل پیش آئی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ بنکنگ کا بل پھر ہم نے ایک کمیٹی کے سپرد کیا تھا ہم نے اس کو کونسل کے پاس نہیں بھیجا تھا کیونکہ کونسل موجود نہیں۔ اسلئے میں جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس معاملے میں حکومت کو اپنی روش پر نظر ثانی کرنی چاہیئے اور جو دستوری ادارے ہیں ان کو بحال کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: مجھے پروفیسر خورشید اور مولانا کوثر نیازی صاحب سے پورا اتفاق ہے کہ ایک Constitutional ادارے کو، جیسے کہ پروفیسر خورشید صاحب نے فرمایا کہ جیسے کورٹس کا استمرار ہوتا ہے continuity ہوتی ہے

برقرار رکھا جاتا ہے خصوصاً آرٹیکل ۲۲۸ اور ۲۲۹ ، یہ سب revive ہو چکے ہیں
مجھے یہ بھی یاد ہے بنکنگ کونسل کے بارے میں جو امنڈمنٹ لائے تھے : اس کے سلسلے میں بھی
یہی پوائنٹ اٹھایا تھا کہ اس ادارے کو جلد از جلد مکمل کیا جائے ۔ یہ دونوں باتیں صحیح
ہیں ۔ میرے خیال میں اس کے بارے میں جو تساہل ہوا ہے وہ جس بنا پر بھی ہوا ہے
وہ ہوا ضرور ہے ۔ حکومت کو چاہیئے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس کو اب مکمل کرے اب سوال
یہ ہے کہ اس سے واقعی استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں اس پر میں وہی عرض کروں گا جس
کے بارے میں کچھ وزیر انصاف نے اشارہ کیا ۔

دوسری بات یہ ہے کہ

The Council of Islamic Ideology as an institution still exists. It has an office; and it has one Member already appointed. Breach of Privilege would occur only if a matter is referred to this particular office and we get a reply within fifteen days to which a reference has been made by the Minister for Justice that unfortunately, we are not in a postion to indicate the time by which we would be able to give our opinion on this subject because the Council is not properly constituted. That, I think, would amount to and that would be the occasion when certainly there would be, breach of privilege. But as of law, we have not referred anything under Rule 85, whatever the sub-section is, to this Council therefore, we cannot say it . It has been only anticipated that this would come in our way. It has not come in our way. So far, the breach of privilege would only arise if, in fact, it does come in our way *i.e.* the non-existence; it is not the non-existence but the non-completion of the membership of this particular institution. It is exactly like a High Court. There may be a case, where supposing a reference is made to the Council of Islamic Ideology, which the previous Council might-have considered and they would give decision that this is the Councils' view already expressed on so and so occasion. There may be altogether a new thing which would require, then, a fresh consideration by the Council as such. Then, actually the one Member can say that since we are not fully constituted, I am not in a position to give decision on this that amounts then, to a breach of Privilege. Like a High Court, if the provision is that a particular case would be decided by a Bench and the Bench is not constituted, then, it again breaks the continunity although the High Court is existing.

So, my request would be that at this stage if we do not press and we take the assurance if the honourable Law Minister would indicate by what time, because this is always become a controvercial point, say a month,

[Mr. Chairman]

two months or within the next 10 days time, how soon you expect that this would be constituted. Because there should be some finality...... (interruption).

جناب اقبال احمد خان : جناب والا اگر آپ ریکارڈ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ اس موشن کا نوٹس وزارت مذہبی امور کو نہیں ملا ، متعلقہ وزارت وہی ہے اس لئے میں حتمی طور پر ابھی کچھ عرض نہیں کر سکتا ۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس معزز ایوان کی توقعات سے بہت جلد پیشتر کونسل کو مکمل کر لیا جائے گا ۔ اگر یہ "ٹائم" چاہتے ہیں تو پھر مجھے اس کی مہلت دی جائے کیونکہ متعلقہ وزارت مذہبی امور کو اس موشن کا کوئی نوٹس نہیں ملا ۔

جناب چیئرمین : میں for our future guidance ایک چیز عرض کر دوں کہ لبا اوقات یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کونسا سبجیکٹ کون ڈیل کرتا ہے اور یہ حکومت کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے ، یا لیڈر آف دی ہاؤس کی ، یا جو کوئی بھی نمائندگی کر رہا ہو کہ وہ آپس میں co-ordinate کریں ۔ اگر کوئی سوال ایک وزارت سے پوچھنا ہوتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے ، اگر یہ اس سے متعلق نہیں ہوتا تو پھر دوسری وزارت جواب دیتی ہے اس طرح تمام معاملہ اجتماعی ذمہ داری کا ہے ۔ اسلئے اگر وزارت مذہبی امور یا اقلیتی امور ، جس سے بھی یہ دریافت کرنا تھا ، اس کے متعلق معلوم کرنا ، حکومت کا اپنا کام ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے صلاح مشورہ کر کے جواب دیں کہ صاحب یہ ہمارا جواب ہے حکومت کی طرف سے ، وزیر انصاف ، جواب نہیں دے رہا ہوتا اور نہ ہی وزیر مذہبی امور جواب دیتا ہے ، یہ جواب حکومت ہی دے رہی ہوتی ہے ۔ اس لئے میرے خیال میں آپس میں صلاح مشورہ کر کے

let them indicate the time by which this Council can be constituted.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ، مجھے اس بات سے تو اتفاق ہے کہ ہم وزیر عدل کو موقع دیں کہ وہ ایک دن ، دو دن میں مشورہ کر کے ۔ ایگزیکٹ تاریخ بتا دیں --- (مداخلت)

Mr. Chairman: Exactly.

پروفیسر خورشید احمد: کہ وہ کتنی مدت میں اس کو کنسٹیٹیوٹ کر لیں گے۔ لیکن میں پورے ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں ہمیشہ آپ کی رائے کا بڑا احترام کیا کرتا ہوں اور آپ کی معلومات کا بھی لیکن خود وزیر عدل نے بھی یہ بات کہی تھی کہ یہ ادارہ اب dissolve ہو چکا ہے اور اب exist نہیں کرتا۔ یہ صحیح ہے کہ ایک فرد وہاں موجود ہے اور وہ اس لئے ہے کہ وہ کل وقتی طور پر وہاں کام کرتا ہے لیکن کونسل کے اگر باقی سارے ارکان بھی ہو جائیں لیکن اس کا چیئرمین نہ ہو اور اس کے دستور میں یہ پروویژن نہ ہو کہ چیئرمین کی غیر حاضری میں وہ اپنا چیئرمین بنا سکتے ہیں تو وہ constitute نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ operational نہیں ہے اسوقت بھی ایک فرد وہاں ضرور بیٹھا ہوا ہے لیکن وہ اپریشنل نہیں ہے تو اس بناء پر یہ ہمیں نہیں کہنا چاہئے کہ وہ ادارہ exist کرتا ہے ہمیں تسلیم کرنا چاہئے کہ ادارہ exist نہیں کرتا اور حکومت جلد از جلد اس کو بنالے آپ اس کو بنا دیں ہم اس کو تسلیم کر لیں گے:

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ کچھ definition کی بات ہے کہ ادارہ exist کرتا ہے۔ ادارہ fully constituted ہے۔ کورٹ موجود ہے کورٹ کا مجسٹریٹ غائب ہے۔ کچھ اس طرح کی بات ہو جاتی ہے۔ ریڈر تاریخ بدل سکتا ہے۔ اگر مجسٹریٹ نہیں ہے۔ میرے خیال میں جو آپ کا مطلب ہے اس سے مجھے پورا اتفاق ہے

That, by now this body should have been properly constituted and we would request the honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs to kindly consult his collegues in this regard.

پس اس بناء پر میرے خیال میں اس پر subject to this آپ شاید اس پر زور نہ دیں تو بہتر ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: پریس نہیں کرتا۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا، اگر اجازت ہو تو ایک وضاحت کر دوں پروفیسر صاحب کے لئے کہ یہ جو میں نے گذارش کی تھی کہ dissolve ہو چکی ہے

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

میں نے جیسا کہ بعد میں یہ عرض کیا کہ مجھے متعلقہ وزارت سے مشورہ کرنا ہے میں نے معزز سینیٹر کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا کہ وہ dissolve ہو چکی ہے۔ یہ میں نے اس لئے کہا تھا کہ ۱۹۸۴ء میں یہ dissolve ہو گئی تھی چونکہ مجھے ان کے بیان پر مکمل اعتماد ہے۔ میں نے اس لئے کہا تھا۔ باقی جس طرح آپ نے وضاحت فرمائی ہے یہ درست ہے اور باقی جو صحیح آئینی پوزیشن ہے۔ میں وہ بہت جلد پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو ابھی سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی چیز ریفر ہو گئی اسلامی نظریاتی کونسل کو اور ان کا یہ جواب آیا کہ چونکہ یہ پورا ادارہ موجود نہیں ہے اگرچہ مجھے اس وقت یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ یہ ضرور استحقاق مجروح ہونے کا جواز ہو گا اب تحاریک التواء، تحریک التواء نمبر ۸، مولانا کوثر نیازی صاحب۔

ADJ MOTION *RE:* PURCHASE OF BOEING 737 PLANES BY THE GOVERNMENT

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر مندرجہ ذیل مسئلے پر بحث کی جائے۔

پاکستان انٹرنیشنل ائر لائنز نے جون ۱۹۸۵ء میں ساڑھے اٹھارہ کروڑ ڈالر یعنی ۵۷ کروڑ روپے فی طیارہ کے عوض جو ۶ بوئنگ طیارے خریدے ہیں ماہرین اور مسافروں نے انہیں پاکستان کے لئے قطعی طور پر غیر موزوں قرار دیا ہے۔ بوئنگ ۷۳۷ طیاروں میں پڑنے والے "اے" گریڈ نقائص نے پچھلے تمام طیاروں کو مات کر دیا ہے جس کی وجہ سے ان طیاروں کا مختلف ہوائی اڈوں پر کھڑے رہنا ایک معمول بن گیا ہے۔ اگست کے پہلے ہفتے میں ایک بوئنگ طیارے کا لاہور کے ہوائی اڈے سے چلتے وقت وائپر ٹوٹ گیا جس سے جہاز پرواز کے قابل نہ رہا۔ لاہور ہی میں ایک اور بوئنگ کی بریک میں بھرا ہوا مواد رسنے لگا جس کی وجہ سے وہ جہاز ۲۴ گھنٹے پرواز نہیں کر سکا۔ خریدے جانے والے طیاروں کے انجنوں کا یہ عالم ہے کہ اس میں معمولی سی چیز جسے اصطلاحاً الف او ڈی کہا جاتا ہے پڑ جائے تو ان کی پرواز ناممکن ہو جاتی ہے۔ یہی نہیں ان طیاروں کے انجن

ہیں دھات پگھلنے کی مقدار دیگر جہازوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ جو پرواز کے دوران انہیں مختلف النوع خطرات سے دوچار کر سکتی ہے ان بوئنگ طیاروں کی خامیوں میں سے ایک اور خامی یہ ہے کہ ان کا انجن رن وے سے صرف اٹھارہ انچ اونچا ہوتا ہے جبکہ پاکستان کے ناہموار رن وے پر معمولی سا جھٹکا بھی جہاز کے انجن کو رن وے سے ٹکرا سکتا ہے۔ پی آئی اے کے ان ۵ بوئنگ ۷۳۷ تھری ہنڈرڈ تھرٹی سیون طیاروں میں سے ایک سے زائد جہازوں کے انجن اس مختصر مدت میں بھی تبدیل کئے جا چکے ہیں۔ ان طیاروں میں سامان رکھنے کی جگہ بھی بہت کم ہے جس سے خلیج اور پاکستان کے درمیان سفر کرنے والے پاکستانی مسافروں کو بے حد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے بسا اوقات سامان اور مسافر ایک دوسرے سے بچھڑ جاتے ہیں۔ مزید برآں ان طیاروں کی خرید قومی خزانے پر بھی بوجھ ہے کیونکہ اس سے پی آئی اے کے پاس کل طیاروں کی تعداد ۴۱ ہو گئی ہے جبکہ پی آئی اے کے پاس اتنے زیادہ طیاروں کے لئے روٹ بھی موجود نہیں ہیں۔ چنانچہ پی آئی اے اپنے تین طیارے امارات ائر لائنز کو کرائے پر دینے کے لئے مذاکرات کر رہی ہے۔

یہ صورت حال سینٹ کے لئے توجہ طلب ہے اور فوری بحث کی متقاضی ہے۔

جناب والا! میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ جو جہاز ہمارے پی آئی اے نے خریدے ہیں ان کے بارے میں یہ نقائص یہیں سامنے نہیں آئے بلکہ ابھی جو حادثہ برٹش ایئر ویز کو مانچسٹر کے ہوائی اڈے پر پیش آیا اور جس سے کئی قیمتی جانیں ہلاک ہو گئیں وہاں بھی جو طیارہ زیر استعمال تھا وہ یہی ۷۳۷ بوئنگ تھا اور اس کے بارے میں گارڈین نے ۲۴ اگست کو جو رپورٹ شائع کی ہے، جناب والا، اس میں اس نے یہ کہا کہ

The British Airways yesterday began checking of all the engines in Boeing 737 after flight. It was learnt that the explosion at Manchester Airport on Thursday was the 8th such incident in four years.

گویا ۷۳۷ طیاروں کے ساتھ یہ سب معمول بن گیا ہے اور پچھلے ۴ سالوں میں خود برطانیہ میں برٹش ایئر ویز کے ساتھ ۸ اس طرح کے حادثے پیش آ چکے ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ برطانیہ میں یہ صورتحال ہے جناب والا! بلکہ امریکہ میں بھی یہی کہا گیا ہے۔

[Maulana Kausar Niazi]

The American Survey was ordered after it was discovered that 15 engines had been involved in series of fires including the crash of 737 jet in the United Arab Emirates in December, 1983.

یہ طیارے جن کا صحت مند ہونا اور جن کا قابل اعتماد ہونا پوری دنیا میں مشکوک ہو گیا ہے ان کا ہمارے ملک میں خریدا جانا جبکہ وہ ہماری ضروریات کو بھی پورا نہیں کرتے یقیناً ایک ایسا فعل ہے جس سے پاکستانی مسافروں کی جان کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور اس پر جو غیر ضروری خرچ ہوا ہے اس سے بھی خزانہ زیر بار ہوا ہے اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر ایوان میں بحث ہونی چاہیئے ۔

Dr. Mahbub-ul-Haq: Thank you, Mr. Chairman, Sir, I would beg to oppose the motion and its admissibility on several grounds. First, by this is not a matter of recent occurrence. According to Rule 71, (c). the adjournment motion should be restricted to a matter of recent occurrence. Sir, the decision to buy these 737 planes was taken by the PIA Board on 7th August, 1983 and they finally inducted in May, 1985 and in those two years there was a very creful preparation. It was discussed several times in the PIA Board by the management. There were ten aircrafts which were shortlisted. Subsequently, the competition was narrowed to two aircrafts, which were 737— 300 and MD-82, and after a very detailed expert evaluation of the comparative performance of these two, the decision was taken to buy six 737—300 aircrafts. Sir, you will recall that in your previous capacity as Finance Minister, you also reviewed this case thoroughly, made your observations and comments and certain amendments were carried out. The decison was also referred to the President on a representation made at that time and the President held up your judgement that we should go ahead with the purchase of these planes. Later on, on a further representation the case was referred to the Wafaqi Mohtasib who also authenticated the decision taken by the PIA Board of Directors and approved by the Government of Pakistan. Sir, this is the long history of two years. It is not a matter of recent occurrence.

Secondly, Sir, it is based on certain hypothetical fears and it is covered by Rule 71 (J) that the adjournment motion shall not deal with a hypothetical case. Various fears have been expressed by the honourable Senator, and less they create any situation of anxiety, fear or panic in the country, I want to reassure the nation through you, Sir, and through this House that these aircrafts have been performing satisfactorily. Thier performance is 6.5 hours a day which is considered by the industry standards as excellent. Sir, while we bought only 6 of these Aircrafts, 1300 Boeings 737—300 and 737—200 have been bought till July, 1985, 1300 in the whole world, Sir, and 1100 have been delivered and they are functioning.

Sir, as to the matter of accidents, I will recommend to the honourable Senator that he should look at the incidence of these accidents among other planes. Luckily, and I hope we can maintain this record, Sir, PIA. has had an excellent record of air safety and we are determined to maintain it and we hope that God will be kind to us and we will have the prayers of the honourable Senator in this. There are some teathing troubles, Sir, in any aircraft which is inducted. Anybody familiar with the aircraft industry will tell you that but those teathing troubles do not mean that we have taken any chances on either the safety of these aircrafts or the safety of the nation. They have been choosen after a very careful deliberations, after examination at various levels, not only at the PIA, in the Ministry of Finance and Planning Commission, in the CDWP, in the ECNEC but at the highest level by the President and then a review by Wafaqi Mohtsib. also.

And, as such, Sir, I would suggest that the Government have tried to make the best possible decision. The planes are working satisfactorily. There are no known hazards which are associated with these planes. There are many more and hundreds of these working elsewhere. And I would like to suggest, Sir, that for these reasons this adjournment motion is not admissible and creates fears on conjectural basis which are very unfortunate and should not be created, through this House, because we have to ensure that the anxieties and fears in the nation are not created on grounds which can jeopardize viability of our only national airlines which has been conducting its affairs with the utmost care and deliberation. Thank you Sir.

جناب چیئرمین : جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے میں اپنی ایڈجرنمنٹ موشن میں بہت سے ایسے پہلوؤں کا ذکر کر چکا ہوں جنہیں انہوں نے ٹچ نہیں کیا انہوں نے انہیں ہائی پوتھیٹکل کنسڈریشن کہہ کر یکسر رول آؤٹ کر دیا جناب والا ! یہ باتیں ہیں جو ماہرین نے پوائنٹ آؤٹ کی ہیں ۔ اور ہمارے پریس میں چھپی ہیں ۔ اور خود ہم تک انہوں نے پہنچائی ہیں اور ان کا کوئی شافی کافی جواب آج تک پی آئی اے کی طرف سے ہمارے پریس میں شائع نہیں ہوا ، جہاں تک حادثوں کا تعلق ہے میں نے "گارڈین" کے حوالے سے یہ عرض کیا ہے کہ جتنے حادثے ان جہازوں کو دنیا میں پیش آئے ہیں کسی کو نہیں آئے اور بات وہ ہے جو "پائنیر" میں چھپے میرا خیال تھا کہ "گارڈین" کی بات کو وہ خاصا وزن دیں گے ۔ لیکن ٹیکنیکل گراؤنڈ پر انہوں نے ہر بات

[Maulana Kausar Niazi]

ناک آڈٹ کر دی حالانکہ قیمتی جانیں جو ہیں وہ ٹیکنیکلیز سے بہت بلند اور بالا ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ پی آئی اے کی کارکردگی کے ضمن میں جو کچھ انہوں نے فرمایا اگر وہ واقعی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ قوم کو اس پر بہت زیادہ اطمینان ہے تو کیوں نہیں وہ کوئی دن مقرر کرتے جب پی آئی اے کی کارکردگی کے سارے پہلو یہاں زیر بحث آئیں اور گورنمنٹ کو یہ موقع ملے کہ وہ پی آئی اے ساری کارکردگی کو پیش کرے اور سینیٹرز کو بھی یہ موقع ملے کہ پبلک کی شکایات ہیں انہیں بیان کر کے اپنی تشفی کر سکیں۔

جناب چیئرمین: وہ خیر ایک الگ بات ہے یہاں بات چھ جہازوں کی خریدگی ہے، جناب زہری صاحب۔

میر نبی بخش زہری: جناب میں اجازت چاہتا ہوں کہ میں کچھ کہوں یہ ملک گیر مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ انٹرنیشنل ہے۔ جس سے ہماری اس آرگنائزیشن کا تعلق ہے۔ میں نے دیکھا کہ جناب مولانا نیازی صاحب نے جو کچھ فرمایا اور ہمارے آنریبل منسٹر صاحب نے جو کچھ کہا تو اس ضمن میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ میں اس معزز ایوان میں یہ کہوں کہ جہاں تک آنریبل منسٹر نے جو کچھ فرمایا ہے وہ انہوں نے اپنی فائیلوں اور آفیشل کارروائی کا حوالہ جو دیا وہ نہ پبلک میں آیا نہ کسی کو اس کا علم ہے بلکہ منیجنگ ڈائریکٹر پی آئی اے کے ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چیئرمین کے پاس یا وزیر خزانہ کے پاس یا جناب پریذیڈنٹ صاحب کے پاس، اس فائل کے ذریعے پہنچا اور وہ میٹنگ چند آدمیوں کی ہوگی، اگر ایکنیک ہے یا اے سی سی ہے وہاں بھی محدود سے چند لوگ ہیں بڑے اچھے ذہین، سمجھدار اور عقل کل بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ مسئلہ عوام سے متعلق ہے اور یہ ایک بہت بڑی آرگنائزیشن ہے جس سے ملک کو بہت بڑا فائدہ بھی پہنچتا ہے ہم اس کا اقرار کرتے ہیں۔ ہم اگر پی آئی اے میں نہ سفر کریں تو ہم اتنی جلدی نہ آ جا سکیں اگر جناب بھی ہمیں طلب کریں تو شاید ہم اونٹوں پہ آئیں اور کتنے مہینے لگ جائیں۔ جہاں اس کی تعریف کا سوال ہے کہ ہم ایک گھنٹے میں یہاں پہنچ سکتے ہیں وہاں ۷۳۷ کے متعلق میں ذاتی طور پہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ واقعی زمین سے اس کا انجن جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا صرف ۱۸ انچ اونچا ہے۔

Dr. Mahbub-ul-Haq: Are these arguments concerned with the admissibility of the motion? I would certainly like the honourable Senator to travel on a   if he prefers that. It certainly has got nothing to do with 737 Boeing.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں زہری صاحب، اس اسٹیج پر صرف ایڈمسیبلٹی کی بات ہو رہی ہے کہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن ایڈمسبل ہے یا نہیں، یعنی اگر آپ اس پر روشنی ڈالیں۔

میر نبی بخش زہری : جی میں اسی پر آ رہا ہوں، آنریبل منسٹر کو بڑی تعجیل ہے میں تعریف کر رہا ہوں تو بھی اس کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : ذرا اختصار کے ساتھ۔

میر نبی بخش زہری: میں ابھی تک تعریف کے خلاف آیا نہیں جو کہ ابھی آ رہا ہوں۔ اب عرض یہ ہے۔

جناب چیئرمین : ان کا عرض یہ ہے کہ جہاز زمین پر چلنے کے لئے نہیں بنا بلکہ اڑنے کے لئے بنا ہے۔

میر نبی بخش زہری : سر، زمین پر جو آتا ہے لینڈ کرتا ہے شاید انہوں نے سفر میں کھڑکیوں سے دیکھا نہیں۔ ہمیں سفر کرنے کا بہت موقع ملا ہے، انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہمارے ائیرپورٹس کے جو رن وے ہیں اس سے واقعی ۱۸ انچ اونچا ہونے کی وجہ سے ایک ہی جھٹکے سے جب جمپ لگے تو انجن یقیناً رن وے پر لگتا ہے اور اس سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے اب اگر آپ چاہتے ہیں کہ جب دنیا بھر کے جہازوں کو انہوں نے quote کر دیا ہے۔ تو میں بھی اس کے حق میں ہوں کہ اس کو اجازت دیں تاکہ ہماری گفتگو سے ہماری تجویزوں سے یہ معاملات جناب صدر تک پہنچ جائیں جو فائل کے ذریعے پہنچتے ہیں۔ کیونکہ عوام کا روپیہ ان پر لگتا ہے اور کرایہ بھی ہم ہی دیتے ہیں تو آپ بتائیے صاحب، ہمیں حق ہونا چاہیے ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ کہ ہم آپ کی زیر سرپرستی اجلاس میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔ اس کے متعلق بہتر پوائنٹ جناب صدر تک جناب وزیر خزانہ تک، جناب مینیجنگ ڈائریکٹر تک

[Mir Nabi Bakkhsh Zehri]

اوران کے صدر تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہاں کسی کی ذات کا سوال تو ہے نہیں جو مخالفت برائے مخالفت کرے بلکہ ہمیں موقع دو کہ جس کو معلومات ہیں وہ اپنی تجویز حمایت میں ہو یا خلاف ہو دے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کی اس انٹرنیشنل لائن کے متعلق صحیح معلومات جناب کی وساطت سے پبلک کو بھی پہنچیں اور جناب صدر، اور وزیر اعظم تک بھی اور جناب وزیر خزانہ اس کے حق میں ہیں۔ کہ جناب اس کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین : بالکل صحیح ہے لیکن سب کچھ قواعد کے مطابق ہوگا۔

Dr. Mahbub-ul-Haq: Sir, I have briefly suggested two things. One, that whenever we select any particular aircraft or railway engine or machine it is inevitable that there are lot of disgruntled competetors who then give a lot of information either in Press or through other interested parties to see that there is a propagation of the view that it is not the right thing to purchase. If we had not made this decision out of the ten makes and decided on any other one, exactly the same things would have been taken up by the competetors and I think, we have to be careful in this honourable House to see that we don't become party to that kind of propaganda.

Secondly, Sir, as earlier suggested, all these technical things that the honourable Senator, Maulana Kausar Niazi brought to our attention, and many more, were brought up in these delibrations in the last two years. Each one was tested on technical grounds and it was only after those delibrations that the decision was taken. And that is why I felt that these are very hypothetical fears and they should not be made the basis for Adjournment Motion.

جناب چیئرمین : کیا آپ اس پہ اصرار کرتے ہیں؟

مولانا کوثر نیازی : بالکل جناب۔

Mr. Chairman: Then, I am afraid, I shall have to rule it out of order on technical grounds. It is not a matter of recent occurrence. The Planes were only purchased sometime in May 1985, and since then this Senate has met three times already and this question was not raised. It is not a matter of immediate occurrence. No. 2, it does not relate to the fears expressed which are also hypothetical. It is ruled out of order. Next, No. 14, Javed Jabbar Sahib, regarding fatal road accident.

ADJ. MOTION: *RE:* FATAL ACCIDENTS ON HIGHWAYS AND ROADS

Mr. Javed Jabbar: Thank you Mr. Chairman, I beg to move that the business of the House be adjourned to discuss a matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the recurring and continuing failure of the Federal authorities incharge of highways safety to effectively enforce measures necessary to control the rapidly increasing number of fatal causalties in vehicular accidents on the country's highways and roads most recently symbolised by the death of 40 pepole in Malakand Agency in a bus accident as well as the fact that, at the other end of the country, in Karachi, Jinnah Hospital reports a tripling of mortality figures from accidents within the past 4 years period.

Sir, to raise an issue about highways safety and traffic accidents in the Senate might at first appear to be trying to infringe upon the limits of provincial jurisdiction and trying to focuss attention merely for the sake of publicity. But I wish to submit, Sir, because most of us here in the Senate if not all of us belong to a very privileged class of society which is able to afford its own means of transport, none of us and I mean, Sir, none of the Members of the Senate are exposed to the inconvenience, suffering and the constant daily dangers which millions of citizens of this country face every single day on the roads and highways of Pakistan. Perhaps Sir, a very cruel but effective way to bring home to the Senate the graphic tragedy of this would be to try and arbitrarily stage before the gates of the Senate building and reproduce all those brutal and violent accidents that occur every single day across our country.

I also submit, Sir, that if an attempt is made to rule this out on the basis of provincial jurisdiction, I would like to point out that item No. 34 in the Federal Legislative list Part I, does mention National Highways and strategic roads as a Federal responsibility. Sir, too often the subject is simply consigned to the dustbin of neglect because every second week there is such a major mishap, people flinch at the news and then action is postponed or confined. The Federal Government has proved itself absolutely incapable, not just this Government, Sir, but all past Governments, in tackling what I believe is a classic example of corruption on four wheels. Therefore, Sir, I submit this Adjournment Motion.

Mr. Chairman: May I invite your attention before you resume your seat to Rule 71 (d) also which you yourself quoted yesterday in another context.

Mr. Javed Jabbar: Yes Sir.

Mr. Chairman: Would you kindly comment on that?

Mr. Javed Jabbar: I will, Sir, Rule 71 (d): "It shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session or in the Assembly within the last six months." Is that the one which....(Interruption).

Mr. Chairman: You are referring twice.

Mr. Javed Jabbar: Yes Sir, I would like to be ...... on that.

Mr. Chairman: This very Motion was moved in the Assembly by more than two Members. Then it was discussed and finally either it was withdrawn or it was confined to the dustbin as usual. Actually I am afraid........(Interruption).

Mr. Javed Jabbar: Sir, from the very beginning......(Interruption).

Mr. Chairman: I want to cut it short, I said if the Government is prepared. I would request that this is an important subject. There is no doubt about this and let this House be given an opportunity to discuss it thoroughly. But this depends actually if the Government is able to make up its mind and somebody tells us whether they would be kind enough to bring a resolution for discussion of this particular subject. It is a fact that things are now coming to such a pass that it has become more dangerous. Maulana Kausar Niazi has been complaining about the use of 73 (7). I think these rules are more hazardous than anything that we have in this country. So, probably this is a subject which deserves a through debate in the House. But it can only be done if the Government would cooperate in this regard. It can not be the subject of an Adjournment Motion, I am afraid.

<u>پروفیسر خورشید احمد</u>: میں یہ بڑی دردمندی سے آپ سے اپیل کروں گا کہ اس مسئلے کو ہم ٹیکنیکل گراؤنڈ پر نہ دیکھیں بلکہ کوئی راستہ نکالیں تو بہتر ہوگا ایک بات اور بھی پرسوں کے اخبار کے اندر جو سندھ کے بارے میں اعداد و شمار آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ

372 fatal and 823 non-fatal road accidents in Sind during first four months of 1985 of which 177 fatal and 513 non-fatal took place only in Karachi.

یہ حالت ہے اس وقت ہماری ۔

جناب چیئرمین : میری التجا یہی ہے ، اگر حکومت اس میں تعاون کرے میرا خیال ہے ہاؤس میں debates سے کچھ اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں ۔

Qazi Abdul Majid Abid (Minister for Food, Agriculture and Co-operatives): On behalf of the Minister Communications, it is really a matter of concern and the Government is in full sympathy, in full agreement with the sentiments expressed by the honourable Member in the Senate and some steps have already been taken but by and large the subject is that of a Provincial nature and Provincial Government subject. But I am not trying to take shelter under that. The point is that the Federal Government on its part, whatever it is, is doing its best. I shall place before the House with your kind permission Sir, that the Federal Government on its part dealt with these Inter Provincial Coordination and co-operation issues.

Mr. Chairman: Will it not be better Mr. Qazi, if we discuss it on a separate day when it is convenient to everybody. Today there is not more time.

Qazi Abdul Majid Abid: It is a very important matter.

Mr. Chairman: It is a very important matter and that is why, I am requesting the Government that they may kindly bring a resolution on the subject and make it a subject of discussion in this House. We can allot it an hour or two hours whatever you think proper but without making it a subject of an Adjournment Motion.

جناب اقبال احمد خان : جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے working days کی تعداد بڑھ چکی ہے اس وقت ہم important legislation میں مصروف ہیں جو اس ایوان کے سامنے بھی ہے اور نیشنل اسمبلی کے سامنے بھی ہم اس قسم کی پلاننگ کر رہے ہیں کہ جب ہم اس لیجسلیشن بزنس سے فارغ ہو جائیں تو اس ہاؤس کو موقع دیں بہر طور ہمیں وہ working days بھی پورے کرنے ہیں ۔ یہ جو issue جس کو آپ نے بڑا ضروری یعنی important فرمایا ہے ۔ اس قسم کے بہت سے مسائل جو Functioning of the Government سے متعلق ہیں ۔ باری باری ہم اس ایوان میں بھی اور نیشنل اسمبلی میں بھی پیش کرتے

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

رہیں گے اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس موشن پر آپ فیصلہ فرماویں اور قاضی صاحب اگر کوئی statement دینا چاہتے ہیں تو وہ سن لیا جائے اور بعد میں ہمیں موقع دیا جائے ہم systematically اس ایوان کی رائے یقیناً گورنمنٹ کے ہر فنکشن میں لینا چاہیں گے اس کے لئے ہم علیحدہ ایک پروگرام بنا کر آپ کی خدمت میں پیش کریں گے تاکہ اس کے مطابق یہ ایوان اور ہمارا دوسرا ایوان ہمیں اپنی قیمتی آراء سے مستفید کر سکے۔

جناب چیئرمین : جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے ، میرے خیال میں جبار صاحب خود بھی consider کرتے ہیں ۔ کہ اگر یہ اسمبلی میں ڈسکس ہوا ہے تو دوبارہ یہاں پر ایڈجرنمنٹ موشن کا سبجیکٹ نہیں بنتا وہاں پر ڈسکس ہوا ہے حاجی محمد یونس الٰہی ایم این اے اور ایک دوسرے صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا وہ ڈسکس ہو چکا ہے میں یہ نہیں جانتا کہ نارمل قانون سازی کا جو کام ہے اس میں مداخلت کروں لیکن کوئی وقت ایسا نکالیں تاکہ جو بہت ہی ضروری ہوں ان کو اس ہاؤس میں لے آئیں ۔ کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی مفید تجاویز سامنے آجائیں ۔ جناب خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میں ایک مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں فوری فیصلے کی ضرورت نہیں ہے آپ بھی غور فرمائیں یہ بڑا نازک معاملہ ہے جس کا سہارا ہم بار بار لیتے رہے ہیں کہ

"It shall revive discussion on a matter which has been discussed in the same session or in the Assembly within the last six months."

میں یہ جاننا چاہوں گا کہ ڈسکشن کے معنی یہاں کیا ہیں ۔ آیا محض ایک تحریک التواء لانا اور ڈسکشن سے پہلے اس کا رولڈ آؤٹ ہو جانا ، کیا ہم اس کو ڈسکشن اس قاعدے کے تحت شمار کر سکتے ہیں ۔ میری ناقص رائے میں ایسا ممکن نہیں ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ڈسکشن کے یہاں معنی کیا ہیں ۔

جناب چیئرمین : میں آپ کو interrupt نہیں کرنا چاہتا لیکن پچھلی روایات یہی رہی ہیں میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا جناب سرتاج عزیز صاحب کی جو کمیٹی ہے وہ اس پر بھی غور کرے کہ ڈسکشن کا مطلب کیا ہے ۔ رولز آجائیں گے تو اس پر فیصلہ ہو جائے گا ۔ تحریک التواء کا جو آدھ گھنٹہ ہے وہ ختم ہو گیا ہے ۔

قاضی حسین احمد : میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک التوا کے بارے میں جو رولز ہیں ان کے بارے میں ایسے ہی ہے جیسے کہ پل صراط کے بارے میں ہے کہ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز۔ تو یہ آپ کے رولز بھی اسی نوعیت کے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے آج تک ایک بھی تحریک التوا منظور نہیں ہو سکی۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب یہ رولز میں نے نہیں بنائے۔ جہاں تک پل صراط کے بارے میں آپ نے کہا یہی چیز ہمارے ایک قبائلی کے سامنے پیش کی گئی کہ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے تو اس نے جواب دیا کہ صاحب پھر دراصل یہ کوئی راستہ ہے ہی نہیں۔ خواہ مخواہ ہمیں پریشان کرتے۔ تو سرے سے یہ راستہ ہے ہی نہیں ہے اگر اسی طرح ہے۔ میں تو رولز کا پابند ہوں۔ میں تو کئی دفعہ درخواست کر چکا ہوں کہ رولز کو بدل لو تحاریک التوا کا آدھ گھنٹہ مکمل ہو گیا ہے اب ہم قانون سازی کا کام لیتے ہیں۔

جناب اقبال احمد خان : قانون سازی کے کام سے پہلے میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں لیڈر آف دی ہاؤس کے سلسلے میں۔ اگر جناب کی اجازت ہو۔

جناب چیئرمین : جی۔ جی فرمائیے۔

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, in pursuance of 2, sub-rule (1) of the Rules of Procedure and Conduct of the Business in the Senate, 1973, I have the honour to inform this honourable House that the Prime Minister has been pleased to appoint Mr. Fida Mohammad Khan, Santor, to represent the Government to regulate Government business in the Senate in his absence during the current session.

جناب چیئرمین : نوٹ کر لیا گیا۔ وہ کہاں ہیں وہ ذرا آگے آ کر بیٹھ جائیں تاکہ ہم بھی انہیں دیکھ لیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! آپ کی توجہ کے لئے عرض کروں گا کہ آپ نے ایک دفعہ یہاں رولنگ دی تھی کہ پریس گیلری کے سوا کوئی انٹیلی جنس وغیرہ کے لوگ یہاں گیلری میں بیٹھ کر نوٹس نہیں لے سکتے۔ لیکن اب بھی، شائد وزیر داخلہ یہاں موجود ہوں گے، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انٹیلی جنس والے

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

یہاں بیٹھ کر نوٹس لے رہے ہیں۔ یہ کون سی ایجنسی اور کون سی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی ہے تو میری یہی رولنگ اب بھی یہاں پر اپلائی کرتی ہے کہ یہاں پر وہ نوٹس نہیں لے سکتے۔ اگر وہ وزیٹر گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جی بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ وزیر داخلہ صاحب سے پوچھ لیں کہ ان کا تعلق کون سی حکومت سے ہے۔ یہ دس میں سے کون سی حکومت کے ہیں۔ یہ نیوز پیپر کے بھی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: تو میرے خیال میں حکومت کی طرف سے کوئی اسے نوٹ کرے

I think, the Leader of the House who can draw the attention of the Intelligence Agency that whatever has been prohibited previously...... (Interruption).....

Janab Iqbal Ahmad Khan Sahib.

THE CONSTITUTION (EIGHTH AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I moved the motion on 23rd October. That the Bill further to amend Constitution of the Islamic Republic of Pakistan be taken into consideration on 28th, and the House permitted to do so. So, today I move;

"That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, to be called the Constitution (Eighth Amendment) Bill, 1985, as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Mr. Chairman: The motion moved is;

"That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, to be called the Constitution (Eighth Amendment) Bill, 1985, as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Is it opposed?

Mr. Ahmed Mian Soomro: No.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Ahmed Mian Soomro: On a point of order, Sir, actually when the Orders of the Day is circulated.........(Interruption).

Mr. Chairman: I think, the amendment should come later after its first circulation........(interruption).

Mr. Ahmed Mian Soomro: But that has to be circulated, Sir.

Mr. Chairman: Amendment to this motion?

Prof. Khurshid Ahmed : There is an amendment to this motion that it should not be considered and it should go to the Standing Committee.

Mr. Chairman: Somebody should move the amendment in that case?

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, whatever I am submitting is that the lists of amendments have always been given alongwith the Orders of the Day, so that the Members of the Senate know what amendments there are and by whom and in what order these are moved. Here, it says amendments in separate list to be moved, but there is no such list.

Mr. Chairman: List is there. It is being circulated. First amendment is in the name of Maulana Kausar Niazi Sahib.

Maulana Kausar Niazi: Sir, I move that under Rule 106—of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, the Bill may be referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs and the Committee now be requested to submit its report to the House in one week.

Mr. Chairman: The motion moved is;

"That the Constitution (Eighth Amendment) Bill, 1985, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned for report in a week's time."

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to oppose this amendment.

Mr. Chairman: Yes.

Prof. Khurshid Ahmed: There are similar amendments—whether these would be taken separately or collectively.

Mr. Chairman: All those are also to refer the Bill to the Standing Committee except the period is different.

Prof. Khurshid Ahmed: Those may be taken alongwith that. Sir.

Mr. Chairman: Then you also please move it.

Prof. Khurshid Ahmed: With the permission of the Chairman,

I beg to move;

"That the Constitution (Eighth Amendment) Bill, 1985 may kindly be referred to the Standing Committee under Rule 106 of the Rules of Procedure and Conduct of Business of the Senate and the report of this Standing Committee should be presented to the House within 10 days."

Mr. Chairman: The amendment moved is;......

"That the Constitution (Eighth Amendment) Bill, 1985 may kindly be referred to the Standing Committee under Rule 106 of the Rules of Procedure and Conduct of Business of the Senate and the report of this Standing Committee should be presented to the House within 10 days."

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to oppose this amendment.

Mr. Chairman: You are opposing this also.......(interruption).

There are fifteen amendments actually and this has been moved on behalf of all the fifteen. The amendments are all to the same effect and are in the names of Nawabzada Jehangir Shah Jogezai, Mr. Abdur Rahim Mirdad Khel, Mr. Muhammad Tariq Chaudhary, Maj. Genl (Retd) Sherin Dil Khan Niazi, Qazi Hussain Ahmad, Qazi Abdul Latif, Mr. Ahmed Mian Soomro, Mr. Javed Jabbar, Maulana Kausar Niazi, Prof. Khurshid Ahmed Maulana Samiul Haq, Syed Muhammad Fazal Agha, all are to the effect that the Bill should be referred to the Standing Committee.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, we move that the Constitution (Eighth amendment) Bill, 1985, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned to report back within one week.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: I beg to oppose this amendment Sir.

یں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں میں نے movers کے ساتھ ان ترامیم کے متعلق کچھ گذارشات کی تھیں اور آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ ان پر کنسیڈریشن دو دن کیلئے ملتوی فرمایا جائے اور بل پر جو ڈسکشن ہے وہ شروع کر دی جائے یہ انہوں نے میرے ساتھ اتفاق فرمایا تھا ان سے دریافت فرما لیا جائے اگر وہ اس بات پر اتفاق فرماتے ہیں تو پھر ڈسکشن شروع کر دی جائے اگر کوئی دوسرا فیصلہ ہو تو پھر اس کے بارے میں میں عرض کروں گا

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I agree to that.

پروفیسر خورشید احمد : ہمیں اس سے اتفاق ہے ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, it is enough for consideration.

پروفیسر خورشید احمد : یہ واضح ہو جائے کہ فارملی ہم نے move کر دیا ہے انہوں اپوز کر لیا ہے لیکن ہم یہ concede کرتے ہیں کہ دو دن تین دن جب تک کہ بات چیت کی ضرورت ہے جنرل ڈسکشن شروع ہو جائے لیکن اگر ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم اس پر argue کریں گے تو پھر وہ ہمارا رائٹ ریزرو ہے ۔

Mr. Chairman: So I think we start with the consideration of the Bill.

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: It has been said that it should be referred to the Select Committee?

Mr. Chairman: No, Standing Committee. It is under Rule 106. I think, the Secretariat is suggesting that those of you gentlemen who would like to speak, they can give their name without leaving their seats. I think, somebody can write down or somebody could go round, but I think that can be done later on. Mr. Iqbal Ahmed Khan.

جناب اقبال احمد خان : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین میں اس بل پر اس معزز ایوان کا زیادہ وقت نہیں لوں گا ۔ گذشتہ کئی ہفتوں سے نیشنل اسمبلی کی debate کے دوران سارے ملک کے اندر اس بل پر بحث و تمحیص ہو رہی ہے ۔ اس بل کے جو salient features ہیں وہ اس معزز ایوان کے اراکین کے بھی علم میں ہیں اور نیشنل اسمبلی میں بھی ان پر مفصل کر اس پر بحث ہوئی اس لحاظ سے ساری قوم کے بھی علم میں ہیں ۔ اس

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

لئے میں اس مرحلے پر یہ نہیں چاہوں گا کہ بل کی تمام کلازز کے متعلق اس معزز ایوان کی خدمت میں کچھ گذارشات کروں ویسے بھی اس ایوان کے اندر بہت تجربہ کار سیاسی رہنما پارلیمنٹیرین اور قانون دان موجود ہیں اس لئے میں یہ فریضہ اپنے ذمہ نہیں لینا چاہتا کہ یہ کہا جائے کہ میں شاید ان کو کوئی نئی چیز بیان کر رہا ہوں میں صرف یہ عرض کروں گا کہ جب یہ بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا تو بہت سے اراکین نے اس بات پر اشتیاق کا اظہار کیا اور وزیر اعظم صاحب کی بھی یہ خواہش تھی کہ بل کو کنسینسس کے ذریعے سے اڈاپٹ ہونا چاہیئے اس سلسلے میں ایوان کے مختلف ممبران کی ایوان سے باہر کمیٹیاں بھی بنیں اور انفرادی طور پر بھی جناب وزیر اعظم نے اور دوسرے اراکین نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا اور ان کے مشورے کے ساتھ اور کیبنٹ بل کی ٹیکسٹ میں کچھ ترامیم تجویز کی گئیں۔ جن کو سارے ہاؤس نے قبول کیا۔ اور ان کی قبولیت کے بعد یہ بل نیشنل اسمبلی سے منظور ہوا اس بل میں جناب والا! زیادہ تر یہی صورت حال تھی کہ پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر کے اختیارات میں توازن ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جہاں تک ۱۹۷۳ کے آئین کا تعلق ہے وہاں اس میں پریذیڈنٹ کے اختیارات سرے سے کوئی تھے ہی نہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس وقت کے آرٹیکل ۴۸ (۳) میں یہ دیا گیا تھا کہ پریذیڈنٹ کا کوئی حکم کوئی فیصلہ اس وقت تک valid ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وزیر اعظم کے اس پر دستخط نہ ہوں جب صدر مملکت کے تمام اختیارات کو ان سے تمام فیصلوں کو وزیر اعظم کے دستخطوں کے تابع کر دیا جائے تو پھر اس آئین کے اندر صدر مملکت کے اپنے اختیارات on descretion رکھنا اک اسکیم میں fit in نہیں ہوتا تھا۔

جناب والا! جب ۱۹۷۳ کا یہ آئین نافذ ہوا اس کے نفاذ کے بعد ملک کی سیاسی صورت حال سے تمام معزز سینیٹرز حضرات بخوبی آگاہ ہیں اور پھر ۱۹۷۷ کے واقعات خاص طور پر میں آپکی خدمت میں عرض کروں گا کہ ایک مرحلہ آیا جہاں ملک کی صورت حال خراب اور انتظامی مشینری مکمل طور پر معطل ہو گئی اور ایک طرف صورت حال یہ تھی کہ اسمبلی موجود تھی وزیر اعظم موجود تھے لیکن باہر عوام سڑکوں پر نکلے ہوئے تھے گولیاں چل رہی تھیں سڑکیں رنگین ہو رہی تھیں اور اس وقت کا آئین اس کا کوئی

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

حل تجویز نہ کر سکا اگر صدر مملکت کو کچھ تھوڑے سے اختیارات ہوتے تو ممکن ہے یہ ملک مارشل لاء کی زد سے بچ جاتا اس بناء پر یہ خیال کیا گیا اور یہ مطالبات سیاسی سطح پر شدت سے ہوتے رہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے مابین اختیارات میں توازن ہونا چاہیے اس بناء پر یہ تصور کیا گیا اور میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ جب ۱۹۵۸ کے مارشل لاء نے ۱۹۵۶ء کے آئین کو منسوخ کر دیا اس وقت سے لیکر ۱۹۷۳ء کے آئین کی تدوین تک سیاسی حلقوں کی طرف بڑی شد ومد کے ساتھ یہ مطالبہ ہوتا رہا کہ ۱۹۵۶ کے آئین کو بحال کر دیا جائے۔ لیکن جب ۱۹۷۳ء کا آئین جو کنسینسس سے بنا تھا۔ اس پر عملدرآمد شروع ہوا تو محسوس کیا گیا کہ وزیر اعظم کو لامحدود اختیارات حاصل ہیں اور صدر مملکت محض ایک ربڑ سٹمپ سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں۔ تو پھر سیاسی حلقوں کی طرف سے دو تین چار سال جب تک یہ آئین نافذ رہا ہم یہ مطالبہ ہوتا رہا کہ دونوں عہدوں کے مابین ۱۹۵۶ کے آئین کے مطابق اختیارات کا توازن قائم کرنا چاہیے جناب والا! جب ۱۹۷۷ء کے واقعات کے بعد اس ملک کے اندر مارشل لاء کا نفاذ ہوا تو اس کے بعد بھی سیاسی حلقوں کی طرف سے یہ مطالبہ بدستور جاری رہا۔ یہ جو آر سی او جناب صدر مملکت نے جاری کیا جس کے ذریعہ سے اس آئین کے اندر ترامیم کی گئیں وہ by and large ۱۹۵۶ کے آئین کے مطابق ہیں۔

جناب والا! یہ بھی میں یہاں عرض کر دوں کہ یہ کئی حلقوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ صدر صاحب نے بغیر کسی اطلاع کے اور بغیر کسی اختیار کے ان ترامیم کو کیا ہے۔ میں زیادہ قانونی موشگافیوں میں تو نہیں جانا چاہتا لیکن ایک گذارش آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صدر مملکت نے ۱۲ اگست ۱۹۸۳ء کو ایک باضابطہ اعلان فرمایا تھا کہ اس ملک کے اندر مارشل لاء ختم کر کے جمہوریت بحال کی جائے گی۔ اس اعلان کے اندر انہوں نے ایک ٹائم ٹیبل بھی دیا اور اس کے اندر واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ میں آئین کے اندر کچھ ترامیم کروں گا اور جو آر سی او کے اندر ترامیم دی گئی ہیں ان کا ان کے بیان کے اندر واضح طور پر اظہار موجود ہے کہ کس طریقے سے اور کون سی ترامیم کی جائیں گی چنانچہ اس اعلان کے بعد ریفرنڈم ہوا ریفرنڈم آرڈر کے اندر بھی اس بات کا حوالہ دیا گیا کہ ۱۲ اگست کے اعلان کے مطابق آئین میں ترامیم کی جائیں گی اور صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے انتخابات اور

سینٹ کے انتخابات کے بعد ایک مقررہ تاریخ پر اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ تو یہ میرا گذارش کرنے کا مقصد ہے کہ صدر مملکت نے جن ترامیم کو کہ نا مناسب سمجھا اس کا اعلان پہلے سے قوم کی خدمت میں پیش کر دیا اور پھر جب انتخابات ہوئے اور اس سے پہلے جب ریفرنڈم ہوا۔ تو اس بات کا عوام کو قومی سطح پر علم تھا کہ ان ترامیم میں ترامیم سے یہ مرحلے آئین کے چنانچہ جب یہ ترامیم دستور میں کر دی گئیں

اس کے بعد نیشنل اسمبلی اور سینٹ میں بھی اس بات کا اظہار مختلف مواقع پر ہوتا رہا کہ اگرچہ یہ ترامیم ۱۹۵۶ کے آئین کے مطابق ہی کیوں نہ ہوں لیکن پھر بھی ۳۰ سال کا عرصہ گذرنے کے بعد اور جن تجربات سے ملک گذرا ہے، ان کو سامنے رکھ کر، ہمیں ان کا جائزہ بھی لینا چاہیئے، خواہ ان کا مطالبہ کبھی ہوتا بھی رہا ہو۔ چنانچہ جناب والا! اس بل کے تحت اس کا جائزہ لیا گیا اور یہ ترمیمی بل جو اس وقت اس معزز ایوان کے سامنے ہے اس میں مزید جو اختیارات ۱۹۵۶ کے آئین کے تحت بھی حاصل تھے، ان میں بھی کمی کر د کا گئی ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا اقدام ہے اور ملک صحیح طور پر جمہوریت کی طرف گامزن ہے اور اس ملک کے اندر، ان ترامیم کے بعد، صحیح طور پر ایک پارلیمانی جمہوری نظام قائم ہو سکے گا۔

جناب والا! دوسری صورت حال جس کا اکثر و بیشتر تذکرہ کیا جاتا ہے وہ ہے صوبائی خودمختاری کا مسئلہ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ اس آئین کے وہ تمام کے تمام چیپٹرز یا آرٹیکلز میں جن کے تحت صوبوں اور مرکز میں اختیارات کی تقسیم کی گئی ہے نہ تو آر سی او کے ذریعے سے کوئی ترمیم کی گئی ہے اور نہ ہی بل کے ذریعے سے کوئی ترمیم کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ صوبائی خودمختاری کہاں متاثر ہوئی ہے جس کا زیادہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جناب والا! دو چیزوں کا اظہار کیا گیا ایک یہ کہ گورنرز کی اپائنٹمنٹ کے جو اختیارات ہیں وہ صدر مملکت کی ڈسکریشن کے تحت ہیں۔ اور اسی طرح وزیر اعلیٰ کا جو تقرر ہے وہ گورنرز کی ڈسکریشن کے تحت ہے اگرچہ اس ڈسکریشن پر صدر مملکت کی پیشگی منظوری کے بعد ہی عمل کر سکتے ہیں۔

جناب والا! اس ابہام کو، دور کرنے کے لیئے، یا شک وشبہ کو ختم کرنے کے لیئے متعلقہ آرٹیکل ۹۰ یا ۹۱ .... (مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد: یہ آرٹیکل ۱۰۱ اے ہے۔

جناب اقبال احمد خان: بہت شکریہ آرٹیکل ۱۰۱ اے میں یہ ترمیم کر دی گئی ہے کہ گورنر کی تعیناتی وزیر اعظم کے مشورے کے بعد ہو گی اس کے علاوہ جہاں تک چیف منسٹرز کی اپوائنٹمنٹ کا مسئلہ ہے یہ مسئلہ بھی زیر غور ہے۔ یہ مسئلہ بھی صوبائی خود مختاری میں آتا ہے۔ جناب والا! آپ بخوبی آگاہ ہیں کہ اس وقت ملک میں جو انتخابات ہوئے ہیں وہ غیر جماعتی بنیادوں پر منعقد ہوئے ہیں۔ ۱۹۷۳ کے آئین کی provisions کے تحت الیکشن کا تصور دیا گیا ہے کہ وزیر اعظم کا اور چیف منسٹرز کا الیکشن کیا جائے گا لیکن عام پارلیمانی نظام جہاں جہاں بھی نافذ ہے وہاں الیکشن کا تصور نہیں ہے وہاں majority کے لیڈر کو ہی دعوت دی جاتی ہے کہ وہ گورنمنٹ فارم کرے۔

اب جناب والا! یہ غیر جماعتی بنیادوں پر تمام ملک کے انتخابات ہوئے، اسلیئے یہ جاننا تھوڑا مشکل تھا کہ پہلے سے پتہ چل سکے کہ کونسی سی پارٹی زیادہ ممبروں کے ساتھ منتخب ہو کر آئے گی۔ اسلیئے جناب والا! ان مخصوص حالات میں یہ پروویژن رکھی گئی کہ صدر صاحب کسی ایک ممبر کو اپوائنٹ کریں گے جو ان کی رائے میں ایوان کی اکثریت کا اعتماد رکھتا ہو گا اور اس کے ساتھ انہوں نے پھر یہ قدغن بھی لگا دی کہ اسے ۶۰ دن کے اندر اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا ہو گا۔ یہ شرط وزیر اعظم کیلئے اور وزیر اعلیٰ کے لئے بھی رکھی گئی۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ جن ممالک کے دساتیر میں یہ پروویژن ہے کہ صدر اپوائنٹ کریں گے وہاں یہ شرط نہیں رکھی گئی کہ وہ معینہ مدت کے اندر vote of confidence بھی لیں گے لیکن یہاں یہ شرط تخصیص کے ساتھ رکھ دی گئی۔ لیکن یہ سب کچھ مخصوص حالات میں کیا گیا۔ اب ہمیں توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو اسمبلیاں معرض وجود میں آئی ہیں۔ یہ اسمبلیاں اپنی جدوجہد کے ذریعے سے آئینی مشکلات کو حل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ خدا کے فضل سے بہت جلد ہی دونوں ایوانوں کے اندر سیاسی جماعتوں کے بارے میں ترمیمی بل بھی پیش کر دیئے جائیں گے اس کے

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

بعد یہ توقع بجا طور پر کی جا سکتی ہے ۱۹۹۰ کے بعد اپنی مدت مکمل کرنے کے بعد، جب دوبارہ الیکشن ہوں گے تو یہ سیاسی جماعتوں کی بنیاد پر ہوں گے۔ اور اس وقت یہ اندازہ لگانا ممکن ہوگا کہ ہاؤس کے اندر، انتخابات کے بعد کونسی جماعت اور اس کا کونسا لیڈر منتخب ہو کر آیا ہے، جسے اسمبلی کے اندر اکثریت حاصل ہے۔ اس صورتحال کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دو ترامیم کی گئیں کہ آئندہ ۱۹۹۰ کے انتخابات کے بعد جب وزیر اعظم کے تقرر کا مسئلہ پیدا ہوگا تو صدر مملکت اس ممبر کو invite کریں گے جسے ایوان کے زیادہ ممبروں کا اعتماد حاصل ہوگا، دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو اکثریتی پارٹی کا لیڈر ہوگا اس کو حکومت بنانے کی دعوت دی جائے گی۔

جہاں تک صوبوں کا تعلق ہے، عام طور پر جناب والا! آپ اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ آئین کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے کہ جو اختیارات جس طریقے سے مرکز میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اسی طریقے سے وہ اختیارات صوبوں میں بھی تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اولین تجویز یہی تھی کہ صوبوں میں بھی یہ '۱۹۹۰' کا provision رکھ دیا جائے کہ وہاں بھی چیف منسٹر کی اپوائنٹمنٹ اسی طریقے سے ہوگی جس سے مرکز میں کی جائے گی۔ لیکن ہمارے نیشنل اسمبلی کے اراکین نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ان کو ۱۹۹۰ تک کی مہلت نہیں دینی چاہیے چنانچہ ان کی تجویز کے مطابق اب صوبوں کی حد تک یہ تجویز رکھی گئی ہے کہ ۱۹۸۸ء تک یہ موجودہ جو طریق کار برقرار رہے گا اور مارچ ۱۹۸۸ کے بعد اگر چیف منسٹر کا آفس خالی ہوتا ہے تو پھر اس کی تعیناتی اسی طریقے سے ہوگی یعنی جو ممبر ایوان کی اکثریت کا پہلے سے حامل ہوگا بعد میں صدر مملکت اس کو وزارت بنانے کیلئے دعوت دیں گے میں سمجھتا ہوں کہ ان ترامیم کے بعد، جو شکوک شبہات پائے جاتے تھے مثلاً صدر مملکت اور وزیر اعظم کے درمیان اختیارات کا توازن" وزیر اعظم کی تقرری کا مسئلہ "اور صوبوں کا مسئلہ"، یہ سب دور ہو گئے ہیں۔ یہ مسئلے حل ہو گئے ہیں۔

جناب والا! کچھ دوستوں کو اس مسئلے پر اختلاف ہے اور ہمارے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اختلاف امت کے لئے باعث رحمت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں اس اختلاف کو دور کرنا ہے، اسے دیکھنا ہے اس پر

سوچنا بھی ہے اس کے بعد، اپنے مسائل کو باہمی افہام و تفہیم کے بعد حل بھی کرنا ہے جناب والا! کوئی قانون بھی حرف آخر نہیں ہوتا قوموں کی زندگی میں آئین بنتے رہتے ہیں۔ ان میں پھر حالات کے مطابق ترامیم بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح مختلف قانون بنتے ہیں اور ان میں ترامیم بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اسلئے ہم آٹھواں ترمیم بل پاس ہونے کے بعد یہ نہیں کہہ سکتے کہ جناب اب یہ حرف آخر ہو گیا ہے جیسا کہ یہ آئین ۱۹۷۳ء میں مدون ہوا تھا اور مارشل لا لگنے سے پہلے سات ترامیم اسی آئین میں کی گئیں۔ اسلئے آئندہ بھی جب تک یہ آئین موجود رہے گا، اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیشہ موجود رہے گا، اس میں ہماری آنے والی نسلیں ضرورت کے مطابق ترامیم کرتی رہیں گی چنانچہ اگر ان ترامیم کے بعد بھی یہ تصور کیا جائے کہ آئین میں کچھ مزید ترامیم کی ضرورت ہے تو اس کا اس پارلیمنٹ کو مکمل اختیار حاصل ہے۔

جناب والا! سب سے بڑی خوبی اس ترمیمی بل کی جو میری رائے میں ہے، وہ یہ ہے کہ اس پارلیمنٹ کے معرض وجود میں آنے کے بعد کئی حلقوں کی طرف سے، خاص طور سے اس ہاؤس کے باہر سیاسی اکابرین کی طرف سے، جنہوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا یہ کئی دفعہ ارشاد ہوا کہ جناب یہ اسمبلی بے اختیار ہے لیکن اس آئینی ترمیمی بل نے کم از کم اس اسمبلی کی خودمختاری، اس پارلیمنٹ کی خودمختاری کو ثابت کر دیا ہے کہ یہ پارلیمنٹ مکمل طور پر خودمختار ہے اور جس قانون کو اور جس قاعدے کو آئین کی جس دفعہ کو تبدیل کرنا چاہے، اسے مکمل اختیار حاصل ہے۔ اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے اور اس سے بڑا اور کیا جواب ان معترضین کے لئے ہو سکتا ہے جو اس اسمبلی کے وجود کے متعلق اکثر و بیشتر کچھ نہ کچھ بیانات دیتے رہتے ہیں۔ بلکہ ان کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ جناب ان اسمبلیوں کو ختم کر دیا جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت بڑے بڑے سیاسی اکابرین اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ منتخب اسمبلی کو تو ختم کر دیا جائے لیکن اقتدار ان کے حوالے کر دیا جائے جنہوں نے کبھی اپنی جماعت کے انتخابات بھی نہیں کروائے یہ ایک نئی قسم کی جمہوری منطق ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ نیشنل اسمبلی نے جس طریقے سے اس بل پر کام کیا اور ہماری سینیٹ جو اس وقت اس میں مصروف ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی کارکردگی مزید اسے قوم پر

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

واضح کرے گی کہ ان کے نمائندگان نے اپنا حق نمائندگی ادا کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ملک بہت جلد مارشل لاء کے دور سے ہٹ کر ایک ایسے جمہوری دور کی طرف رواں دواں ہوگا۔ جس کے بعد اس ملک کے عوام کی امنگیں پوری ہوں گی ہمارے ملک کو درپیش گوناگوں مسائل ہیں۔ ہماری پسماندہ بستیاں ہیں، غریب لوگ ہیں ملک میں رشوت ستانی اور مہنگائی کا دور دورہ ہے، جب اس ملک سے مارشل لا ختم ہو کر ایک صحیح معنوں میں جمہوری حکومت یہاں قائم ہو گی اور یہ منتخب نمائندے اپنی آراء سے حکومت کی رہنمائی بھی کرتے رہیں گے اور ان کی غلط کاریوں کی نشاندہی بھی کرتے رہیں گے۔ تو اس احتساب کے ذریعے سے جو ان ایوانوں کے ذریعے سے حکومت کے بارے میں ہوگا۔ ایک صحیح جمہوری نظام قائم ہوگا اور صحیح طور پر اس ملک کے عوام کے مسائل حل ہونے کا وقت آئے گا۔

جناب والا! آپ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ پاکستان کے قیام کا مقصد یہ بیان کیا گیا تھا کہ یہ ایک اسلامی مملکت ہوگی جس کا نظام قرآن و سنت کے مطابق ہوگا۔ حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر کے دس کروڑ مسلمانوں کے سامنے اس بات کا عہد کیا تھا اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ جناب پاکستان اسلام کی لیبارٹری ہوگا اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قیام پاکستان کے بعد کافی عرصہ تک اس طرف توجہ نہیں دی گئی اور جناب والا! اسکی بھی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو ہماری سیاسی جماعتوں میں استحکام ہی پیدا نہیں ہوا ہم نے ہر مسئلے کو اپنی انا کا مسئلہ بنایا اور سیاست اور جمہوریت میں جو tolerance ہوتی ہے اس کا ہم نے کبھی ثبوت نہیں دیا ہم ہمیشہ اس چکر میں رہے کہ اگر ایک پارٹی برسراقتدار آئی ہے یا ایک حکومت بنی ہے تو اس کو کس طرح ہم نے اتارنا ہے اگر جناب والا! ملک میں مارشل لاء ہے تو ہم نے اس کو ملک سے ختم کرنے کے لئے احتجاج کئے اور مارشل لاء ختم ہوا تو پھر ہم نے جمہوری حکومتوں کو ختم کرنے کے لئے ایجیٹیشنیں کیں۔ آج تک تو ہمارے ملک کے اندر سیاسی اکھاڑ پچھاڑ اسی طریقے سے ہوتی رہی اور جب ملک کے اندر سیاسی استحکام ہی نہ ہو تو پھر اصل مسائل پر توجہ کیسے دی جا سکتی ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ اب یہ جو اسمبلیاں منتخب ہو کر آئی ہیں یہ صحیح طور پر اس ملک کے اندر اس کے مسائل سے بھی آگاہ ہیں، اور ملک کے مستقبل کو بھی دیکھتی ہیں کہ کس طرح ہونا چاہئے اور جس طریقے سے اس ایوان کے اندر اور نیشنل اسمبلی کے اندر

اس بات کا اظہار کیا گیا کہ ملک میں مکمل طور پر نظام اسلام نافذ ہونا چاہیئے مجھے توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پارلیمنٹ بہت ہی جلد اس ملک میں صحیح معنوں میں اسلامی نظام قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اور کیوں نہ کہا جائے اس لئے اسلام ہی سے تو ایک غریب کو عظمت ملتی ہے انصاف ملتا ہے اور اسی وجہ سے اس ملک کے کروڑوں عوام دن رات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ملک کے اندر اسلامی نظام نافذ کیا جائے مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ آئین کے اندر جو اس وقت کچھ ترامیم کی گئی ہیں وہ کافی نہیں ہیں لیکن پھر بھی میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جناب والا! ۴- جولائی ۱۹۷۷ء تک جو ۱۹۷۳ کا آئین ہم پر نافذ رہا اگر اس کو دیکھیں تو اس کے اندر کوئی واضح آئینی دفعہ موجود نہیں ہے۔ میں نے ابھی حال ہی میں ایک بزرگ کا بیان دیکھا جس میں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ترامیم کے بعد ۱۹۷۳ کا آئین جو اسلامی تھا وہ بھی ختم ہو گیا مجھے اس بات کا علم نہیں۔ یہاں بہت سے اکابرین معزز اراکین بیٹھے ہیں وہ یقیناً اس پر روشنی ڈالیں گے۔ لیکن میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب ۱۹۷۳ء کا آئین جو ۴ جولائی ۱۹۷۷ کو برقرار تھا اس کے اندر شریعت کورٹ کا کوئی تصور نہیں تھا ٹھیک ہے مجھے اعتراف ہے اس بات کا کہ چند معاملات میں شریعت کورٹ کے دائرہ کار کو محدود رکھا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہماری پارلیمنٹ بھی اس پر توجہ دیگی اور اس کے دائرہ کار کو بھی وسیع کریگی لیکن ۱۹۷۳ء کے آئین میں تو ایسی کوئی پروویژن نہیں تھی جسکے ذریعے سے کسی قانون کو کسی باضابطہ عدالت میں چیلنج کیا جاسکے اور اس سے اور بڑی اسلامی دفعہ کیا ہو سکتی ہے تو یہ جناب ایسی دستوری بات نہیں ہے لیکن حدود قوانین بھی یہاں نافذ کئے گئے میں ان کی بات نہیں کرنا چاہتا جو قوانین بنائے گئے لیکن آئین کے اندر حالیہ ترمیم سے آرٹیکل ۲۸ کا اضافہ کیا گیا کہ جناب جو قرارداد مقاصد ہے اس کو پاکستان کے آئین کا substantive حصہ بنا دیا گیا اور قرارداد مقاصد ہی وہ بنیادی document ہے جسے ۱۹۴۹ میں بزرگوں نے منظور کیا اور وہ ہمارے ملک کی بنیاد ٹھہرا کیونکہ اس کا پہلا فقرہ ہی یہی ہے کہ حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے یہ نہیں کہا گیا کہ پاکستان کے اندر حاکمیت عوام کی ہے حاکمیت تو اللہ تعالیٰ کی تسلیم کر لی گئی ہے۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب آپ اور کتنا وقت لیں گے۔

جناب اقبال احمد خان: جناب میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ میں نے اس لئے عرض کیا کہ اس بل پر نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ اس خیال سے میں نے یہ گذارش کی ہے۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ بل کی جو ۱۹، ۲۰ کلازیں ہیں ان میں یہ چیز نہیں ہے میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ باہر سے یہ نکتہ چینی ہو رہی ہے کہ اسلام کی بات اس میں نہیں ہے تو میں نے اس لئے عرض کیا کہ کچھ اس کے اندر موجود ہے آئندہ یہ پارلیمنٹ انشاءاللہ اس کو مکمل کر لے گی اور میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا میں آپ کا شکرگذار ہوں اور میں یہ گذارش کروں گا کہ ان ترامیم کو اس جذبے کے ساتھ دیکھا جائے جس کے تحت ان کو پیش کیا گیا اور جس جذبے کے ساتھ نیشنل اسمبلی نے consensus کے ساتھ ان کو منظور کیا۔ میں توقع کرتا ہوں کہ معزز اراکین یقینی طور پر اسی جذبے کے ساتھ اس کو دیکھیں گے اور ہماری رہنمائی کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم قوم کی توقعات پر پورا اتریں گے۔ جناب والا! میں آپ کا بھی شکرگذار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ گذارشات پیش کرنے کا موقع مرحمت فرمایا۔ آپ کی بہت مہربانی لیکن میں ایک گذارش ضرور کروں گا کہ جب معزز اراکین اظہار خیال فرمالیں گے تو پھر بھی مجھے موقع دیا جائے کہ میں اس کی روشنی میں کچھ مزید گذارشات پیش کر سکوں شکریہ!

جناب چیئرمین: بہت شکریہ! پیشتر اس کے کہ میں کسی اور سپیکر کو درخواست کروں کہ وہ ایوان کو مخاطب کرے جن اصحاب نے ابھی نام نہیں لکھوائے اگر اپنی سیٹ پر ہی ہاتھ کھڑے کر دیں تو ہم ان کا نام نوٹ کر لیں گے۔ جناب شاد محمد خان، بیرسٹر ظہور، وسیم سجاد صاحب، نبی بخش زہری۔ شیخ اعجاز صاحب جناب جبار صاحب، صاحبزادہ الیاس صاحب، پیر عباس شاہ، جناب مولانا کوثر نیازی صاحب، قاضی حسین احمد صاحب، جناب بلیچو صاحب، اگر کوئی اور رہ گئے ہیں تو وہ کل لکھوا دیں۔ تو میں اب جناب احمد میاں سومرو سے درخواست کروں گا کہ وہ اظہار خیال کریں۔

جناب احمد میاں سومرو : جناب ساڑھے آٹھ ہو رہے ہیں ۔ ہم بہت تھکے ہوئے ہیں ۔ کل پر adjourn کر دیں کل صبح رکھیں ۔ آج صبح بھی ہم وزیراعظم صاحب کے ساتھ بیٹھے رہے ۔

جناب چیئرمین : مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ۔

جناب احمد میاں سومرو : ہاؤس کا سنس یہ ہے کہ کل صبح کو رکھا جائے ۔

جناب چیئرمین : کل ساڑھے نو بجے تک اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے ۔

[*The House adjourned to meet again at half past nine of the Clock in the morning 29th,* 1985.]

پی سی پی پی آئی - ۲۰۰۷ (۸٦) ۸٦-۱۰-۲۷ / ۳۰۰